بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ "غالب" کی ادبی خدمات مع اشاریہ

(۱۹۷۵ء تا ۱۹۹۵ء)

نگرانِ کار:
ڈاکٹر سید معین الرحمٰن

مقالہ نگار:
ساجدہ پروین

مقالہ برائے ایم فل (اردو)

رولنمبر: ایف - ۷۷۲۳۵۲۳

رجسٹریشن نمبر: ۰۵۵۷-پی ایل ای-۹۷

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

جون ۲۰۰۱ء

Professor: Sufi Tabassum Chair,
Chairman, Department of Urdu,
Dean, Faculty of Arts,

Phone No. 92-42-7247569/69
7232269/69
Fax: 92-42-7243198
E-mail: gc@paknet4.ptc.pk

GOVERNMENT COLLEGE, LAHORE (PAKISTAN)

Dr. Syed Moeen-ur-Rehman
Izaz-i-Fazeelat

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
اعزاز فضیلت

ساجدہ پروین صاحبہ نے رسالہ: غالب کی ادبی خدمات مع اشاریہ (۱۹۷۵ تا ۱۹۹۵ء)
کے موضوع پر میری نگرانی میں ایم فل (اردو) کا مقالہ تسلی بخش طور پر مکمل کر لیا ہے۔ میں
کام کے معیار اور اسلوب سے مطمئن ہوں۔ مقالہ ایم فل (اردو) کی ڈگری کے لیے
پیش کیا جا سکتا ہے۔

۱۶-جون ۲۰۰۱ء

بخدمت صدر شعبۂ اردو
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

مُدرجات :

انتساب

استاد محترم ڈاکٹر سید مُعین الرحمٰن

اور

اپنے شوہر شاہد مسعود

کے نام

جن کی بے لوث شفقت اور محبت نے مجھے حیات نو عطا کی

لاہور:　　　　ساجدہ پروین

دیباچہ : حُدودِ کار ، کام کی اہمیّت اور نوعیّت :

ساجدہ پروین

ایم فِل (اُردو) کے تمام مراحل امزاز اور امتیاز سے طے کر دینے کے بعد آخری مرحلہ مقالہ لکھنے کا تھا ۔ مقالے کے لیے میرا موضوع تھا :

" رسالہ غالبؔ کی اَدبی خدمات مع اشاریہ " (۱۹۷۵ء تا ۱۹۹۵ء)

جس کی بورڈ آف اسٹڈیز کی طرف سے منظوری دے دی گئی ۔

کہا جاتا ہے کہ مقالہ لکھنے کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مقالے کا موضوع اہم ہو اور اس میں اتنی وسعت ہو کہ ادب میں نئے حقائق سامنے آئیں اور آئندہ تحقیق کے میدان میں کام کرنے والے اس سے مستفیض ہوسکیں ۔ جہاں تک میرے موضوع کی اہمیّت کا تعلّق ہے تو رسائل کی اَدبی خدمات کا جائزہ لینے اور اشاریہ بنانے کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی ہے ۔ کیونکہ اشاریہ سازی سے تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے کسی قدر آسانی ضرور پیدا ہوتی ہے ۔ مُجھے اُمید ہے کہ میری کاوش سے تحقیقی کام کرنے والے ضرور فائدہ اُٹھائیں گے ۔

ادارۂ یادگار غالب کراچی کا ترجمان رسالہ " غالب " اعلٰی معیار کا ادبی ، علمی ، تحقیقی اور تنقیدی رسالہ ہے ۔ فیض احمد فیض رسالے کے سرپرست اور مدیرِ اعلٰی اور مرزا ظفرالحسن اس کے مُدیر تھے ۔ فیض کی سرپرستی میں شائع ہونے والا

یہ علمی و ادبی رسالہ ادب کی دنیا میں ایک گرانقدر اضافہ ہے ـ مشاہیر ادب کے تحقیقی
تنقیدی اور ادبی مضامین نے رسالے کے وقار میں اضافہ کیا ـ

ابتداً رسالہ " غالب " کے کتابیاتی کوائف اور رسالے کے امتیاز اور اختصاص
کو نمایاں کرنے کی سعی کی گئی ہے پھر رسالے کے مدیر مرزا ظفرالحسن کی خدمات کا
خاکہ پیش کیا گیا ہے ، یہ ضروری تھا ـ

میرا دائرۂ کار رسالہ " غالب " کے ۱۹۷۵ ء سے لے کر ۱۹۹۵ ء تک کے شمارو
کا توضیحی اشاریہ بنانے تک محدود ہے ـ اس عرصے میں جو شمارے منظر عام پر آئے ،
ان میں تین سو کے قریب اہل قلم کی نگارشات شائع ہوئیں ـ بیس برس میں چھپنے
والے رسائل کی مجموعی ضخامت کوئی سوا چار ہزار صفحات پر مشتمل ہے ـ اتنے
وسیع کام کا احاطہ کرنے کے لئے پہلے کئی ہزار کارڈ بنائے گئے ـ

مقالے کے پہلے حصّے میں ابجدی ترتیب سے مُصنّف وار نگارشات کی نشاندہ
کی گئی ہے ـ اس حصے میں پونے تین سو سے زیادہ مُصنّفین کی دو سو سے متجاوز نگارشا
کے حوالے شامل ہیں ـ یہاں دو باتوں کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے ـ ایک تو
مصنّفین کے نام درج کرتے وقت ابجدی ترتیب قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے ـ دوسرے
کسی مصنّف کی ایک سے زیادہ نگارشات کی نشاندہی کرتے ہوئے زمانی ترتیب کو
ملحوظ رکھا گیا ہے ـ اتنے وسیع مواد کا احاطہ کرنے کے لئے نہایت احتیاط سے کام لینا پڑ
بہر حال میں نے اپنے کام کو بہتر اور معیاری بنانے کی مقدور بھر کوشش کی ہے ـ

مقالے کا دوسرا حصہ موضوع وار رسالہ " غالب " کے ۱۹۷۵ ء سے ۱۹۹۵ ء تک کے مشمولات اور اندراجات کے تعارف پر مبنی ہے - مقالے کا یہ دوسرا حصہ درج ذیل بڑے چھوٹے نو (۹) ابواب پر مشتمل ہے :-

۱ - مُطالعاتِ غالب و غالبیات

۲ - شخصیات و اَدبیات : (۱)

۳ - شخصیات و اَدبیات : (۲)

۴ - علمی اور ادبی کتابون پر تبصرے

۵ - خُطوط : علمی ، ادبی ، رسمی ، تہذیبّی

۶ - افسانے

۷ - غزلین

۸ - نظمین : گیت ، قطعات ، رُباعیات

۹ - مُتفرقات

پہلا باب : غالب و غالبیات کا مطالعہ رسالہ " غالب " کا مرکزی موضوع اور اختصاص رہا ہے - پہلا باب رسالہ " غالب " پر چھپنے والی ایسی ہی نگارشات کا تعارف کراتا ہے - غالب پر چھپنے والی کتابون پر تبصرون کو بھی اسی باب مین لیا گیا ہے - بحیثیتِ مجموعی اس باب مین رسالہ " غالب " مین چھپنے والے

بتیس (۳۲) اہلِ قلم کی سینتالیس (۴۷) نگارشات کے خُلاصے اور حوالے یک جا ہو گئے ہیں -

دوسرا باب : یہ باب " شخصیات اور ادبیات : (۱)" کے عنوان سے ہے - اس میں غالب کے علاوہ دیگر ادبی شخصیات کے فکرو فن پر رسالۂ " غالب " میں چھپنے والے مقالوں کے خلاصے اور حوالے جمع کئے گئے ہیں - شخصیات پر مضامین کے علاوہ اس باب میں ادب کے متّنوع موضوعات پر بھی بہت سی کام کی چیزیں آگئی ہیں - مقالے کا یہ باب خُصوصی اہمیت کا حامل ہے - اس میں ایک سو دس اہلِ قلم کے ایک سو ساٹھ سے زیادہ مقالات کے خلاصے مرتب اور محفوظ ہوگئے ہیں

تیسرا باب : تیسرا باب " شخصیات اور ادبیات : (۲) " پچھلے باب ہی کی توسیع ہے - یہ باب شخصیات و ادبیات پر تحقیقی و تنقیدی نوعیت کے مضامین کے ساتھ ساتھ ہلکے پھلکے اور شگفتہ مضامین کا تعارف کراتا ہے - اس باب میں بعض ایسی سنجیدہ تحریروں کے حوالے اور خلاصے بھی آگئے ہیں جو موجودہ پچھلے ابواب میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے - یہ باب پچھتّر (۷۵) سے زیادہ تحریروں کا احاطہ کرتا ہے جو چالیس (۴۰) سے زیادہ اہلِ قلم کی یادگار ہیں -

چوتھا باب : رسالۂ " غالب " میں غالب کے علاوہ دوسرے اہم موضوعات پر چھپنے والی کتابوں اور رسالوں وغیرہ پر بھی تبصرے شائع ہوتے رہے ہیں - اس باب میں ستّر (۷۰) سے زیادہ تبصروں کے حوالے اور خلاصے محفوظ

کئے گئے ہیں ۔ اہم تبصرہ نگاروں میں سحر انصاری ، شان الحق حقّی ، شہزار منظر ،

محمد علی صدیقی ، مرزا ظفرالحسن ، مسعود احمد برکاتی ، معین الدین عقیل اور

شفیق خواجہ کے نام شامل ہیں ۔

پانچواں باب : یہ باب رسالہ " غالب " میں چھپنے والے خطوں کے حوال

سے مختص ہے ۔ اس میں ایک سو پندرہ سے زیادہ اہلِ علم و کمال کے ہونے تین سو سے

متجاوز خطوں کے حوالے آ گئے ہیں ۔ خط لکھنے والوں میں ابن انشاء ، ادا جعفری

اختر حسین رائے پوری ، اوپندر ناتھ اشک ، امتیاز علی تاج ، پطرس ، تاثیر ،

زیڈ اے بخاری ، جوش ، جوگندر پال ، جیلانی بانو ، حسن عسکری ، حفیظ ہوشیار

پوری ، سجّاد ظہیر ، شہاب ، عزیز احمد ، عصمت چغتائی ، فراق ، فیض ،

کرشن چندر ، مصطفےٰ زیدی ، ممتاز شیریں اور سیّد وقار عظیم ایسی شخصیات

شامل ہیں ۔

چھٹا باب : دس (۱۰) افسانہ نگاروں کے سولہ (۱۶) افسانے بھی

رسالہ " غالب " میں شائع ہوئے ۔ اس باب میں ایسے ہی حوالے چُنے گئے ہیں ۔

افسانہ نگاروں میں بیگم اختر جمال ، جوگندر پال ، جیلانی بانو ، رام لعل ،

رضیہ فصیح احمد ، سیّد انور اور ابوالفضل صدیقی ایسے بڑے افسانہ نگاروں کے نام

شامل ہیں ۔

ساتواں باب : رسالہ " غالب " کے اوراق " غزل " سے بھی مزین رہے ۔ مقالے کا ساتواں باب تیس (۳۰) سے زیادہ غزل گو شعراء کی تخلیقات کے حوالوں سے آراستہ ہے ۔ فیض ، غلام ربانی تاباں ، جسٹس ایس اے رحمٰن ، سحر انصاری ، سرور بارہ بنکوی ، شاعر لکھنوی ، سکندر علی وجد ، ڈاکٹر وزیر آغا اور افتخار عا[رف] ایسے معتبر غزل گو شعراء کے اسماء اس باب کی اہمیت پر مظہر ہیں ۔

آٹھواں باب : رسالہ " غالب " میں غزلوں کے ساتھ ساتھ دیگر اصناف شعری سے متعلق تخلیقات بھی چھپتی رہی ہیں ۔ اس باب میں بیس سے زیادہ شعرا[ء] کی نگارشات کے حوالے آگئے ہیں ۔ صرف فیض احمد فیضؔ ہی کی ساٹھ (۶۰) کے قریب منظومات کے حوالے اس باب کی اہمیت پر شاہدِ عادل ہیں ۔

نواں باب : آخری باب میں ایسی متفرق تحریروں اور اقتباسات وغیرہ کے حوالے جمع کردئیے گئے ہیں جو موضوعی مناسبت سے پچھلے ابواب میں جگہ نہیں پا سکے تھے ۔

مقالہ مرتب کرتے ہوئے حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ بیس برسوں میں رسالہ " غالب " میں چھپنے والی تمام نگارشات کا احاطہ کیا جاسکے ۔ تاہم اختصار اور جامعیت کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے ۔ بعض مقالہ نگاروں کے مقالات کے اختصارات پیش کرتے وقت ان مقالات کے اصل اقتباسات دے دئیے گئے ہیں تا کہ مفہوم و مطالب میں فرق نہ آئے ۔

تحقیقی کام کے دوران مجھے رسالہ " غالب " کے مدیر مرزا ظفرالحسن کا ایک نادر انٹرویو ملا جو روز نامہ " حریت " کراچی کے ادبی گزٹ مورخہ ۱۰/۱۱ - جنوری ۱۹۶۹ ء میں چھپا - اسے بطور " ضمیمہ " مقالے میں محفوظ کر لیا گیا ہے - یقین ہے کہ میری یہ علمی کاوش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی اور اس کام کے پیچھے جس نظر اور محنت سے کام لیا گیا ہے ، اُس کی داد ملے گی -

آخر میں ، مَیں اس ہستی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جس کے فیضِ نظر سے یہ مقالہ تکمیل کے مراحل تک پہنچا - میرے چند الفاظ شاید ان کے مقام و مرتبے کو بیان نہ کرسکیں کیونکہ اس کے لئے کئی صفحات درکار ہیں - سر ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن کی ذات طالب علموں کے لیے وہ مینارۂ نور ہے جس سے ان کے مستقبل روشن ہو رہے ہیں - ان کی حوصلہ افزائی نے مجھے آگے بڑھنے کا ولولہ اور عزم عطا کیا - میرا دل ہمیشہ ان کی درازئی عمر کے لئے دعا گو رہتا ہے - اللہ تعالیٰ ان کی شفقت کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رکھے اور وہ اسی طرح اپنے علم کی ضیاء سے دنئی شمعیں روشن کرتے رہیں -

ایم فِل (اُردو) کا یہ تحقیقی کام میں نے ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن کی نگرانی میں پورا کیا - موضوع بھی انھی کا تجویز کردہ تھا - رسالہ " غالب " کا فائل لاہور کے کسی بڑے سے بڑے کتب خانے میں بھی یک جا نہیں ملتا - مجھے یہ سب رسائل ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن کے ذاتی ذخیرے سے میسّر آئے -

مَیں اپنے شوہر شاہد مسعود کی بھی ممنون ہوں ، جنہوں نے مقالے کی تیاری کے تمام مراحل میں میری معاونت کی ۔ اگر ان کی قدر افزائی اور مدد شامل حال نہ ہوتی تو شاید مقالے کی تکمیل نہ ہوپاتی ۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے ۔

اَساتذۂ کرام سے میری گُزارش ہے کہ اگر وہ مقالہ میں کہیں کوئی خامی یا کوتاہی پائیں تو اسے ایک طالب علم کی ناچیز مساعی سمجھ کر نظر انداز کردیں کیونکہ ہر کام میں اصلاح کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے ۔

ساجدہ پروین

۱۰ فروری ۲۰۰۱ ء

ماخذ و منابع :

[رسالہ " غالب " کے کتابیاتی کوائف
اور اس کا امتیاز اور اختصاص]

رسالہ " غالب " ادارۂ یادگار غالب ، کراچی کا علمی و ادبی ترجمان ہے
جس کے مدیر اعلیٰ فیض احمد فیض اور مدیر مرزا ظفرالحسن تھے ۔ اس کا پہلا شمارہ
جنوری ، مارچ ۱۹۷۵ ء میں نکلا ۔ اس پر جلد ۱ ، شمارہ ۱ درج ہے ۔ ستمبر
۱۹۷۶ ء تک " غالب " سہ ماہی رسالے کے طور پر باقاعدگی سے چھپتا رہا ۔ پھر
دوسرے سال کے چوتھے اور تیسرے سال کے پہلے شمارے کے طور پر رسالہ " غالب "
کی ایک مشترک اشاعت منظر عام پر آئی جس پر جلد ۲ ، شمارہ ۴ ، اکتوبر دسمبر
۱۹۷۶ ء اور جلد ۳ ، شمارہ ۱ ، جنوری مارچ ۱۹۹۷ ء کا اندراج ہے ۔ اسے
شمارہ ۸ ، ۹ خیال کرنا چاہیے ۔ پھر رسالہ " غالب " کا ایک اقبال نمبر شمارہ ۱۰ ،
۱۱ کے طور پر سال اقبال ۱۹۷۷ ء کی مناسبت سے چھپا ۔ اس پر کوئی سال
طباعت درج نہیں ۔ یہ اقبال پر لکھے گئے بعض منتخب مضامین کا مجموعہ
ہے ۔ " غالب " کا یہ اقبال نمبر ایسے کم دستیاب مضامین کے انتخاب پر مبنی ہے
جو ادارۂ یادگار غالب کراچی کے کتب خانے میں محفوظ کتابوں ، رسالوں سے اخذ کیے
گئے ہیں ۔ مضامین کا یہ انتخاب مشفق خواجہ اور معین الدین عقیل نے کیا ہے ۔

۷۸ - ۱۹۷۷ ء کے بعد رسالہ " غالب " کی اشاعت کا سلسلہ ختم ہوگیا

فیض کا انتقال ، مرزا ظفرالحسن ۳- ستمبر ۱۹۸۴ ء کو راھئی

ملک بقا ہوئے -------۔

کوئی دس برس کے وقفے کے بعد رسالہ " غالب " کی دو بارہ اشاعت کا

سلسلہ ۱۹۸۷ ء مین شروع ہوا - ۱۹۸۷ ء سے بے قاعدگی کے ساتھ ۱۹۹۵ ء تک

رسالۂ " غالب " کے کتابی حجم کے چار شمارے چھپے ہین - پہلے اور دوسرے دور مین

چھپنے والے رسالہ " غالب " کے کتابی کوائف اور ادارتی اسماء کی تفصیل یہ ھے :

پہلا دور : رسالہ " غالب " ۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۷ء

مدیر اعلیٰ : فیض احمد فیض ، مدیر : مرزا ظفرالحسن

نمبرشمار :	جلد :	شمارہ :	ماہ و سال :	ضخامت :
۱ -	۱	۱	جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء	ص ۲۷۲
۲ -	۱	۲	اپریل جون ۱۹۷۵ ء	۲۷۲
۳ -	۱	۳	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء	۲۳۲
۴ -	۱	۴	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء زیڈ اے بخاری نمبر	۲۴۰
۵ -	۲	۱	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ارمغان غالب ، پہلا سالنامہ	۳۶۸

نمبر شمار	جلد	شمارہ	ماہ و سال :		ضخامت :
٦ -	٢	٢	اپریل جون ١٩٧٦ء	فیض نمبر	ص ٣١٦
٧ -	٢	٣	جولائی ستمبر ١٩٧٦ء		١٣٨
٨ -	٢	٤	اکتوبر دسمبر ١٩٧٦ء	دوسرا سالنامہ	
٩ -	٣	١	جنوری مارچ ١٩٧٧ء	مشترک شمارہ ٨-٩	٣٥٢
١٠-		٣،شمارہ	اقبال نمبر ١٩٧٧ء/١٩٧٨ء		
١١-		١٠-١١	(مجموعۂ مقالات منتخبہ : مشفق خواجہ + معین الدین عقیل)		١٩٨

پہلے دور کے کل صفحات : ٢٣٩٨

دوسرا دور رسالہ " غالب " ١٩٨٧ء تا ١٩٩٥ء

نمبر شمار :	مشترک شمارہ :	ماہ و سال :	ضخامت
١ -	١ - ٢ :	جولائی دسمبر ١٩٨٧ء ، جنوری جون ١٩٨٨ء	ص ٣٨
٢ -	٣،٤ - ٥ :	جولائی دسمبر ١٩٨٨ء ، جنوری دسمبر ١٩٨٩ء	ص ٢٢

مجلس ادارت : بیگم آمنہ مجید (صدر) ، پروفیسر کرّار حسین ، شان الحق حقّی ،
ڈاکٹر فرمان فتح پوری ، افتخار احمد مدنی ، آفتاب احمد خان
مشفق خواجہ -

مُرتّبین : مختار زمن ، مشفق خواجہ

نمبرشمار: مشترک شمارہ: ماہ و سال: ضخامت:

۳ - ۶ - ۱۰ جنوری دسمبر ۱۹۹۰ء جنوری دسمبر ۱۹۹۱ء ص ۲۸۸ + ۱۱۲=

جنوری جون ۱۹۹۲ء

۴ - ۱۱ - ۱۸ ۱۹۹۵ء ص

دوسرے دور کے کُل صفحات: ۲

مجلسِ ادارت: بیگم آمنہ مجید (صدر)، پروفیسر کرار حسین، شان الحق حقّی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، افتخار احمد مدنی، آفتاب احمد خان، مشفق خواجہ۔

مُرتّبین: مختار زمن، رعنا فاروقی

میرے حدِّ مطالعہ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۹۵ء تک کے درمیان چھپنے والے رسالۂ "غالب" کی مجموعی ضخامت یہ رہی:

پہلا دور، گیارہ شمارے: ضخامت ۲۲۹۸ صفحات

دوسرا دور، چار شمارے: ضخامت ۱۸۷۲ صفحات

کُل صفحات: ۴۳۷۰

رسالہ "غالب" کا دائرہ شروع سے ہی وسیع رہا ۔ اس میں تحقیق ، تنقید اور ادب پر معروف دانشوروں اور اہلِ قلم کی نگارشات شائع ہوتی رہیں — اگرچہ اس میں مقالات و مضامین ، نظمیں ، غزلیں ، افسانے ، اشعار کی تشریح ، غرض ہر طرح کے موضوع کو شامل کرکے وسعت اور رنگا رنگی پیدا کی گئی ۔ لیکن رسالے کا خاص امتیاز یہ ہے کہ اس میں غالبیات کو خُصوصی اہمیّت دی گئی ۔ شروع سے ہی ہر شمارہ میں غالب کی شاعری ، عہد اور فن وغیرہ سے متعلق مقالات کو ترجیح دی گئی ۔ رسالے کا بُنیادی مقصد غالب سے متعلق موضوعات پر تحقیقی و تنقیدی مضامین شائع کرنا تھا اس لیے غالب کی شاعری اور حیات سے متعلق قیمتی معلومات کا ایک وافر ذخیرہ رسالہ غالب کی صورت میں محفوظ ہوگیا ہے ۔

o — o

اوّلین مُدیرِ "غالب"
مرزا ظفرالحسن کی خدمات
(ایک خاکہ) :

مرزا ظفرالحسن جامع کمالات شخصیت تھے - انھون نے علمی ، ادبی ، تحقیقی اور تعلیمی مشاغل مین حصّہ لیا اور ہر جگہ اپنی قابلیتون کے جوہر دکھائے وہ بلند پایہ ادیب ، خاکہ نگار ، افسانہ نگار ، شعلہ بیان مقرر اور بے باک نقاد تھے - انھون نے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کی - ان کے موضوعات مین بڑا تنوع ہے - ان کا اسلوب نگارش سادہ ، شگفتہ ، شائستہ اور منفرد ہے - ان کی ادبی خدمات نے اردو ادب مین گران بہا اضافے کیے - ان کی سب سے اہم ادبی خدمت " رسالہ غالب " کی اشاعت ہے انھون نے رسالے کے لیے نہ صرف خود مضامین لکھے بلکہ جس جانفشانی اور عرق ریزی سے رسالے کے لیے مواد اکٹھا کیا وہ قابل تعریف ہے - یہ ان کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج رسالہ " غالب " کی صورت مین اردو ادب کا دامن اعلیٰ ادبی جواہر ریزون سے مالا مال ہے - غرض رسالہ غالب کی صورت مین انھون نے اردو ادب کی ہمہ گیر خدمت کی -

•–•
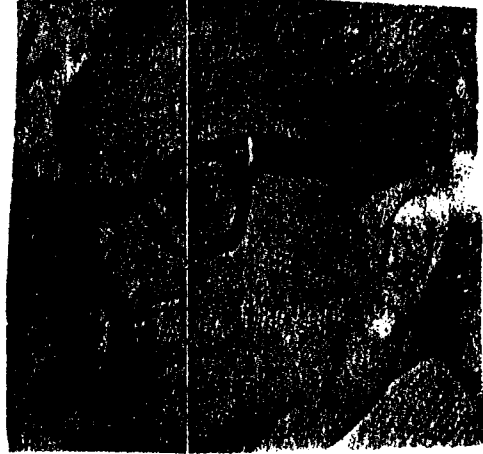
مرزا ظفرالحسن مرحوم
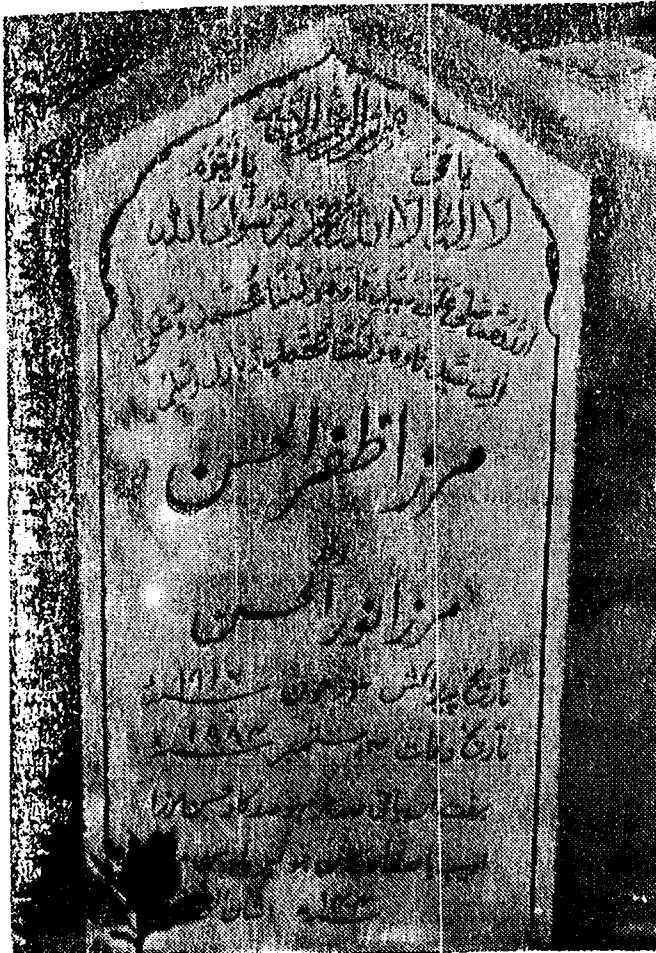
مدفن : قبرستان سخی حسن، کراچی

اردو ادب کی کچھ ہستیاں ایسی ہیں جن کے بارے میں اگر کہا جائے کہ

" نہ شہرت کا خواہاں ، نہ طالب ثنا کے "

جنہیں ستائش کی تمنا تھی نہ صلے کی پروا - بس کام کی لگن اور جستجو نے انہیں بیقرار و مضطرب رکھا تو ان میں مرزا ظفرالحسن کا نام سر فہرست ہے - مرزا ظفرالحسن (ولادت ۳۰- جون ۱۹۱۲ء ، وفات : ۴ ستمبر ۱۹۸۴ء) کا نام ادب کے قاری کے لیے شاید اتنا شناسا نہ ہو لیکن غالب سے عقیدت رکھنے والے لوگ مرزا صاحب کی غالب کے حوالے سے ادبی خدمات کو بخوبی جانتے ہیں - اگر ان کی ادبی خدمات کو دیکھا جائے تو گویا غالب سے محبّت کا انہوں نے حق ادا کردیا ہے - غالب سے محبت کا جذبہ ان کے دل میں بہت عرصہ سے پنپ رہا تھا لیکن اس جذبے کو تقویّت فیض احمد فیض کی محبت نے عطا کی - اس لیے جب فیض احمد فیضؔ نے ادارہ یادگار غالب کے قیام کی ذمہ داری انہیں سونپی تو انہوں نے پورے خلوص کے ساتھ شب و روز کی محنت سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا -

محنت کی عادت زمانۂ طالب علمی سے ہی ان کی شخصیت کا خاصہ تھی ان کا شمار ذہین طالب علموں میں ہوتا تھا - مدرسہ وسطانیہ سرکار عالی سنگا ریڈی سکول سے تعلیم کا ابتدائی مرحلہ طے کرنے کے بعد سٹی کالج میں داخل ہوئے - سٹی کالج سے ہی - اے کرنے کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا -

کالج کے زمانے میں وہ تعلیم میں شاندار کامیابی کے ساتھ کالج کی ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی اپنی قابلیتوں کے جوہر دکھاتے رہے - کالج کی طرف سے

اسٹیج کیے جانے والے ڈراموں ، ادبی مباحثوں اور تقاریر میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ۔ سٹی کالج میں وہ بزم مباحثہ کے نائب صدر مقرر ہوئے ۔ مرزا صاحب نے اسٹیج ڈراموں میں کام کرنے کے ساتھ خود بھی ڈرامے لکھے ۔ وہ بہترین ادا کار اور ڈرامہ نگار تھے ۔ ادا کاری پر انعامات بھی حاصل کئے ۔

عثمانیہ یونیورسٹی میں ایم ۔ اے کے دوران صدر بزم عمرانیات اور معاشیات اور انجمن اتحاد طلبا کے صدر رہے وہ یونیورسٹی میں سیاسی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے ۔ یونیورسٹی الیکشن میں حصّہ لیا اور کامیاب ہوئے ۔ وہ جادو بیان مقرر بھی تھے ۔ تعلیم سے فراغت کے بعد " عثمانین " کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ۔ اس ادارے کے لیے انہوں نے خود ڈرامے لکھے اور اس کی آمدنی رفاھی کاموں کے لیے خرچ کی ۔

مرزا ظفرالحسن جامع کمالات شخصیت تھے ۔ حیدر آباد دکن کے نشریاتی ادارے سے وابستہ رہے اور بطور براڈ کاسٹر کام کیا ۔ نشر گاہ حیدر آباد سے ریڈیو کے مختلف پروگرام نشر کیے ۔ ریڈیو میں اناؤنسر اور منتظم کی حیثیت سے بھی ذمہ داریاں نبھائیں ۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی میں سکونت اختیار کی اور ریڈیو پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور منتظم پروگرام مقرر ہوئے ۔ انجمن طلبائے قدیم جامعہ عثمانیہ کے سیکریٹری کے فرائض بھی انجام دیے ۔

مرزا ظفرالحسن جامع اوصاف شخصیت تھے انہوں نے مختلف شعبہ ھائے زندگی میں خدمات انجام دیں ۔ انہوں نے عملی زندگی کے ہر میدان میں

اپنا نقش بٹھایا - اسسٹنٹ پبلک ریلیشن آفیسر کے عہدے پر فائز رہے - اسسٹنٹ سیکریٹری

اور ڈپٹی الیکشن کمیشن کی حیثیت سے بھی کام کیا -

مرزا ظفرالحسن نے بیک وقت کئی حیثیتون سے علم و ادب کی خدمت

کی - ادب مین افسانہ نگار کی حیثیت سے نام کمایا - انہون نے فن افسانہ نگاری کو

بڑی وسعت دی - ان کے افسانون کا مجموعہ " محبّت کی چھاؤن " کے نام سے شائع

ہوچکا ہے - موضوع ، مواد اور تکنیک کے لحاظ سے ان کے افسانے بہت اہم ہین -

خاکہ نگاری پر قلم اٹھایا تو کامیاب خاکے لکھے - انہون نے کئی ادیبون کے

خاکے لکھے - انہون نے شخصیّت نگاری کے فنی تقاضون کو پورا کیا - " ذکر یار

چلے " ، " دکّن اداس ہے یارو " اور " پھر نظر مین پھول مہکے " مین انہون نے

اپنے دوست احباب کی زندگیون کی بھر پور جھلک دکھائی - ان کا طرز نگارش

سادہ اور صاف ہے - ان کی سادہ اور سلیس تحریر مین بھی ادبی شان ہوتی ہے -

ان کی تحریرون مین شوخی اور شگفتگی کا حسین امتزاج نظر آتا ہے - انہون نے

متنوع موضوعات پر خامہ فرسائی کی - ان کی تحریرون مین طنز و مزاح کی چاشنی

ہوتی ہے - وہ ہر موضوع پر اظہار خیال کر نے کی قدرت رکھتے ہین - انہون

نے اردو نثر کو شائستگی اور نفاست عطا کی - ان کی تحریرون سے ان کی وسعت

علمی کا اندازہ ہوتا ہے - " عمر گزشتہ کی کتاب " ، " قرض دوستان " ،

" دکّن اداس ہے یارو " اور " پھر نظر مین پھول مہکے " قابل قدر تصانیف ہین -

رسالہ " غالب " مین انہون نے سنجیدہ مضامین کے ساتھ طنزیہ و مزاحیہ مضامین لکھے ۔ متعدد کتابون پر تبصرے لکھے ۔ غالب اور دوسرے موضوعات پر لکھے گئے مضامین سے ان کے اسلوب کی عالمانہ شان جھلکتی ہے ۔ غالب کے سلسلے مین ان کے مضامین " زندگی کچھ اس طور سے گزری غالب " ، " نسخہ امروھہ " ، " مہر نیمروز " ، " صاحب ، میم صاحب اور بابا لوگ " ان کے گہرے مطالعہ اور وسیع معلومات کا پتہ دیتے ہین ۔

رسالہ غالب کے " فیض نمبر " مین فیض کے متعلق تحریرون مین فیض کی زندگی کے کئی پہلوؤن پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔ مرزا ظفرالحسن نے نہایت شگفتہ انداز مین ان کی شخصیت کے بارے مین گفتگو کی ہے ۔ رسالہ غالب کے فیض نمبر مین ان کے مضامین " ساٹھوین سے پینسٹھوین سالگرہ تک " ، " فیض ایلس اور مین " اور کلام فیض کا پس منظر خاصے وقیع ہین ۔ رسالہ غالب کے لیے انہون نے مزاحیہ مضامین بھی لکھے ۔ " پھر کی تسبیح " ، " غالب کا کمر بند " اور لڈو سے الائچی پان تک " ان کی مزاح نگاری کا اعلٰی نمونہ ہین ۔ ان کا انداز فکاہیہ اور طنزیہ ہے جس مین تکلف اور تصنّع نہین پایا جاتا بلکہ ان کے بے تکلف انداز سے بے ساختہ مزاح پیدا ہوتا ہے ۔ یہ بے ساختہ پن ان کی تحریرون کو انفرادیت بخشتا ہے ۔ ان کی شوخئی طبع کی وجہ سے مسرت و انبساط کی ایک لہر ان کی تحریرون مین نظر آتی ہے ۔

مرزا ظفرالحسن نے متنوع موضوعات پر اظہار خیال کیا - ان کے سنجیدہ موضوعات میں تحقیقی و تنقیدی انداز اور علمی گہرائی پائی جاتی ہے - " دہ کہہ کسی سے بخاری دہمن زمانے میں " ، " پہد مجنون " ، " ولیم گارش " اور " ٹر سن برڈ " جیسے مضامین فکری اور تحقیقی انداز کے حامل ہیں - اس کے علاوہ کتابوں اور رسالوں پر تبصرے ان کی فکری گہرائی اور مدلّل انداز بیان کا ثبوت ہیں - وہ استدلالی انداز میں فن پارے کے محاسن و معائب کا ذکر کرتے ہیں - " پاک و ہند میں مانگرول کا قیام " ، " یادوں کی خرافات " توازن جیسی کتابوں اور " گفتگو " ہم سخن غبار خاطر ، علم و آگہی اور نیرنگ خیال جیسے علمی و ادبی رسالوں پر تبصروں سے ان کے گہرے شعور کا اندازہ ہوتا ہے - ان کا اسلوب سلاست اور علمی بصیرت کا حامل ہے - انہیں ملک گیر شہرت ادبی مقدموں کی وجہ سے ہوئی - ان مقدموں کی پیشکش میں انہوں نے جدا گانہ انداز اپنایا - انہوں نے اپنی فنکارانہ صلاحیتوں سے ان کی پیشکش کو دلچسپ بنایا - مقدموں کو ڈرامائی انداز میں پیش کرنے کی وجہ سے انہیں زبردست مقبولیت حاصل ہوئی - ان کی شہرت کی وجہ یہ تھی کہ وہ ذہین اور ماہر قلم کی طرح ہرنکتہ کو ذہن میں رکھتے -

مرزا ظفرالحسن نے اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے دنیائے ادب میں بہت جلد نام پیدا کر لیا تھا - ادب کے میدان میں مرزا صاحب کو بہت سے نامور اہل قلم حضرات کی صحبت میسر آئی - جن میں فیض ، راشد اور مخدوم

جیسے حضرات شامل ھین - مرزا صاحب کو فیض سے والہانہ لگاؤ اور عقیدت تھی -
اس کا اندازہ فیض سے متعلق ان کی تحریرون سے ھوتا ھے -

" عمر گزشتہ کی کتاب " مین انھون نے فیض کا ذکر انتہائی محبت
سے کیا ھے - اردو ادب مرزا صاحب کا ھمیشہ احسان مند رھے گا کہ انھون نے فیض
جیسے عظیم شاعر کا ادبی سرمایہ جو مختلف رسالون اور اخبارون مین بکھرا ھوا تھا
اس کو " متاع لوح و قلم " کی صورت مین جمع کیا - رسالہ غالب مین " فیض نمبر "
کی اشاعت بھی فیض سے ان کی محبت و عقیدت کا ثبوت ھے - فیض کے خطوط کو
مرتّب کرنا بھی ان کا قابل تحسین کارنامہ ھے -

مرزا ظفرالحسن نے اردو ادب کی ھمہ گیر خدمت کی ھے - کبھی
قلم سے تو کبھی عمل سے - ادارہ یادگار غالب کا قیام اور استحکام ان کی ایک قابل
تحسین خدمت ھے - فیض نے غالب کے رنگ کو اپنا کر نہ صرف اس کی شاعرانہ عظمت
کو تسلیم کیا بلکہ اس کے دام کو حیات جاودان عطا کرنے کے لیے ادارہ یادگار غالب قا
کیا - ادارہ یادگار غالب کے قیام کا مقصد یوم غالب کا انعقاد ، ادبی سرمائے کی اشاعت
اور غالب کی تخلیقات کی اشاعت تھا - فیض احمد فیض ادارہ یادگار غالب کے
بانی اور مرزا ظفرالحسن اس کے معتمد اعزازی تھے - یون تو ادارہ کی مجلس
عاملہ مین بہت سے ممبران تھے مگر ادارے کے انتظام کی ساری ذمہ داری مرزا صاحب
کے کندھون پر تھی - ادارے کے استحکام کے لیے سب سے زیادہ مالی مشکلات کا
سامنا کرنا پڑا - ان مشکلات پر قابو پانے کے لیے مرزا صاحب نے اپنی ذھانت سے کمئ

حربے استعمال کیے - انہون نے غالب کی صد سالہ برسی کے موقع مختلف تقریبات کا اہتمام کیا - غالب کے فکرو فن پر مختلف کتابین شائع کی گئین جن کی فروخت سے ادارے کے وسائل مین اضافہ ہوا - مرزا صاحب کی انتظامی صلاحیتون کی وجہ سے مالی مشکلات کے باوجود ادارے کا وقار مجروح نہ ہوا -

مرزا ظفرالحسن نے ادارے کے استحکام کے لیے اپنے فرائض بطریق احسن پورے کیے - ادارے کی سرگرمیون کو موثر بنانے کے لیے غالب لائبریری قائم کی گئی - جس لائبریری کے قیام کا خواب فیض احمد فیض نے دیکھا، اس کو مرزا صاحب نے اپنے عزم اور محنت سے پورا کیا - لائبریری کے لیے کتابین اور رسائل و جرائد جمع کرنے کا کام بھی مرزا صاحب کے سپرد تھا - انہون نے نہایت لگن اور خلوص سے یہ کام انجام دیا - مرزا صاحب نے لائبریری کے لیے اہل قلم حضرات سے کتاب بطور عطیہ دینے کی استدعا کی - گویا مرزا صاحب نے اپنی پیہم کوششون سے بہت کم عرصہ میں لائبریری کے لیے کتابون، رسالون اور جریدون کا وافر ذخیرہ جمع کر لیا - مرزا صاحب نے لائبریری کے لیے نہایت جانفشانی سے کام کیا - ان کی کوششون سے کتب، اور رسائل و جرائد کی تعداد گیارہ ہزار تک پہنچ گئی - انہون نے مضامین کے اشاریے بنوائے - لائبریری کے رسالون کے خاص نمبرون کی فائلین تیار کروائین - معارف اردوئے معلیٰ اور اسدو ۃ جیسے موقر جریدون کو جمع کرنے کا اہتمام کیا - سکولون، کالجون اور یونیورسٹیون سے نکلنے والے ادبی مجلے بھی لائبریری مین محفوظ کیے گئے - مختلف اصناف کے کارڈ بنوائے گئے جن سے محققین نے استفادہ

کیا ۔ مشاہیر ادب کے خطوط بھی مرزا صاحب نے لائبریری میں محفوظ کیے ۔ مرزا صاحب کی محنت اور کوشش سے نہایت قلیل مدت میں یہ ایک مثالی ادارہ بن گیا ۔

جنوری ۱۹۷۵ء میں ادارہ یادگار غالب کی طرف سے ایک ادبی مجلہ شائع کیا گیا ۔ فیض احمد فیض رسالے کے مدیر اعلیٰ اور مرزا ظفرالحسن مدیر تھے ۔ رسالے کے لیے مضامین لکھوانا اور رسالے کی اشاعت سب کام مرزا صاحب کے ذمہ تھے ۔ مرزا صاحب نے اپنی غیر معمولی ذہانت اور لیاقت و استعداد کی بدولت تمام کام بخوبی انجام دیے ۔ مرزا صاحب نے اعلیٰ معیار کے تحقیقی و تنقیدی مقالات لکھوا کر چھاپے ۔ مرزا صاحب نے قاری کے ذوق کا خیال رکھتے ہوئے کلاسیکی ادب پر بھی تحقیقی کام کروایا ۔ افسانے ، ڈرامے ، نظمیں ، غزلیں غرض ہر طرح کے موضوعات کو رسالے میں جگہ دی گئی ۔ گویا مرزا صاحب کی ذہانت سے رسالے میں تحقیق ، تنقید اور تخلیق کا ایک خوبصورت توازن قائم ہوا جس نے رسالے کو ہر لحاظ سے ممتاز اور منفرد بنایا ۔ مرزا صاحب نے رسالہ غالب کی صورت میں اردو ادب کی جو خدمت انجام دی اسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ۔

...

استفادہ مقالہ ایم ۔ اے اُردو : مرزا ظفرالحسن کی خدمات (غالب کے خصوصی حوا

مقالہ نگار : نسیمہ رحمٰن ، شعبۂ اُردو ، گورنمنٹ کالج ، لاہور ۱۹۹

پہلا حصّہ:

مصنّف وار اشاریہ

الفبائی ترتیب سے مصنّف وار نگارشات کی نشاندہی

"غالب" کا پہلا شمارہ ۱۹۷۵ء مین شائع ہوا - ۱۹۹۵ء تک اس رسالے کے جو شمارے منظر عام پر آئے ان مین تین سو کے قریب اہل قلم کی ساڑھے آٹھ سو نگارشات شائع ہوئیں - ان شماروں کی مجموعی ضخامت ساڑھے چار ہزار صفحات کے قریب ہے - اتنے وسیع کام کا احاطہ کرنے کے لیے کئی ہزار کارڈ بنائے گئے - اس کے بعد مختلف عنوانات کے تحت ابواب قائم کرکے کام کو سمیٹا گیا - پہلے باب مین ابجدی ترتیب سے مصنّف وار نگارشات کی نشاندہی کی گئی ہے - مقالہ کے اس حصّہ مین اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ ابجدی ترتیب کے ساتھ کسی مصنّف کی ایک سے زیادہ نگارشات کی نشاندہی کرتے ہوئے ضخامت اور زمانی ترتیب بھی قائم رہے - یہ بہت احتیاط طلب کام تھا بہر حال مین نے اپنے کام کو بہتر اور معیاری بنانے کی حتی الوسع کوشش کی ہے -

---

۱ ۔ ابراهیم جلیس :

بہت گھنا ، بہت سایہ دار درخت (فیض) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۸۸

۲ ۔ ابن انشاء :

۱۔ شاعری کر مشاعرے مین ڈال جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ،ص ۵

۲ ۔ خط بنام قدرت اللہ شہاب ۱۹۹۵ ء ص

۳ ۔ ابو ظفر عبدالواحد :

اقبال کا شاعرانہ فلسفہ اقبال نمبر ۱۹۷۷ ء ، ص ۱۰

۴ ۔ احتشام زرین :

۱ ۔ آخری موم بتی (افسانچہ) اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۸۳

۲ ۔ کامنی (افسانچہ) اپریل جون ۱۹۷۵ ء ،ص

۳ ۔ مشرقی لڑکی (افسانچہ) اپریل جون ۱۹۷۵ء ،ص ۸۳

۴ ۔ خون (افسانچہ) اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۸۵

۵ ۔ ماہر اخلاقیات اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۸۶

۵ ۔ احسن علی خان :

مرگ تضاد (نظم) اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص

۶ ۔ احضار حسین :

اعتراف کمال بر طعنہائے دلخراش اقبال نمبر ۱۹۷۷ ء ، ص ۳

۷ ۔ احمد راھی :

رسالہ غالب کے تنقیدی مضامین کے بارے مین خط اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص

۸ – احمد رئیس :

۱ مدیر کے نام خط	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۳۲
۲ – افق اجمیری	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ،ص ۲۹
۳ – غـزلیں	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۲
۴ – آواز جسم	جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۳۷–۸
۵ – سرا بوں کے سفیر	جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۳۸ –
۶ – مہر منیر	جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۳۰ –
۷ – رسالہ کے مدیر کے نام خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۷

۹ – احمد ہمدانی :

۱ – غـزلیں	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۰
۲ – فیض کی شاعری	جولائی ۱۹۸۷ء — جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۶۷–۷۹

۱۰ – احمد یوسف :

رسالہ غالب کے بارے میں خط	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۵

۱۱ – اختر جمال :

افسانہ	جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۳۱ –

۱۲ – اختر حسین رائے پوری :

جریدہ غالب کے بارے میں خط	جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۵۷

۱۳ - اختر جمال :

۱ - رسالہ غالب کے لیے خط جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۷

۲ - شاخ گل اپریل تا جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵۳-

۳ - بھائی کی کہانی بہن کی زبانی اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۸ -

۴ - جریدۂ غالب کے لیے خط جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۱-

۱۴ - اختر راہی :

امیر خسرو بحیثیت مؤرخ جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۷-

۱۵ - ادا جعفری :

۱ - اقبال کے لیے نظم اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۶ -

۲ - تم بھلا خفا کیوں ہو (نظم) اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۶

۳ - رسالہ غالب کے لیے تعریفی خط اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۳ -

۴ - رسالہ غالب کے بارے میں خط اپریل جون ۱۹۷۵ء ص ۲۶۳ - ۲

۵ - رسالہ غالب ملنے پر شکریہ کا خط اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۱۶ - ادارہ :

۱ - غالب اور متعلقات غالب ، جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۳۴
(ادارہ یادگار غالب کی مطبوعات کی فہرست)

۲ - آج کی شاعرات اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۵-

۳ - القاب و آداب جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۶

۴ - بخاری صاحب کا ذوق شعری اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۳ -

۵ - جریدہ غالب کا پہلا سال	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲
۶ - ہماری مطبوعات	اپریل جون ۱۹۷۶ء
۷ - راجہ غضنفر علی خان کی بیباکی	اپریل جون ۱۹۷۶ء
۸ - فیض پر دو مقالے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۷۸
۹ - کتاب کے بدلے کتاب	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۰۷
۱۰ - زلف لہرانے کا نام	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱۶
۱۱ - انسان اور ہوائی جہاز	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۸
۱۲ - راولپنڈی سازش کیس کے لیے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۳
۱۳ - پندرہ سو خاص نمبر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۵۰
۱۴ - کیلنڈر کی تجویز	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۶
۱۵ - ڈاکٹر رشید جہاں کی موت پر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ۱۸۶
۱۶ - ہماری قسمت میں کیسے کیسے وزیر لکھے ہیں -	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۰
۱۷ - فیض نے کہاں کتنا قیام کیا	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۵۵
۱۸ - فیض جوش کی نظر میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۰
۱۹ - جوش فیض کی نظر میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۰
۲۰ - بیس ہزار شمارے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۷۹
۲۱ - سیکس اپیل	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۷
۲۲ - آپ کا مشورہ چاہتے ہیں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۳-

۲۳ - فیض اور بی بی سی — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۳

۲۴ - گلبانگ ، — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۲۵ - فیض ایک لڑکی کے انتظار میں — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۹

۲۶ - شادی کی شرائط ، نکاح نامہ — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۰

۲۷ - سر شام — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۲۸ - اردو ڈرامہ اور اسٹیج — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۲۹ - اس شمارے کے مصنفین — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص

۳۰ - اس شمارے کے مصنفین — ۱۹۸۹ء ، ص ۷ - ۸

۳۱ - انتظار حسین سے گفتگو — ۱۹۹۵ء ، ص ۷۹ - ۸۹

۱۷ - آزاد جگن ناتھ :

۱ - جاوید نامہ — جولائی ستمبر ۱۹۷۹ء ، ص ۱۹

۲ - رسالہ غالب کے لیے تعریفی خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹-

۳ - خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰-

۴ - جاوید نامہ — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹ -

۵ - دیباچہ جاوید نامہ — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۶ - ظفر کی شاعری اور میں — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص

۱۸ - آذر حفیظ :

غزلیں — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۳

١٩ - ارسلا روشن :

امراؤ جان ادا کا جرمن ترجمہ — جنوری تا مارچ ١٩٧٥ء ، ص ٢١٠-٢١٣

٢٠ - اسد اریب ، ڈاکٹر :

١ - تلاش غالب میں عصل تحقیق کے مفروضے — جنوری مارچ ١٩٧٦ ء ، ص ٨١ - ٨٥

٢ - پیپلز اوپن یونیورسٹی کیا اور کیسے — جولائی ستمبر ١٩٧٦ء ، ص ٩١- ١٠٣

٣ - رسالہ غالب کے اجراء پر خط — جولائی ستمبر ١٩٧٦ء، ص ١٢١

٢١ - اسرار احمد خواجہ :-

بولی امان محمد علی — اکتوبر ١٩٧٦ء مارچ ١٩٧٧ء ، ص ٧٩

٢٢ - اسلم فرخی :

١ - غزلیں — جولائی ستمبر ١٩٧٥ ء ، ص ١١١

٢ - خط — ١٩٧٥ء ، ص ٢٥٩

٣ - غزلیں — اپریل جون ١٩٧٥ ء ، ص ٢٦٥ -

٤ - غزلیں — جولائی ستمبر ١٩٧٥ ء ، ص ١١١

٥ - دوانہ مرگیا آخر کو — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٣٥- ٣٩

٢٣ - اشفاق حسین :

اقبال اور انسان — اپریل جون ١٩٧٥ ء ، ص ١٧- ٣٥

٢٤ - اشک اوپندر ناتھ :

١ - آئینے کے سامنے — ١٩٩٥ء ، ص ٢٠٣ - ٢٢٠

٢ - یادیں زندہ زمانوں کی — ١٩٩٥ ء ، ص ٢٢١ - ٢٠٢

۳ - بلونت سنگھ : شخصیت اور فن : — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۰۳ - ۲۷

۴ - آگرے کا شاعر اور آگرہ بازار — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۲۸ - ۶۰

۵ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۶۱ - ۶۲

۶ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۶۳ - ۶۴

۷ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۶۵ - ۶۷

۲۵ - آصف فرخی :

زندگی منزل میں ہے (اوپندر ناتھ اشک سے انٹرویو) — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۳۰ - ۵۹

۲۶ - اطہر / غلام حسین :

فکر فیض — اپریل جون ۱۹۷۶ء - ص ۱۲۲ - ۵

۲۷ - اعجاز اعظمی :

خط (رسالہ غالب کے بارے میں) — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۶

۲۸ - اعجاز گل :

غزل — ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۵

۲۹ - آغا سہیل :

۱ - رسالہ غالب کے لیے خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۶

۲ - فیض اور غالب — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۱ -

۳۰ - اعظم علی خان ، محمد :

غالب کا پرچہ ملنے پر اظہار ممنونیت کا خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۸

۳۱ - آغا ناصر :

عرض تمنا طرز تغافل — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۵

۳۲ - آفتاب احمد ڈاکٹر :

اقبال کی تلمیحات — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۹ - ۷

غالب اور عہد مغلیہ کی ترجمانی — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ا

لب پہ حرف غزل - دل مین قندیل غم — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص۳

خواجہ منظور حسین اور محمد حسن عسکری — ۱۹۸۹ء ، ص ۳۱۸ - ۳۲۰

غلام عباس کی یاد مین — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ،ص ۵

۳۳ - افتخار عارف :

غزلین — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۳

۳۴ - افروز ، خورشید احمد :

۱ - خط (رسالہ غالب کے لیے) — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۹

۲ - خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۹-

۳۵ - افسر امروہوی :

خط (رسالہ غالب کے لیے تعریفی خط) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۷

۳۶ - افضل حسین خان :

خط (رسالہ غالب کے مضامین کے بارے مین) — جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۳۶-

۳۷ - اقبال شوقی :

۱ - چراغ (غزلین) — اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۲

۳۸ - اکبر حیدری ، ڈاکٹر (کاشمیری) :

۱ - دیوان میر کا قدیم ترین مخطوطہ — ۱۹۸۹ء ، ص ۵

۲ - نوادر غالب — ۱۹۹۰ء ، ص ۲۹

۳۹ - الیاس عشقی :

خط (جریدہ غالب ملنے پر اظہار تشکر کا خط) — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۲

۴۰ - امتیاز علی تاج ، سیّد :

خط (غالب صدی کی تقریبات پر ادارۂ یادگار غالب کے لیے خط) — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۲

۴۱ - امجد اسلام امجد :

گواہی نظم — ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵۹

۴۲ - امن ، گوپی ناتھ :

نذر خسرو (غزل) — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰

۴۳ - آمنہ خاتون ، ڈاکٹر ، پروفیسر :

مولانا عرشی — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۹

۴۴ - آمنہ شفق :

عکس کھو جائیں گے آئینے ترس جائیں گے — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص

۴۵ - امین الرحمٰن :

۱ - فیض کا کلام موسیقی کے روپ میں — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۵۷ - ۲

۲ - مثنوی معنوی کی طرز — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹ - ۲۸

۳ ـ غزل کی گائیکی — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۵-۷۳

۴ ـ خط (رسالہ غالب کے لیے) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸

۴۶ ـ انتظار حسین :

۱ ـ شیخ صاحب — ۱۹۸۹ء ، ص ۳۰۰-۸

۲ ـ تیرے بعد تیری بتیاں — ۱۹۹۵ء ، ص ۹۰-

۳ ـ امیر خسرو ـ ایک لیجنڈ — ۱۹۹۵ء ، ص ۹۳ - ۹

۴۷ ـ انصاراللہ ، محمد :

خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹

۴۸ ـ انصاری ـ حیات اللہ :

افسانوی اصناف ادب — جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ص

۴۹ ـ انصاری ، غلام مصطفیٰ اسماء :

بخاری صاحب کی زبان دانی — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۹۷ -

۵۰ ـ انور عنایت اللہ :

خط (رسالہ غالب کے لیے مبارکباد کا خط) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۶

۵۱ ـ انور علی :

جیسے واسطہ پڑے وہی جانے — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۱ - ۳

۵۲ ـ انور معظم ، ڈاکٹر :

خط (رسالہ غالب کی اول اشاعت پر مبارک باد کا خط) — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۱ -

۵۳ - ایوب قادری :

۱ - ۱۹۷۴ء مین بچھڑ نے والے مشاہیر — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۲-۵

۲ - ۱۹۷۵ء مین بچھڑے نے والے مشاہیر — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۲-۳۱

۵۴ - بخاری زیڈ اے :

۱ - علامہ راشدالخیری — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۳۹

۲ - میری ویسٹرن شاور — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۶۷- ۱

۳ - ملازمت - پہلا دن — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۹ -

۴ - خط بنام مرزا ظفرالحسن — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۸۳

۵ - خط بنام مرزا ظفرالحسن — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۸۴

۶ - آصف اقبال اور حنیف — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء

۷ - امیر خسرو اور غالب — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۳-۴

۸ - مولانا حسرت موہانی — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۵-۱۰

۹ - میر تقی میر — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۱-

۱۰ - سائل دہلوی — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۰-۲

۱۱ - غزل خلائی اور فضائی دور مین — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۰

۱۲ - مرزا یگانہ — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۴

۱۳ - میخانہ — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۰-۱

۱۴ - کلب — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۱-

۱۵ - لانڈری — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۳-

۱۶- گاؤں	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۵- ۷۷
۱۷ - ریل گاڑی	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۸-
۱۸ - میم صاحب	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۰-
۱۹ - سینما	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۲-۳
۲۰- رابرٹ کے ہاں سے	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۴-
۲۱ - ٹیکسی	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۷-
۲۲ - گل نغمہ (غزلیں ، اشعار)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۹
۲۳ - آخری غزل	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۲
۲۴ - خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۴۷ - ۸
۲۴ر خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۴۸ - ۹
۲۵ - خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۴۹
۲۶ - خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۵۰

۵۵ - برکاتی ، مسعود احمد :

۱ - غالب اور انقلاب ستاون	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۶ -
۲ - مُطالعۂ خُطوطِ غالب	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۹ -
۳ - انیس نما	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۱-
۴ - باغی ہندوستان	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۶-
۵ - شش جہات غالب	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۸
۶ - تبصرہ ، رسالہ غالب کی اشاعت پر ریڈیو پاکستان میں تبصرہ)	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۹ -

۵۶ - بریلوی ، شفیق بانو :	
۱ - غـزلیں	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۵
۲ - ضیائے بشریٰ شمس	
۳ - بشریٰ شمس	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۷-۲۰۸
۵۷ - بوزئی ، وحیدالدین خان :	
بخاری در بخاری	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۱-۳
۵۸ - پاشا رحمٰن :	
۱ - غزلیں	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۳
۲ - غم اور غالب	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۳
۳ - اقبال کی مکالمہ نگاری	۱۹۷۷ء ، ص ۲۸
۵۹ - پطرس بخاری :	
۱ - خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳ - ۳
۲ - دیباچہ گلبانگ (میر ولی اللہ)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۶ء ، جنوری مارچ ص ۸۳ -
۶۰ - تاباں ، غلام ربانی :	
۱ - خط (رسالہ غالب کے لیے خط)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸
۲ - گل نغمہ (غزل)	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۸
۶۱ - تابش دہلوی :	
۱ - برا آدمی	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۶۳-۶۲

۲ ۔ خدا مجنون کو بخشے مرگیا — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۰

۳ ۔ خط (رسالہ غالب کے مدیر کے نام) — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸۔

۴ ۔ خط (رسالہ غالب کے لیے تعریفی خط) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸۔

۶۲ ۔ تاثیر ایم ڈی ، ڈاکٹر :

۱ ۔ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵ ۔

۲ ۔ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷

۶۳ ۔ تبسم کاشمیری :

میراجی روپ بہروپ — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۱۹۷ ۔ ۲۰۳

۶۴ ۔ تشنہ عالمتابی :

۱ ۔ مسافت (نظم) — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۰

۲ ۔ روح کا زخم (نظم) — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۰

۳ ۔ خط (رسالہ غالب کے مدیر کے نام) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳

۶۵ ۔ ثونکی بسمل سعید :

غزل — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۲

۶۶ ۔ ثناء الحق :

ماہ و سال — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۳۔

۶۷ ۔ جان نثار اختر :

دھن پر تیار کیا ہوا فلمی گیت — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۰

۶۸ - جاوید شاهین :

غزلیں | جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۶

۶۹ - جعفر عباس :

خسرو شیریں بیان | جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۳ -

۷۰ - جعفری ، سید غلام حسین :

ہمہ صفت بخاری صاحب | اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳ - ۳

۷۱ - جعفری علی سردار :

نوکر شاہی - سیکریٹری | اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۱ - ۲

۷۲ - جعفری ، نورالحسن :

۱ - صادقین ، کچھ یادیں | جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۰۰

۲ - رقعۂ صادقین | جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۱۸

۷۳ - جلیل قدوائی :

حیات مستعار | جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۹

۷۴ - جمیل جالبی :

خط (رسالہ غالب کی اشاعت پر) | جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۵۹

۷۵ - جوگندر پال :

۱ - خط (رسالہ غالب کی اشاعت پر مدیر کے نام) | جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸

۲ - خط (رسالہ غالب کے بارے میں) | اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۰

۳ - باہر کا آدمی (افسانہ) جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۸-۵

۴ - دوسری کایا (افسانہ) اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۲

۷۶ - جوش :

۱ - فیض جوش کی نظر میں اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۰

۲ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۲۵

۳ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۲۶

۴ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ ء ، ص ۲۷ - ۸

۵ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ ء ، ص ۲۸

۶ - خط بنام سردار دیوان سنگھ مفتون ۱۹۹۵ ء ، ص ۷۱ - ۳

۷۷ - جیلانی بانو :

۱ - خط (رسالہ غالب کی اشاعت پر) اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۱

۲ - خط (رسالہ غالب ملنے پر شکریہ کا خط) جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۲-

۳ - کلچرل اکیڈمی جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۶۳ - ۳

۷۸ - چغتائی ، محمد اکرم :

خط (رسالہ غالب کے بارے میں) اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۷-۱۸

۷۹ - حامد بیگ مرزا :

رسالہ غالب کے بارے میں خط جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۰-۶۳

۸۰ - حبیب جالب :

فیض (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۶۳

۸۱ - حرمت الاکرام :

۱ - غـزل	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۸
۲ - آخری مہرہ (غزل)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۸
۳ - خط (رسالہ غالب کے بارے میں)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۱ - ۲
۴ - خط (رسالہ غالب کے مضامین کے متعلق)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۳۵۵ - ۱
۵ - فیـض خوشنوا	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۸۰ - ۲۹۲
۶ - خط	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص
۷ - خط (جریدہ غالب کے مضامین کے بارے میں)	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۴ - ۳۲۵

۸۲ - حریف ، سید انعام احسن ، ڈاکٹر :

۱- غالب کی غزل پر تضمین	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۵
۲- خط (رسالہ غالب کے لیے بھیجے گئے اشعار کے بارے میں خط)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۰-۱

۸۳ - حسن سوز :

غزلیں	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۷

۸۴ - حسن علی خان :

۱ - قاتل (نظم)	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۱
۲ - دیوتا یا کیڑے	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۱

۸۵ ـ حسن عسکری ، محمد :

۱ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۶۹

۲ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۰

۳ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ،ص ۳

۴ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۷۶

۵ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۷۷

۶ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۷۸

۷ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۰

۸ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۰

۹ ـ خط بنام سید سبط حسن — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱

۸۶ ـ حفیظ ہوشیار پوری :

۱ ـ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۲ ـ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۵۲

۳ ـ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۵۳

۴ ـ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۵۴

۵ ـ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۵۵

۶ ـ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۵۷

۸۷ ـ حقی ، شان الحق :

۱ ـ غالب کے دو شعر — جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۹ ـ

۲ - غالب کے دو اور شعر — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵ - ۱۸

۳ - بیاض مریم — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۹ - ۱

۴ - غالب کے دو اور شعر — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۷۵ - ۹

۵ - سر وادشی سیہا کی غزلیں — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۵۶ - ۲۰

۶ - غالب کے دو شعر — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص

۷ - پیر روشن ضمیر — جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ،ص

۸ - غالب کے دو اور شعر — ۱۹۸۹ء ، ص ۱۸۰ - ۱۸۲

۹ - غالب کے دو شعر — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص

۱۰- غالب کے دو شعر — ۱۹۹۵ء ، ص ۷ - ۸

۸۸ - حمایت علی شاعر :

۱- بے ضمیر نسل کا نوحہ (یاسر عرفات — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۷

۲- کے نام نظم)

۳- مریم سے ایک سوال (نظم) — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۸

۴- ہارون کی آواز (نظم یاسر عرفات کے نام) — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۹ - ۲۰

۸۹ - حمزہ فاروقی ، محمد :

پروفیسر یوسف سلیم چشتی — ۱۹۸۹ء ، ص ۳۲۶ - ۳۳۲

۹۰ - حنیف فوق ، ڈاکٹر :

تجدید یا تحدید — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۳۶۰

۹۱ - حنیف نقوی ، ڈاکٹر :

مرزا غالب کے چار غیر مطبوعہ فارسی خط ۱۹۹۵ء ، ص ۹ - ۲۲

۹۲ - حمید احمد خان ، پروفیسر :

خط بنام مرزا ظفرالحسن اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۸-۱۰۹

۹۳ - حمیداللہ ، ڈاکٹر :

خط (جریدۂ غالب کا پہلا شمارہ ملنے پر) اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۴

۹۴ - حمید اختر :

خط جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۶

۹۵ - حمید کاشمیری :

رسالہ غالب پر روز نامہ مساوات میں تبصرہ اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۶-۲۵۷

۹۶ - حمید نسیم :

تازہ لہجے اور نئی علامتوں کا شاعر ۱۹۹۵ء ، ص ۱۰۷ - ۸

۹۷ - حیدر حسن ، مرزا ، آغا :

اقبال اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۵۳ - ۹

۹۸ - خاطر غزنوی :

اردو ادب میں غالب کی انفرادیت جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹-۲۳

خط رسالہ غالب کے بارے میں جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸

۹۹ - خامہ بگوش :

۸۱ برس کا جوان رعنا ۱۹۹۵ء ص ۱۹۲ - ۹۵

۱۰۰ ۔ خدیجہ بیگم :

یادوں سے معطر — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۶ - ۲

۱۰۱ ۔ خسروی ، کنور محمد اعظم علی خان :

۱ ۔ خط (رسالہ غالب کے بارے میں) — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳

۲ ۔ خط بنام مدیر رسالہ غالب — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۲

۳ ۔ (جریدہ غالب کے بارے میں) — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۷ - ۸

۱۰۲ ۔ خویشگی محمد یعقوب :

خط (رسالہ غالب کے اجراء پر) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۷-

۱۰۳ ۔ درّانی ، سردار عبدالواحد :

۱ ۔ غالب اور ستارہ شناسی — جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ص ۲۳ - ۱

۲ ۔ غالب کے کردارِ محبوبانہ — جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۹۰-

۳ ۔ خط (رسالہ غالب کے متعلق) — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۹ -

۱۰۴ ۔ دسنوی ، عبدالقوی :

۱ ۔ خط دسگاری — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵ -

۲ ۔ خط (جریدہ غالب کے اجراء پر مدیر کے نام خط) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹

۳۔ مجلّہ "غالب" میں مطبوعہ شائع ہونے والے خط — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء، ص ۳۵۴

۴ ۔ غالب سے متعلق چند اہم دریافتیں : — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳ -

۵ ۔ مطالعہ غبار خاطر — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۷

۱۰۵ - دوارکا داس شعلہ :

ہری چند اختر — ۱۹۸۹ء ، ص ۲۹۳-۱۹

۱۰۶ - دیویندر ستھیارتھی :

ڈاچی کا فنکار — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۶۰ - ۷

۱۰۷ - ڈبلیو اے شاہین :

خط (رسالہ غالب کے لیے) — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۸

۱۰۸ - راشدی ، پیر حسام الدین :

۱ - خط بنام مدیر رسالہ غالب — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۷-

۲ - خط — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۸

۳ - یہ فیض کا دور ہے — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۷۱ - ۲

۴ - خط — مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۷

۱۰۹ - رام لعل :

۱ - کوچہ قاتل — شمارہ ۱۱ — ۱۸ء ۱۹۹۵ء ص ۳۶۹ —

۲ - تابوت — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۵۱ - ۳

۱۱۰ - رحمٰن ، ایس اے جسٹس :

۱ - خیابان دوا (نظم) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۵ -

۲ - غزل — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۶

۳ - خط بنام مدیر رسالہ غالب — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳

۱۱۱- رحمٰن، آئی اے :

۱ - ہماری تاریخ فیض کے شعر میں — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۸

۲ - فیض کا عشق — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۰

۱۱۲- رشید حسن خان :

خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۲

۱۱۳ - رشید نثار :

غالب کے انقلابی تصور کی ایک زندہ مثال — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۸۲ - ۸۹

۱۱۴ - رشید ملک :

امیر خسرو سے منسوب غلط روایات — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۷ -

۱۱۵ - رضا ہمدانی :

۱ - یاد یار مہربان آنے لگی — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷ - ۱

۲ - خط (رسالۂ غالب کے بارے میں) — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۶-

۳ - آئی جو ان کی یاد — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۵- ۱۱

۱۱۶ - رضوی ، محمد حسین :

۱ - غالب اور ستارہ شناسی — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳ - ۲۹

۲ - خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۵

۱۱۷ - رضوی ، وقار احمد :

۱ - خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۱- ۲

۲ - خط (رسالۂ غالب کے مضامین کے بارے میں) — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۲-

۳ ـ واقعیت اور مثالیت کیا ہے ؟	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۰۵-۹
۴ ـ خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۲ -
۱۱۸ ـ رضیہ فصیح احمد :	
۱ ـ ایک حسین توارد	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۸- ۰
۲ ـ تقاضا کوشی دن اور	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۳ - ۳
۳ ـ غلط دن	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۷۶- ۵
۱۱۹ ـ رعنا فاروقی :	
۱ ـ حرف سادہ	جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵ - ۸
۲ ـ حرف سادہ	۱۹۹۵ء ، ص ۵ - ۶
۱۲۰ـ رفیق احمد شیخ :	
فیض سے مجھے پیار ہے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۶۳ - ۱۶
۱۲۱ـ ریاض صدیقی :	
دست صبا کی غزلیں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۳- ۹
۱۲۲ ـ رئیس امروہوی :	
۱ـ غالب (روز نامہ جنگ میں رسالہ غالب پر تبصرہ)	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۵ -
۲ ـ غـزل	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۷
۳ ـ خط	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۱-
۴ ـ خط (جریدہ غالب کے مدیر کے نام)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۲

۵ ـ خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۷-
۱۲۳ ـ ریگیولا قریشی :	
ترنم	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۳-
۱۲۴ ـ زهرہ جمال :	
۱ ـ حیدر آبادہ (افسانہ)	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۵ - ۲۳۰
۲ ـ خط (رسالہ غالب کے بارے میں)	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ ء ص ۲۳۹
۱۲۵ ـ زهیر صدیقی :	
۱ ـ خط	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۸
۲ ـ مولوی عبدالحق	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۷-
۱۲۶ ـ زیب غوری :	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۳-
۱۲۷ ـ سجاد ظهیر :	
۱ ـ خط بنام میجر محمد اسحاق	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۵۷ -
۲ ـ خط بنام میجر محمد اسحاق	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۶۵-
۳ ـ خط بنام میجر محمد اسحاق	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷۰ -
۴ ـ مچھ جیل سے ادیبوں کے خطوط	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۵۷-
۵ ـ فیض کی منظم ملاقات	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۹-۰۰

۱۲۸ - سحاب قزلباش :

محمود نظامی | ۱۹۸۹ء ، ص ۳۲۰ - ۲۵

۱۲۹ - سحر انصاری :

۱ - ایک طوفانی رات (نظم) | جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵۹

۲ - غزل | جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۵

۳ - خط | جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۰ -

۴ - اقبال اور انسان | اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۱ - ۳

۵ - ذکر یار | اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۲- ۳۵

۶ - غالب - دستاویزی فلم | جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۵- ۳

(فلم اور فلم ساز کا تعارف)

۷ - نالۂ دل | جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۳-۷

۸ - سید اشفاق حسین (نالۂ دل) | جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۵

۹ - ن - م - راشد | جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۶

۱۰- جوش ملسیانی | جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۷

۱۱ - سیّد محمد جعفری | جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۷

۱۳۰ - سرور اقبال :

نوحہ (چغتائی کے لیے) | اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۶

۱۳۱ - سرور ، آل احمد ، پروفیسر :

اقبال ، فیض اور ہم | جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص

۱۳۲ - سرور بارہ بنکوی :

غـزل — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۹

۱۳۳ - سعیدہ خاتون :

آپ کی عقیدت مند — اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۱۹۲ -

۱۳۴ - سلطان احمد :

حضرت اقبال کا طرز جدید — اقبال نمبر ۱۹۷۷ ء ، ص ۸۳ - ۱

۱۳۵ - سلمٰی زمن :

مولوی نذیر احمد کے نسوانی کردار — جنوری مارچ ۱۹۷۲ء ، ص ۲۸۲-۵

(مراۃ العروس اور بنات النعش میں)

۲ - ابا جان — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۷

۱۳۶ - سلمٰی شان الحق حقی :

شہیدان وفا کا خون بہا کیا — جنوری ۱۹۹۰ء ، جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۱۳ - ۱۲۳

۱۳۷ - سلیم اختر ، ڈاکٹر :

خط (رسالہ غالب کے لیے) — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۲

معتدل گرمی گفتار کا غزل گو — اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۲۲۱- ۰

۱۳۸ - سلیم تمنائی :

۱ - خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸

۲ - فیض بنگلور میں — اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۹۲ -

۳ ـ علامہ اقبال حیدر آباد دکن مین	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱ -
۱۳۹ ـ سلیم شاهد :	
غـزلین	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۷
۱۴۰ ـ سہیل عظیم آبادی :	
خط	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۷
۱۴۱ ـ سید انور :	
صادق هون اپنے قول کا	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۳- ۹۷
۱۴۲ ـ سیدہ جعفر ، ڈاکٹر :	
فیض حقیقت اور رومان کا شاعر	۱۹۸۹ ء ، ص ۲۲۷ -
۱۴۳ ـ شاعر لکھنوی :	
غزل	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۲
غزل	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۳
۱۴۴ ـ شانتی بھٹ چاریہ :	
کس کے کتب خانے مین کیا محفوظ هے	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۷۹ -
۲ ـ خط	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۴۲
۳ ـ خط	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳
۱۴۵ ـ شاهد حسین بخاری :	
غالب (جریدہ غالب کے اجراء پر روز نامہ مشرق مین تبصرہ)	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۷- ۸

۱۲۶ - شاہد لطیف :

۱ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۲ - ۳

۲ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۳

۳ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۵ -

۴ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۷ -

۵ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۹ -

۶ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۵۱

۷ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۵۱ - ۲

۸ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۵۳ -

۹ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۵۸

۱۰ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۶۲

۱۱ - خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۶۲ -

۱۲۷ - شاہد ، حسن :

غزل — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۷

۱۲۸ - شاہجہانپوری ، ابو سلمان :

خط — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۶

۱۲۹ - شاہین مفتی :

۱ - اندیشوں کا شاعر — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۹۳ -

۲ - خط — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ،
ص ۳۳۷ - ۳۳۸

۱۵۰ - شکور بیگ ، مرزا :

اردو — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۸

۱۵۱ - شمیم کرمانی :

فکر و معنی کا قافلہ سالار (نظم) — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۲

۱۵۲ - شہاب قدرت اللہ :

۱ - مکڑی - نوکر شاہی - سیکرٹری — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۹

۲ - خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ص ۱۴۳

۳ - خط بنام ابن انشاء — ۱۹۹۵ء ، ص ۶۶

۱۵۳ - شہرت بخاری :

خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۹

۱۵۴ - شہزاد منظر :

۱ - ہنوز — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۳-۵

۲ - کہانی رانی کیتکی — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۵ -

۱۵۵ - شیر محمد حمید :

فیض سے میری رفاقت کی چند یادیں — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸ - ۴

۱۵۶ - شیخ سعداللہ یلدا :

ازبکستان اور علامہ اقبال — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۵ -

۱۵۷ - صادقین :

۱۵۸ ۔ صبا اکبر آبادی :

۱ ۔ جوش ملسیانی — ۱۹۸۹ء ، ص ۲۷۹ -

۲ ۔ علامہ میکش اکبر آبادی — جنوری ۱۹۹۰ء ، جون ۱۹۹۲ء
ص ۱۰۵ - ۱۱۲

۱۵۹ ۔ صدیقی ابوالفضل :

شکار کے رسیا (غیر مطبوعہ افسانہ) — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ،
ص ۲۲۳ - ۲۵۳

۱۶۰ ۔ صدیقی ، سلیم الزمان ، ڈاکٹر :

فیض کی یاد میں — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۰

۱۶۱ ۔ صدیقی ، شمس الدین ، ڈاکٹر :

غالب اور عہد غالب — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱—۱۸

خط — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۸ -

۱۶۲ ۔ صدیقی ، عبدالستار ، ڈاکٹر :

اصلاحی اشارے — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۵-

۱۶۳ ۔ صدیقی ، مبشر علی :

اقبال اور اس کے نقاد — اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۱۳۱ - ۲

۱۶۴ ۔ صدیقی ، محمد علی :

۱ ۔ مسعود اشعر کے افسانے — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۰-

۲ ۔ تنقیدی اصول اور نظریے — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء : ص ۲۰۸-

۳ ـ تذکرہ عروس الاذکار	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۹ ـ ۱۰
۱۲۵ ـ صدیقی ، مہدی علی :	
۱ ـ فحش نگاری اور قانون	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ص ۲۳۲ ـ ۳۳
۲ ـ اساسیات اسلام	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۲ ـ ۰۳
۳ ـ پیدا کہاں ھیں ایسے پراگندہ لوگ	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۸۵ ـ
۴ ـ سفر نامہ شیخ الہند	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۶ ـ
۵ ـ فتوح الغیبیہ	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۹ ـ ۰
۶ ـ گلشن اخلاق	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۰
۱۲۵/الف ـ صفدر علی بیگ ، ڈاکٹر : خسرو کی صوفیانہ شاعری	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ص ۲۱۴
۱۲۶ ـ صفدر میر :	
فیض کا موضوع سخن	جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲
۱۲۷ ـ ضمیر جعفری :	
۱ ـ خط	اپریل جون ۱۹۷۵ ء ص ۲۶۲
۲ ـ خط	اپریل جون ۱۹۷۵ ء ص ۲۶۲ ـ ۲۶۳
۱۲۸ ـ ضمیر نیازی :	
۱ ـ خط	اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۷۱ ـ
۲ ـ غالب ـ شخص اور شاعر	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۱ ـ
۳ ـ غالب اور انقلاب ستاون	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۳ ـ
۴ ـ فراق اور فیض	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۹ ـ ۴۷
۱۲۹ ـ طارق جامی :	
خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳

١٧٠ - ظ - انصاری :

خط	جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٣٥٨

١٧١ - ظفرالحسن ، مرزا :

١ - سفر عشق میں (اداریہ)	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٧- ٨
٢ - لڈو سے الائچی کے پان تک	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٩٥ - ٣
٣ - غلام عباس	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ١٣٣ -
٤ - تقویم هجری و عیسوی	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٣٦ -
٥ - علم و آگہی	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٣٨ -
٦ - خیابان انیس	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٣٩
٧ - رگ سنگ	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٥٠
٨ - ظفر غالب (رسالۂ غالب پر تبصرہ)	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٥١ - ٢
٩ - غالب (تبصرہ)	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٥٣
١٠ - غالب (شمارۂ غالب پر تبصرہ)	اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٥٣ - ٥
١١ - ادارہ ، لائبریری ، جریدہ	جنوری مارچ ١٩٧٥ء ، ص ٥ - ٦
١٢ - مہر و وفا کا باب	جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٧ - ٨
١٣ - پھر کی تسبیح غالب کا کمر بند	جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٣٩ - ٦١
١٤ - انتظار حسین	جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ١٣٩ -
١٥ - شہپر	جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢٠٥ -
١٦ - غبار خاطر	جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٠ -

١٧ ـ ہم سخن — جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٣

١٨ ـ ادمیکا — جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٢ـ ١٣

١٩ ـ سالانہ مجلہ — جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ٣١٣

٢٠ ـ بخاری صاحب — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٧ـ ١٠

٢١ ـ بے سرا وائلن — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢٢

٢٢ ـ ملازمت ، آخری دن — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٨١ ـ ٨٣

٢٣ ـ غزل دشمنی — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ١٢٣ ـ ٩

٢٤ ـ پاک و ہند میں مانگرول کا مقام — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ١٩٨

٢٥ ـ سوال جواب — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ١٩٨ ـ ١

٢٦ ـ کتاب نما — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٠ ـ ١

٢٧ ـ سحر — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١١ ـ

٢٨ ـ گفتگو — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٢ ـ

٢٩ ـ اتحاد — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٣ ـ

٣٠ ـ العلم — جنوری مارچ ١٩٧٦ء

٣١ ـ ہاں ! لوح و قلم اول طاؤس و رباب آخر ـ

جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ١١

٣٢ ـ امیر خسرو کی تصنیفات — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ١٢

٣٣ ـ زبان سپاس — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٨ ـ ١١

٣٤ ـ زندگی اپنی کچھ اس طور سے گزری — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٢٢

۳۵ ـ صاحب ، میم صاحب اور بابا لوگ	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲
۳۶ ـ غالب کے گل رنگین	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۷۹
۳۷ ـ کتاب نہ کہ روٹی ، کپڑا اور مکان	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۷ ـ
۳۸ ـ ارشاد الملوک	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۸ـ
۳۹ ـ ثقافت	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۱ـ
۴۰ ـ فکرو نظر	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۳
۴۱ ـ برگ گل	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۴
۴۲ ـ نخلستان	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۵
۴۳ ـ شمع نظر ، خیال کے انجم ، جگر کے داغ	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳ ـ
۴۴ ـ زلف کی اسیری ، زنجیر کی اسیری	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲ ـ ۲۳
۴۵ ـ جشن فیض لاہور میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۴۷ ـ ۸
۴۶ ـ جشن لائل پور	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۴۹ ـ
۴۷ ـ جشن فیض کراچی میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۵۰ ـ ۵۱
۴۸ ـ نغمات فیض	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۵۲ ـ ۵۳
۴۹ ـ ساٹھویں سے پینسٹھویں سالگرہ تک	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۶۷ ـ ۷۷
۵۰ ـ فیض پر دو مقالے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۷۸
۵۱ ـ فیض کی اولین گرفتاری	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۹
۵۲ ـ جیل میں فیض کا ذوق مطالعہ	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۴۳ ـ
۵۳ ـ ملزمین کے مشاعرے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۵۱ ـ

عنوان	حوالہ
۵۴ - دو سمندری موجیں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸۷
۵۵ - فیض کے پاسپورٹ	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۱
۵۶ - فیض اپلس میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۳ - ۲۱۵
۵۷ - پتلون موجود کوٹ غائب	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۶
۵۸ - فیض کی پہلی بیوی ، دو بیٹیاں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۷ - ۲۱۸
۵۹ - فیض ایک لڑکی کے انتظار میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۹
۶۰ - کلام فیض کا پس منظر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۸ - ۳۲۹
۶۱ - کہتا ہوں سچ کہ	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۵
۶۲ - نیرنگ خیال	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۶
۶۳ - ہمدم	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۶
۶۴ - صبح امید	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۷
۶۵ - غبار خاطر	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۸
۶۶ - معروضہ (اداریہ)	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ،ص
۶۷ - حکومت اور حقی	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص
۶۸ - نسخۂ امروہہ	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص
۶۹ - ٹرسٹن برڈ	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۰۵
۷۰ - ولیم گارگن	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۲۱۹
۷۱ - بہد مجنوں	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ص۱۳
۷۲ - سموسہ میرے آگے	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۰۵

۱۷۷ ـ ظہیر کاشمیری :

خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۶

۱۷۸ ـ عالمتاب تشنہ :

غزل — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۳

۱۷۹ ـ عالی ، جمیل الدین :

۱ ـ غالبیہ (تبصرہ شمارۂ "غالبیہ" پر) — اپریل جون ۱۹۷۸ء ص ۲۵۲ ـ ۲۵۴

۲ ـ خط — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۲

۳ ـ آئس لینڈ میں چند روز — ۱۹۸۹ء ، ص ۳۳۵ ـ ۷

۱۸۰ ـ عبادت بریلوی ، ڈاکٹر :

۱ ـ خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ص ۲۲۳

۲ ـ خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۹

۱۸۱ ـ عبدالحق مولوی :

امیر خسرو — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۵

۱۸۲ ـ عبدالسمیع بو بیرے :

خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۲

۱۸۳ ـ عبدالرزاق ، ڈاکٹر :

۱ ـ غالبیات کا ایک نادر ذخیرہ — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۵۲ ـ ۳

۲ ـ ذوق کے اولین استاد ـ حافظ شوق — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۱۳۶ ـ

١٨٤ - عبدالغفار حسن زادہ :

پٹیالے کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشین — ١٩٩٥ء ، ص ٣٨٣ - ٧١

١٨٥ - عبدالقادر سروری :

اقبال کی شاعری کا آخری دور — اقبال نمبر ١٩٧٧ء ، ص ٧٨ - ٨٣

١٨٦ - عتیق احمد :

١ - خزانۃ اللغات — اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٨٢ - ٨٧

٢ - خط — اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٦٨

٣ - زندان نامہ کی غزلیں — اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٢٣٠ - ٢٣٣

٤ - میرے خدا میرے دل — جولائی ستمبر ١٩٧٦ء ، ص ١٢٠ - ١٢٣

٥ - صفر — جولائی ستمبر ١٩٧٦ء ، ص ١٣١ - ٣٣

١٨٧ - عرش ملسیانی :

مولانا صلاح الدین احمد — جنوری مارچ ١٩٧٥ء ، ص ٢٤٣ - ٢٥١

١٨٨ - عرشی امتیاز علی ، مولانا :

١ - غالب کے خزان کا مشخص — جنوری مارچ ١٩٧٦ ء ، ص ١٧ - ٢١

٢ - کچھ نستعلیق کے بارے میں — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٢٢٥ - ٣٨

٣ - مولانا امتیاز علی خان عرشی کا خط — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٢٩٦-

١٨٩ - عرشی زادہ ، اکبر علی خان :

١ - خط — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٣٤٩ - ٥١

٢ - خط — جنوری مارچ ١٩٧٦ ء ، ص ٣٥١

٣ ـ خط — اکتوبر ۱۹۷٦ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۸

مکتوب بنام حکیم ظہیرالدین دہلوی — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۹

۱۹۰ ـ عرفانہ عزیز :

۱ ـ غزل — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۲

۲ ـ غزل — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۳

۱۹۱ ـ عزیز احمد :

۱ ـ خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۵ -

۲ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۳

۳ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۴

۴ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۵

۵ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳٦ - ۳۷

٦ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۷ - ۳۸

۷ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۸

۱۹۲ ـ عزیز قیسی :

خط — اکتوبر ۱۹۷٦ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۹

۱۹۳ ـ عمیق حنفی :

شعر و نغمہ (توازن و تقابل کی ایک مشق) — ۱۹۸۹ء ، ص ۹ - ۲۸

۱۹۴ ـ عصمت چغتائی :

۱ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۹

۲ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۲۹ -

۳ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۰

۴ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۰ -

۵ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۱

۶ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۳

۷ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۵

۸ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۶

۹ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۳۷

۱۰ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۰

۱۱ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۳ -

۱۲ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۵ -

۱۳ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۶

۱۴ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۶ -

۱۵ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۷

۱۶ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۵۸ -

۱۷ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۶۰

۱۸ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۶۰

۱۹ - خط بنام چوہدری نذیر احمد ۱۹۹۵ء ، ص ۶۱

۱۹۵ - علیگ ، جمال دقوی :

۱ - غزل — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۹

۲ - خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸

۳ - خط بنام مدیر رسالہ غالب — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸

۱۹۶ - علوی ، رشید احمد :

غالب کا شعر فکر و فن کے آئینے میں — اکتوبر ۱۹۷۶ء — مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۳۷-۴۳

۱۹۷ - عمر مہاجر ، محمد :

۱ - آپ بیتی — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۷ - ۲۴۳

۲ - حیات بہادر یار جنگ — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۲ - ۲۰۵

۱۹۸ - غالب :

۱ - خط کا مضمون (کلام کا انتخاب) جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۶۳ - ۷۱

۲ - خط بنام تامسین سکر تر اعظم گورنر جنرل — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۷

۳ - خط بنام نواب مظفرالدولہ مرزا سیف الدین — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۸

۴ - خط بنام نواب معین الدین مرزا ذوالفقارالدین — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۹

۱۹۸/الف غضنفر علی خاں ، راجہ :

اپریل جون ۱۹۷۶ء، ص ۴۶

۱۹۹ - غلام مصطفےٰ تبسم ، صوفی :

فیض سے میری پہلی ملاقات — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳ - ۳۶

۲۰۰ - فاروقی ، شمس الرحمٰن

شعر شور انگیز — ۱۹۸۹ء ، ص ۳۹ - ۴۳

۲۰۱ ـ فاروقی ، محمد طاہر :

خط — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۷۰ ـ ۷۱

۲۰۲ ـ فاروقی ، نثار احمد ، ڈاکٹر :

غالب کا نظریہ وجود — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۲۷

۲۰۳ ـ فراق گورکھپوری :

۱ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۲۹ ـ ۱

۲ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۱

۳ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۵ء ، ص ۳۲

۲۰۳ ـ فردوس حیدر :

۱ ـ بری عورت کی کتھا — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۰۰ ـ

۲ ـ یہ دو زبان یہ فاصلے — ۱۹۹۵ء ، ص ۲۱۷ ـ

۲۰۵ ـ فروغ احمد ، پروفیسر :

اخلاقی شعور اور عدل شاعرانہ — اقبال نمبر ، ۱۹۷۷ء ، ص ۱۳ ـ ۱۹

۲۰۶ ـ فریدی ، مغیث الدین :

اقبال کا شاہین — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶ ـ ۳۰

۲۰۷ ـ فضلی ، فضل کریم :

سیکرٹری ـ ایک کلرک ، نوکر شاہی ـ سیکرٹری اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۹

۲۰۸ ـ فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر :

کیا دیوان غالب ، نسخہ امروہہ — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۱ ـ

۲۰۹ ـ فیض احمد فیض :

۱ ـ اردو شاعری	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷ ـ ۱۰
۲ ـ کلچر	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۹ ـ ۱۳
۳ ـ اقبال (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۸
۴ ـ علامہ اقبال ایک گفتگو	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۹ ـ ۱۲
۵ ـ حسین شہید سہروردی (نظم)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳ ـ ۱۴
۶ ـ قسم اس وقت کی (فلم) ، (نظم)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۷
۷ ـ شام ڈھلی (نظم)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۸
۸ ـ فلمی گیت	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۸
۹ ـ گیت	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۹
۱۰ـ چھوڑو غم کی بات (نظم)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۰
۱۱ ـ آزاد مرد ـ بخاری (ایک گفتگو)	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱ ـ ۱۵
۱۲ ـ امیر خسرو	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳ ـ ۱۵
۱۳ ـ بی آئی اے کی معشوق مزاجی	اپریل جون ۱۹۷۶ ء
۱۴ ـ اردو زبان	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱۷ ـ ۱۲۱
۱۵ ـ اشارات	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۶ ـ ۱۳۸
۱۶ ـ دفتر لاینحل کا ذکر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۰ ـ ۱۳۳
۱۷ ـ شیشوں کا مسیحا (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۸
۱۸ ـ خیال یار کبھی ذکر یار کرتے رہے	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۹ ـ ۲۰۲

۱۹ - جوش، فیض کی نظر میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۰
۲۰ - ایک شعر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۸
۲۱ - ایک شعر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۸
۲۲ - برکھا برسے چھت پر	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۹
۲۳ - قطعہ	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۰
۲۴ - سیاست چارہ گران (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۰
۲۵ - قطعہ	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۰
۲۶ - اقبال (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۲
۲۷ - راز زندگی (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳
۲۸ - ناداری	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳
۲۹ - تب (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳
۳۰ - اب (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳
۳۱ - غزل	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۵
۳۲ - غزل	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۵
۳۳ - نذر (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۶
۳۴ - تو اور میں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۶
۳۵ - شام غم (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۷
۳۶ - دل بیتاب (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۷
۳۷ - اعتراف (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۸

۳۸ ـ حسین شہید سہروردی (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷۰ - ۲

۳۹ ـ مرثیہ اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷۳ - ۶

۴۰ ـ انقلاب روس اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷۷

۴۱ ـ سر آغاز (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷۸

۴۲ ـ شادی کی خوشی میں (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷۹

۴۳ ـ (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷۹

۴۴ ـ اے شام مہربان ہو اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۱

۴۵ ـ بہار آئی (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۲

۴۶ ـ قحط وفا (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۳

۴۷ ـ موری ارج سنو (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۴

۴۸ ـ نظم اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۴

۴۹ ـ ہمیں سے اپنی دوا ہم کلام ہوتی رہی (غزل)

اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۵

۵۰ ـ غزل اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۵

۵۱ ـ غزل اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۶

۵۲ ـ غزل اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۶

۵۳ ـ غزل اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸۷

۵۴ ـ غزل اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۷

۵۵ ـ نالاں ہے خون خلق (نظم) اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۸

۵٦ - جس روز قضا آئیے گی (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۸۹

۵۷ - جام الوداعی (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۰

۵۸ - شوق دیدار کی غزلیں اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۲

۵۹ - شام ڈھلی (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۳

٦۰ - اے وطن تیری للکار پر (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۳

٦۱ - بہت چلی ہے رات (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۳

٦۲ - دھرم کا کوئی دوش نہیں (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ص ۳۹۳

٦۳ - ایک ہی بھگتی (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۳

٦۴ - سچا سندر ساتھی اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۵

٦۵ - پریم سوا شانتی (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹٦

٦٦ - کوئی سکھ کا بھید بتاؤ اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۷

٦۷ - سکھی رے تیری رات اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۸

٦۸ - مدوا کوئی دیپ جلاؤ (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۸

٦۹ - میٹھا بول (نظم) اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۳۹۹

۷۰ - ھن کسیے تھہن کی حساب منگو (نظم)

اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۴۰۱

۷۱ - رات دی رات اپریل جون ۱۹۷٦ ء ، ص ۴۰۱

۷۲ - مین تر کیے اوتر حال اپریل جون ۱۹۷٦ ء ، ص ۴۰۲

۷۳ - گیت اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۴۰۳

۷۴ ـ ربّا سچیا توں آکھیا سی — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۳

۷۵ ـ امید سحر کی بات سنو (نظم) — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۵

۷۶ ـ لمبی رات سی درد و فراق والی — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۵

۷۷ ـ بالکل نئی کتاب (مہنہ و سال آشنائی)

جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۷۵ - ۷۶

۷۸ ـ تصور — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۷-۱۴

۷۹ ـ جو پڑھا جو سنا — اکتوبر ۱۹۷۶ء ـ مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۹-۱۵

۸۰ ـ اقبال کی شاعری (تین ادوار) — اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۷ - ۱۲

۸۱ ـ خط بنام آفتاب احمد خان — ۱۹۸۹ ء ، ص ۲۱۳ -

۸۲ ـ خط بنام ڈاکٹر محمد حسن — ۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۰

۸۳ ـ خط بنام ڈاکٹر محمد حسن — ۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۱ -

۸۴ ـ خط بنام ڈاکٹر محمد حسن — ۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۲

۸۵ ـ خط بنام ڈاکٹر محمد حسن — ۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۳-۵

۸۶ ـ غیر مطبوعہ اشعار — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ ء ، ص ۳۵

۸۷ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — ۱۹۹۲ ء ، ص ۳۷

۸۸ ـ دو غیر مطبوعہ خطوط — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۳۶

۸۹ ـ خط بنام چوہدری نذیر احمد — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۳۷

۹۰ ـ خط بنام صفت زکی — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۱

۹۱ ـ خط بنام صفت زکی — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۱-

۹۲ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۳-

۹۳ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۱ ء ، ص ۵۳

۹۳ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ ء ، ص ۵۳-

۹۵ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۱ء ، ص ۵۵-

۹۶ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۵۵

۹۷ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۶-

۹۸ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۷-

۹۹ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۸

۱۰۰ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۵۸ -

۱۰۱ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۹

۱۰۲ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۵۹-

۱۰۳ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۰

۱۰۳ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۰-

۱۰۵ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۰-

۱۰۶ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۱

۱۰۷ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۲

۱۰۸ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۳

۱۰۹ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ ء ، ص ۶۳

۱۱۰ ـ خط بنام عفت زکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۶۵

۲۱۰ ـ قاتل اکبر آبادی ، مقبول حسین :

غـالب — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۳۳

۲۱۱ ـ قادری ، خالد حسن ، ڈاکٹر :

۱ ـ احوال غالب — جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۳-

۲ ـ انتخاب غالب (فارسی) — ۱۹۸۹ء ، ص ۱۲۱ - ۹

۳ ـ اے ٹی چوھدری — ۱۹۸۹ء ، ص ۳۰۹ - ۹

۲۱۲ ـ قاسمی ، ابوالکلام ، ڈاکٹر :

فیض کی ایک غزل کا تجزیہ — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۸۰-

۲۱۳ ـ قاضی عبدالغفار :

خط بنام سید سبط حسن — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷۹ - ۸۱

۲۱۳ و ـ قدرت نقوی دیکھیے : نقوی سید قدرت

۲۱۴ ـ قدوس صہبائی :

خط بنام مدیر رسالہ غالب — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۹ - ۲۷۰

۲۱۵ ـ قریشی ابو سعید :

۱ ـ غالب کا خط فلک مشتری — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۳۰ - ۳۲

۲ ـ ن ـ م ـ راشد — ۱۹۸۹ء ، ص ۲۸۸ -

۳ ـ حفیظ ھوشیار پوری — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۹۵-

۴ ـ ابوالاثر حفیظ جالندھری — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۰۱

۲۱۶ ـ قریشی ، مسعود احمد :

اقبال کا تصور ابلیس — اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۱۰۷ - ۱۲۸

۲۱۷ - قمر سیو ہاروی :

سرا پائے خسرو — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۶

۲۱۸ - قزلباش ، آغا آفتاب :

آغا سر خوش قزلباش — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۲۳۳-۷

۲۱۹ - قزلباش ، آغا سرخوش :

بیتے ہوئے دن — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۲۸

۲۲۰ - کاظم علی خان :

خطوط قاضی عبدالودود — ۱۹۸۹ ء ، ص ۲۵۹ - ۸

۲۲۱ - کاظمی ، محمد رضا :

۱ - جدید نظم کی نمو اور فیض — جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۱۸۷-۹

۲ - نقد حرف — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ص ۲۲۹-

۲۲۲ - کاکوروی ، غلام احمد فرقت :

افق لکھنوی میری نظر میں — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۲۴۳-۸

۲۲۳ - کرشن چندر :

۱ - مزاح — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۸۸ - ۹۱

۲ - خط بنام سبط حسن — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۲ - ۱۱۳

۳ - فیض سے ملاقات — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۷ - ۳۱۲

۲۲۴ - کشفی ، ابوالخیر :

۱ - خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳ - ۲۲۵

۲ ـ نماز اور غزل	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء
	ص ۲۵۹ - ۲۶۰
۳ ـ غالب اور جذبۂ آزادی	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۳-۷۶
۲۲۵ - کلیم سہرامی :	
غالب اور بنگال	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ص ۱۰۳ - ۱۳۶
۲۲۶ - کیفی اعظمی :	
خط	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۳
۲۲۷ - گیان چند ، ڈاکٹر :	
۱ ـ قاضی عبدالودود اور میں	جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۲۹۲ ـ
۲ ـ غالب کے منسوخ کلام میں سے سو منتخب اشعار	۱۹۸۹ ء ، ص ۲۰۱ -
۲۲۸ ـ لطیف الزمان خاں :	
خط	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۳۵-
۲۲۹ - محسن مرزا :	
در احوال جہاں می نگرم	۱۹۹۵ء ، ص ۱۲۸ - ۱
۲۳۰ - م ج نسیم :	
خاک نشین	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۳ - ۳۵
۲۳۱ - مجتبیٰ حسین :	
۱ ـ خط بنام مصطفیٰ زیدی	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۰

عنوان	حوالہ
۲ ـ خط	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۴ - ۲۶۵
۳ ـ بخاری صاحب ، میری نظر میں	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۵۱ - ۵۶
۴ ـ نقش فریادی کی غزلیں	اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۰ - ۲۳۲
۵ ـ صادقین رنگ و نور کا آدمی	جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۲۴۳-
۲۳۲/۲۳۳ ـ مجیب صدیقی :	
طرح دار طوطیے باز	۱۹۹۵ ء ، ص ۱۲۸ -
۲۳۴ ـ مجید فاروقی :	
کون سا بخاری اصلی ہے	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۵۷ - ۶۲
۲۳۵ ـ محب عارفی :	
دیا عشق حقیقی	۱۹۸۹ ء ، ص ۲۹ - ۳۷
۲۳۶ ـ محسن احسان :	
۱ ـ غزلیں	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۴
۲ ـ نذر غالب	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷۴
۳ ـ غزلیں	جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۲۱
۲۳۷ ـ محسن بھوپالی :	
۱ ـ عرس (نظم)	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۱
۲ ـ نظمیے	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۱ - ۲۲

۳ - غزل	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۲
۴ - قہقہہ زار	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳- ۲۲۵
۵ - شگوفہ زار	اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۶
۶ - مضراب	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۲ - ۳۳۳
۷ - غزالان تم تو واقف ہو	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۷ - ۱۲۸
۲۳۸ - محشر بدایونی :	
غزلیں	جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۲
۲۳۹ - محمد اکرام :	
خط بنام مولانا عرشی	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۵
خط بنام مولانا عرشی	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۲۳۵- ۲
۲۴۰ - محمد باقر ، ڈاکٹر :	
۱ - خط	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰
۲ - خط	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰
۲۴۱ - محمد تقی سید :	
خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۵
۲۴۲ - محمد حسن :	
۱ - گناوب (نثری نظم)	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۳
۲ - خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۸ - ۳۲۹
۳ - شش جہات فیض	جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۱۱۸- ۱

۳ ـ گل نغمہ	۱۹۸۹ ء ، ص ۲۱۷ ـ
۲۲۳ ـ محمد سعید ، حکیم :	
خط	جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۵۱ ـ ۲
۲۲۴ ـ محمد ضیاء :	
خط	جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۴
۲۲۵ ـ محمود مجاہد :	
اقبال تاریخ وطن کے آئینے میں	اقبال دسمبر ، ۱۹۷۷ء ، ص ۱۲۹ ـ ۱۳۰
۲۲۶ ـ مختار زمن :	
۱ ـ اداریہ	جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۵ ـ
۲ ـ سخن در سخن	۱۹۸۹ ء ، ص ۵ ـ ۶
۲۲۷ ـ مختار صدیقی :	
جاوید نامہ پر ایک نظر	اقبال دسمبر ، ۱۹۷۷ء ، ص ۱۸۸ ـ ۸
۲۲۸ ـ مخدوم محی الدین :	
۱ ـ چارہ گر (نظم)	جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۵۷
۲ ـ آسودگی (نظم)	جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۵۸
۳ ـ عربی ، ایرانی اور ہندی ڈرامہ	اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۲۰۸
۲۲۹ ـ مدبر رضوی :	
۱ ـ بیاض مراثی	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۲ ـ ۳
۲ ـ گلزار نفیس	اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۳ ـ ۶

٢٥٠ ـ مدن گوپال :

پریم چند فلمی دنیا میں — جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ١٨٥ - ١٨٦

٢٥١ ـ مدنی ، عزیز احمد :

١ ـ او تھیلو — جولائی ستمبر ١٩٧٥ء ، ص ١٣٩ - ١٦٣

٢ ـ اوتھیلو (نظم و نثر میں ترجمہ) جنوری مارچ ١٩٧٥ء ، ص ١٧١ - ٢٠٢

٣ ـ او تھیلو — اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ١٨٧ - ٢١١

٢٥٢ ـ مرزا ادیب :

خط — اکتوبر دسمبر ١٩٧٥ء ، ص ٢١٦ - ٢

٢٥٣ ـ مریم بلگرامی :

خط — جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٣٥٣

٢٥۴ ـ مشتاق یوسفی :

زرگزشت — جنوری مارچ ١٩٧٥ ء ، ص ٢٥٦

٢٥٥ ـ مشرف احمد :

١ ـ پکی نوکری — جولائی ستمبر ١٩٧٥ ء ، ص ٩٩ -

٢ ـ ابوالفضل صدیقی — جولائی ١٩٨٧ء جون ١٩٨٨ء ، ص ٣

٢٥٦ ـ مشفق خواجہ :

١ ـ جسونت سنگھ پروانہ — جنوری مارچ ١٩٧٥ء ، ص ٨٢ - ٧

٢ ـ ثناء اللہ خان فراق — اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٣٩ - ٨١

٣ ـ حافظ علی ممتاز — جولائی ستمبر ١٩٧٥ ء ، ص ٢٥

۴ ـ خواجہ احسن الدین خان بیان — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۳ – ۱۲۷

۵ ـ ابیات — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۰

۶ ـ شام صحرا — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۶ – ۳۲۹

۷ ـ تذکرہ مصنفین درس نظامی — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۰ – ۳۳۱

۲۵۷ ـ مصطفیٰ زیدی :

۱ ـ خط بنام مجتبیٰ حسین — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۱

۲ ـ خط بنام مجتبیٰ حسین — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۲

۲۵۸ ـ معین الدین عقیل :

۱ ـ دیوان ولی کا ایک نادر قلمی نسخہ — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸۳ –

۲ ـ تذکرہ غالب و غالب پسند آم — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۱ – ۳۲

۳ ـ لالہ زار — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۳ – ۳۵

۴ ـ دست تہہ سنگ کی غزلیں — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۴۳ – ۲۵۵

۵ ـ تاریخ تناولیاں — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱۱ – ۱۶

۶ ـ سیدان بادشاہ گر — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱۶ – ۲۰

۷ ـ بدلتا ہے رنگ آسماں — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۱۹

۸ ـ نیا جزیرہ — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ص ۲۱

۹ ـ نظمانے — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۲۳–

۱۰ ـ کاکولیات — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۲۶

۱۱ ـ ارمغان گوکل پرشاد — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۳۲۸

۲۵۹ - معین الرحمٰن، ڈاکٹر :

فیض احمد فیض — اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۶۹ - ۸۸

۲۶۰ - ممتاز حسین پروفیسر :

خط — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۹

۲۶۱ - ممتاز شیریں :

۱ - خط بنام اشک اوپندر ناتھ — ۱۹۹۵ء ، ص ۱۹۲ - ۹

۲ - خط بنام اشک اوپندر ناتھ — ۱۹۹۵ء ، ص ۲۰۰ - ۳

۲۶۲ - منصور قیصر :

خط — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۷

۲۶۳ - مہتاب ظفر :

غزلیں — جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۸

۲۶۴ - میناٹی ، اسماعیل احمد تسنیم :

بخاری کبھی خالی ہاتھ نہیں آئے — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۹۲ - ۷

۲۶۵ - نارنگ ، گوپی چند :

۱ - خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰ - ۱

۲ - اصطلاحات سازی — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۹ - ۲۴۳

۳ - امیر خسرو کا ہندوی کلام — اکتوبر ۱۹۷۶ء - مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۸۹ - ۱۲۰

۴ - اقبال کی غزل - ایک جائزہ — اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۲۰ - ۲۷

۲۶۶ ـ ندوی ، حامداللہ ، ڈاکٹر :

۱ ـ خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳ ـ ۲۲۴

۲ ـ خط بنام مدیر رسالہ غالب — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۵

۳ ـ خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۵ ـ ۲۲۶

۴ ـ فیض بمبئی مین — اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۰۸ ـ ۱۱۲

۵ ـ خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۲۰

۶ ـ خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۲۰

۷ ـ فیض سعدی — اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ص ۱۲۰ ـ

۸ ـ خط — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۹ ـ خط — اکتوبر ۱۹۷۶ ء ، مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص

۱۰ ـ خط — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۳

۲۶۶/۱ ـ ندوی ، سید سلیمان ، مولانا

حضرت مولانا ندوی کی نظر میں — جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۵

۲۶۷ ـ نصراللہ خان :

۱ ـ سرگزشت کی سرگزشت — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۳ ـ ۷۸

۲ ـ فیض امرتسر مین — اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۸۹ ـ ۹۵

۲۶۸ ـ نظیر صدیقی :

۱ ـ خط — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۷

۲ ـ خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۳۱

۳ ـ ڈاکٹر عندلیب شادانی اور ان کے بعض معاصرین — جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ص ۳۱۸ ـ ۳

۲۶۹ ـ نقوی،قدرت ، سید :

۱ ـ غالب کے ایک خط کی تدوین ۱۹۸۹ ء ، ص ۱۸۳ ـ ۰

۲ ـ انتخاب دیوان غالب جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۲ ـ

۲۷۰ ـ نقوی ، نورالحسن :

ابن انشاء اور قدرت اللہ شہاب کے دو خط ۱۹۹۵ ء ، ص ۲۳ ـ ۹

۲۷۱ ـ نیر مسعود ، ڈاکٹر :

انیس کے مراثی کا تہذیبی پس منظر جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۹۹ ـ ۳

۲۷۲ ـ واجد علی ، بانکے :

باز گشت اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۶

۲۷۳ ـ وجد ، سکندر علی :

۱ ـ غزل اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۵

۲ ـ خط جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۵

۳ ـ خط جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۵۲ ـ ۵۳

۴ ـ ایک خط ، ایک غزل اکتوبر ۱۹۷۶ ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ا

۵ ـ غزل اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳

۶ ـ اقبال کی غزلیں اقبال نمبر ، ۱۹۷۷ء ، ص ۶۹ ـ ۷۷

۷ ـ بال جبریل اقبال نمبر ، ۱۹۷۷ء ، ص ۱۵۹ ـ ۸۷

۸ ـ ایک خط ایک غزل ۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ء ص ۲۶۱

خط — جولائی ، ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۳

۲۷۵ ۔ وزیر آغا ، ڈاکٹر :

غزلیں — جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۱۹

۲۷۶ ۔ وقار عظیم :

خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۲ ۔

۲۷۷ ۔ ہاشم رضا :

شاطر مچھلیاں ، دوکر شاہی ، سیکریٹری — اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۳۰ ۔ ۳۱

۲۷۸ ۔ ہاشمی ، رفیع الدین :

۱ ۔ کتب اقبالیات — جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ص ۱۸

۲ ۔ خط — اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۲۷۹ ۔ یوسف سرمست ، ڈاکٹر :

۱۔صلیبیں میرے دریچے میں — ۱۹۸۹ء ، ص ۲۳۷ ۔

۲ ۔ یگانہ اور حیدر آباد دکن — جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ ء ص ۰۶

۲۸۰ ۔ یوسف کامران :

خط — اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۳

۲۸۱ ۔ یوسف ناظم :

۱ ۔ سلف سے خلف تک — اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۹۲ ۔ ۹۳

۲ ۔ آزادی — جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۳۵ ۔ ۸

۳ ۔ خط — اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۵

۳ ۔ خط	جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۵
۵ ۔ گلبانگ ایک خط دو نظمیں	اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص ۳۸
۶ ۔ خط بنام مرزا ظفرالحسن	۱۹۷۶ ء - ۱۹۷۸ ء ، ص ۲۹۱ -
۷ ۔ ایک نظم ، گریہ	۱۹۷۶ ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۷ء ص ۲۹۲
۸ ۔ ایک نظم ، تصور	۱۹۷۶ ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۷ء ص ۲۹۳
۹ ۔ پتھر کی لکیر (مضمون)	۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۷ء ص ۲۹۳
۱۰ ۔ آفست (مضمون)	۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۹۷ -
۱۱ ۔ جمعے کا مزا کیا ؟	۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۰۰
۱۲ ۔ مرزا ظفرالحسن	جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۶۷ -

۲۸۲ ۔ یونس حسنی ، ڈاکٹر :

خط	جولائی ، ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۲۳

٠-٠ ٠-٠ ٠-٠

دوسرا حصّہ :

مُوضوع وار نگارشات

مطالعات غالب و غالبیات

غالب و غالبیات کا مطالعہ رسالہ " غالب " کا مرکزی موضوع اور اختصاص رہا ہے ۔ غالب پر اردو کے نامور اہل قلم کے تحقیقی اور تنقیدی مضامین " غالب " کا بہت بڑا سرمایہ ہیں ۔ غالب کے اشعار پر تنقیدی و تشریحی مضامین کے ساتھ مختلف اصحاب کے نام غالب کے خطوط بھی اہمیت کے حامل ہیں ۔ اس باب میں غالب پر چھپنے والی کتابوں پر تبصروں کا بھی احاطہ کر لیا گیا ہے ۔ مقالے کا یہ حصہ غالب پر چھپنے والے مقالات و مضامین کے حوالوں اور خلاصوں پر مشتمل ہے ۔

اس باب میں رسالے میں چھپنے والے بتیس (۳۲) اہل قلم کی سینتالیس (۴۷) نگارشات کے خلاصے اور حوالے یکجا ہوگئے ہیں ۔

---

۱ ـ اسد اریب ، ڈاکٹر :

۱ ـ تلاش غالب میں عمل تحقیق کے مفروضے

مقالے میں ڈاکٹر نثار احمد فاروقی کی تصنیف " تلاش غالب " کے مضامین کے مطالعہ و تجزیہ کے بعد اس کے بعض مضامین سے متعلق نثار احمد فاروقی کے دلائل کو کمزور قرار دیا گیا ہے ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۸۱-۸۵)

۲ ـ آغا سہیل :

۲ ـ فیض اور غالب :

"غالب اپنے عہد کی تبدیلی کو جانتے تھے اور فیض اپنے دور کے استعماری نظام کی تباہی سے آگاہ تھے ـ ان دونوں نے اپنی ذہانت سے زمانے کی روش پہچان کر اپنی بات منوائی ـ اس لیے دونوں آنے والے وقتوں کے بھی شاعر رہیں گے ـ

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۲۱ - ۳۳۸)

۳ ـ آفتاب احمد خان :

۳ ـ غالب اور عہد مغلیہ کی ترجمانی :

غالب کی شاعری میں اپنے سماجی شعور کے ادراک کی جھلک نمایاں ہے ـ مقالہ نگار نے ان تہذیبی ، معاشرتی اور ثقافتی امتیازات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جو ان کی شاعری میں جھلکتے ہیں ـ

۴ ـ اکبر حیدری کاشمیری ، پروفیسر :

۴ ـ نوادر غالب :

پروفیسر اکبر حیدری کاشمیری نے غالب کے کچھ غیر مطبوعہ خطوط کا ذکر کیا ہے اس کے ساتھ غالب کے دو خطوں کا عکس اور غالب کی تصویر بھی اس میں موجود ہے ـ

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۹ ـ

۵ ـ برکاتی ، مسعود احمد :

۵ ـ مُطالعۂ خُطوطِ غالب :

عبدالقوی دسنوی کی کتاب " مطالعۂ خطوط غالب " میں اردو میں غالب کی خطوط نگاری کی ابتداء اور اسباب سے بحث کی گئی ہے ـ غالب پر چھپنے والی کتابوں اور خطوط کے مجموعوں کی فہرست دی گئی ہے جو مفید چیز ہے

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء، ص ۱۹۹ ـ ۲۰۰)

۶ ـ شش جہات غالب :

" شش جہات غالب " (مولف نبی احمد باجوہ) پر تبصرہ کرتے ہوئے برکاتی صاحب نے اسے قابل ستائش سعی و کاوش قرار دیا ہے ـ غالب کے فارسی قطعات ، غزلیات ، رباعیات ، قصائد اور دوسری اصناف نظم کا اردو میں ترجمہ کرکے " شش جہات غالب " کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے لیکن فارسی سے اردو میں ترجمہ کرتے وقت مصنف نے اصل لب و لہجہ کو قائم رکھا ـ کتاب مولف کی لگن

اور محنت کی سچی تصویر ھے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۰۸ - ۲۱۰)

۶ - پاشا رحمٰن :

۷ - غم اور غالب :

غالب تمام عمر مصائب و آلام سے نبرد آزما رھے اور اپنے درد و غم کو انھوں نے شعر کے پیرائے میں بیان کیا ۔ غالب کا غم نہ صرف ذاتی زندگی کی تلخیوں ، محرومیوں اور ناکامیوں کی پیداوار ھے بلکہ ناساز گار سماجی حالات و واقعات کا نتیجہ بھی ھے ۔ غالب نے اگرچہ حزنیہ کیفیت کو شعر کے سانچے میں ڈھالا ھے لیکن اس کے باوجود ان کے ھاں قنوطیت نہیں بلکہ شوخی ، شگفتگی اور زندہ دلی کا رجحان ملتا ھے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳ - ۱

۷ - حریف ، سید انعام احسن ، ڈاکٹر :

۸ - غالب کی غزل پر تضمین :

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۵)

۸ - حقی ، شان الحق :

۹ - غالب کے دو شعر :

آبرو کیا خاک اس گل کی جو گلشن میں نہیں

ھے گریباں ننگ پیراھن جو دامن میں نہیں

ملنا ترا اگر نہیں آسان تو سہل ہے

دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

غالب کے ان اشعار کا تجزیہ

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۹ - ۲۳)

۱۰ - غالب کے دو شعر :

غالب کے مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح :

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے

اس کے سیل گریہ سے گردوں کف سیلاب تھا

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل

کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵ - ۱۸)

۱۱ - غالب کے دو شعر :

غالب کے ان اشعار پر اظہار خیال :

شرم اک ادائے ناز ہے اپنے ہی سے سہی

ہیں کتنے بے حجاب کہ ہیں یوں حجاب میں

پاتا ہوں اس سے داد کچھ اپنے سخن کی میں

روح القدس اگرچہ مرا ہم زبان نہیں

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۷۵ - ۷۹)

۱۲ ـ غالب کے دو شعر :

بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا

اگر اس طرۂ پر پیچ و خم کا پیچ نکلے

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں

ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگ گراں اور

(جولائی ۱۹۸۷ء   جون ۱۹۸۸ء ، ص ۶۰-۳

۱۳ ـ غالب کے دو شعر :

آہ و جرأت فریاد کہاں

دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا

دل سے تیری نگاہ جگر تک اتر گئی

دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی

کا تجزیاتی مطالعہ

(شمارہ ۳-۴-۵ ، ۱۹۸۹ء ، ص ۱۸۰ - ۱۸۲ (

۱۴ ـ غالب کے دو شعر :

غالب کے اشعار کا تجزیہ

(جنوری ۱۹۹۰ء   جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۰-

۱۵ ـ غالب کے دو شعر :

غالب کے اشعار کا تجزیاتی مطالعہ

ایک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب
خون جگر ودیعت مژگان یار تھا ۔

رخ نگار سے ہے سوز جاودانی شمع
ہوئی ہے آتش گل آب زندگانی شمع

(۱۹۹۵ء ، ص ۷ - ۸)

۹ ۔ حنیف نقوی ، ڈاکٹر :

۱۶ ۔ مرزا غالبؔ کے چار غیر مطبوعہ فارسی خط :

اس مقالے میں غالب کے نام تین صاحب گورنر جنرل نواب مظفرالدولہ اور نواب معین الدولہ کے نام چار غیر مطبوعہ فارسی خطوط کی تواریخ اور تعارف پر ضروری معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں ۔

(۱۹۹۵ء ، ص ۲۲)

۱۰ ۔ خاطر غزنوی :

۱۷ ۔ اردو ادب میں غالبؔ کی انفرادیت :

غالب نے نثر اور شاعری میں نئی روایت قائم کی ۔ غالب نے شاعری کے موضوعات میں وسعت پیدا کی ۔ غالبؔ نہ صرف اپنے زمانے کا شعور رکھتا ہے بلکہ وہ آنے والی تہذیب کا بھی علمبردار ہے ۔ یہی آفاقیت غالب کو انفرادیت عطا کرتی ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹ - ۲۳)

۱۱ - درّانی ، عبدالواحد سردار :

۱۸ - غالب اور ستارہ شناسی :

سردار عبدالواحد درانی کا یہ مقالہ سید صمد حسین رضوی کے مقالے "غالب اور ستارہ شناسی" کے بارے میں ہے - رضوی صاحب نے غالب کو ہیئت و نجوم کا ماہر ثابت کیا ہے جبکہ درّانی صاحب نے مرزا غالب کے اپنے بیانات نقل کرکے علم نجوم سے غالب کی لاعلمی اور ناواقفیت کے ثبوت پیش کئے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۳ - ۲۱

۱۹ - غالب کے کردار محبوبانہ :

غالب ایک آزاد منش ، رند مشرب اور زندہ دل انسان تھے - سردار عبدالواحد درّانی نے ان کے عشقیہ مزاج پر گفتگو کی ہے - انہوں نے مرزا کے خطوط سے اقتباسات دے کر یہ ثابت کر نے کی کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب کا عشق فرضی عشق نہیں بلکہ انہوں نے اپنے خطوط میں ستم پیشہ ڈومنی اور بی مغلانی سے اپنے عشق کا ذکر کیا ہے - مقالہ نگار نے غالب کے خطوط کے حوالے دے کر میر سید غمگین اور ملا عبدالصمد کے ساتھ ان کی محبت کا ثبوت پیش کیا ہے - مرزا غالب نے اپنے اشعار میں خود اپنے عشق میں مبتلا ہونے کا اعتراف کیا ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۹۰ - ۰۲

۱۲ ۔ دسنوی ، عبدالقوی :

۲۰ ۔ غالب سے متعلق چند اہم دریافتیں :

اس مقالے میں " نسخۂ بھوپال ثانی " سے متعلق چھپنے والی تصانیف کی فہرست اور غالب کے بعض قدیم خطوط کی دریافت کے بارے میں تفصیلات پیش کی گئی ہیں ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۳ ۔ ۷۳)

۱۳ ۔ رشید نثار :

۲۱ ۔ غالب کے انقلابی تصور کی ایک زندہ مثال :

غالب نے جس وقت شاعری شروع کی اس وقت تصوّف ، تقدیر وتوکل اور صوفیانہ مضامین شاعری کا موضوع تھے ۔ غالب نے اس دور میں ایک آزاد اورزندہ انسان " کی صورت میں اپنی ذات کو بے نقاب کیا ۔ اس نے مختلف تہذیبوں اور روایات کو اپنی ذات میں سموکر ایک نیا جہان آباد کیا ۔ یہی وجہ ہے کہ جبر اور غلامی کے دور میں بھی اس کی فکر بلندیوں میں محو پرواز رہتی ہے اور شاید ہمارے آزاد معاشرے کا وجود غالب کے ذہن کی دین ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۸۲ ۔ ۸۹)

۱۴ ۔ رضوی ، صمد حسین :

۲۲ ۔ غالب اور ستارہ شناسی :

رضوی صاحب نے اپنے مضمون میں غالب کے اشعار اور خطوط کے حوالے دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ غالب ماہر نجومی تھے اور انہیں ستارہ شناسی پر بھی عبور حاصل تھا ۔ یہ دلچسپ مضمون ہے جس میں غالب کی تحریر کے ایک منفرد اور انوکھے پہلو پر قلم اٹھایا گیا ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۴ ۔ ۲۹)

۱۵ ۔ سحر انصاری :

۲۳ ۔ غالب ۔ دستاویزی فلم :

اس مقالہ میں فلم مرزا غالب پر تیار ہونے والی دستاویزی فلم " غالب " اور اس کے فلمساز خلیق ابراہیم کا تعارف دیا گیا ہے ۔ مجموعی طور پر یہ ایک معیاری فلم ہے جو فلم ساز کی محنت ، ذہانت اور تکنیکی مہارت کا نتیجہ ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۷۵ ۔ ۱۸۴

۱۶ ۔ صدیقی ، شمس الدین ، ڈاکٹر :

۲۴ ۔ غالب اور عہد غالب :

کی تقلید کرنے کے بجائے اپنے تجربات و مشاہدات سے اپنی فکر کو پروان چڑھاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ غالب کا مرتبہ آج بھی اپنے ہم عصر شاعروں سے بلند ہے ۔ آج کے زمانے کا شاعر ہے جو آج کے انسان کے ذہن اور سوچ کا ترجمان ہے ۔

(جنوری ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱ - ۱۸)

۱۷ - ضمیر نیازی :

۲۵ - غالب ، شخص اور شاعر :

یہ کتاب مجنون گورکھپوری کی تقاریر کا مجموعہ ہے ۔ اس میں مجنون گورکھپوری نے غالب کی شخصیت ، عہد ، ان کی فکر اور آنے والے ادوار پر غالب کی شاعری کے اثرات کا جائزہ لیا ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۱ - ۱۹۳)

۲۶ - غالب اور انقلاب ستاون :

غالب اور انقلاب ستاون از ڈاکٹر معین الرحمٰن ، میں چار ابواب قائم کئے گئے ہیں ۔ پہلے باب میں غالب کی فارسی کتاب دستنبو کی وجۂ تالیف ، دوسرے باب میں دستنبو کا اردو ترجمہ ، تیسرے باب میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پیدا ہونے والے حالات و واقعات اور چوتھے باب میں جنگ کے بعد غالب کی فکر میں آنے والی تبدیلی کا جائزہ لیا گیا ہے ۔

۱۸ - ظفرالحسن ، مرزا :

۲۷ - صاحب ، میم صاحب اور بابا لوگ :

یہ مولانا علاؤالدین خان علائی کے نام غالب کا ایک خط ہے - جس مین
مکان کی تبدیلی کا ذکر ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۶۲)

۲۸ - غالب کے گل رنگین :- (مختصر انتخاب)

غالب کے چند منتخب اشعار

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۷۹)

۱۹ - عبدالرّزاق ، ڈاکٹر :

۲۹ - غالبیات کا ایک نادر ذخیرہ

ملتان کے انگریزی ادب کے ایک پروفیسر لطیف الزمان کی ذاتی لائبریری مین
غالبیات سے متعلق کتب کا سرسری تعارف - (اکتوبر ۱۹۷۶ء - مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۵۲-۷)

۲۰ - عرشی ، امتیاز علی خان ، مولانا :

۳۰ - غالب کے خران نا مشخص

اردو شاعری کے اسلوب و ہیئت کے تدریجی ارتقاء سے بحث کی گئی ہے -
مقالہ نگار کے نزدیک اردو شاعری مین الفاظ کی ہیئت معنوی ساخت ،
تشکیل و توسیع اور اصلاح کی مسلسل کوششین ہوتی رہی ہین - یہی

وجہ ھے کہ بہت سے نئے الفاظ رائج ھوئے اور متعدد مستعمل الفاظ

ترک ھوگئے - جس سے زبان مین اصلاح اور وسعت پیدا ھوئی -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷ - ۲۱

۲۱ - علوی ، رشید احمد :

۳۱ - غالب کا شعر فکرو فن کے آئینے مین :

اس مقالے مین مقالہ نگار نے غالب کے مندرجہ ذیل شعر پر تبصرہ کیا ھے :

ع قمری کف خاکستر و بلبل قفس رنگ

اے نالہ ! نشان جگر سوختہ کیا ھے

۲۲ - غالب :

۳۲ - خط کا مضمون :

غالب یادگار کمیٹی بمبئی اور ادارہ یادگار غالب کراچی سے چھپنے والے

غالب کے دواوین مین سے ایسے اشعار منتخب کئے گئے ھین جن مین

خط اور نامہ بر کا ذکر ھے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۶۳ - ۷۱)

خط بنام حکیم ظہیرالدین دھلوی :

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ ء ، ص ۹

۳۳ - خط بنام سکرتر اعظم تامسین گورنر جنرل :

تامسین گورنر جنرل کے نام غالب کا خط (۱۹۹۵ء ، ص ۱۷)

۳۴ ـ خط بنام مظفرالدولہ مرزا سیف الدین تا حیدر خان :

غالب کا خط مظفرالدولہ مرزا سیف الدین حیدر خان کے نام

۳۵ ـ خط بنام نواب معین الدین مرزا زوالفقارالدین :

غالب کا خط

(۱۹۹۵ء)ص ۱۸

۳۶ ـ خط بنام نواب معین الدولہ مرزا زوالفقارالدین :

(۱۹۹۵ء ، ص ۱۹)

۲۳ ـ فاروقی ، نثار احمد :

۳۷ ـ غالب کا نظریہ وجود :

وحدت الوجود کے عقیدہ کو غالبؔ کے نظام فکر میں بڑی اہمیت حاصل ہے ـ

بقول مقالہ نگار :

" غالب کے کلام میں حیرت ، استعجاب ، تشکیک اور استفہام

کا مصدر و منبع دراصل یہی مسئلہ وجود ہے اور اسی عینک

سے وہ اپنے گرد و پیش کی کائنات کو دیکھتے ہیں "

وہ قدم قدم پر رک کر سوال کرتے ہیں ـ یہ استفہامیہ انداز

ہی ان کے افکار کا منبع و مصدر ہے ـ اسی حکیمانہ فکر نے

غالب کو تمام شاعروں پر غالب کردیا ـ

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۷-۲

۲۴ - فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر :

۳۸ - کیا دیوان غالب : نسخۂ امروہہ واقعی جعلی ہے ؟

اپریل ۱۹۶۹ ء مین بھوپال مین دیوان غالب کا جو قلمی نسخہ دریافت ہوا - غالب شناسون مین اس نسخہ کو بڑی قدرو منزلت حاصل ہوئی - بعد کی تحقیقات مین اس کے جعلی ہونے کا گمان بھی کیا گیا - مقالہ نگار نے کمال احمد صدیقی کی کتاب " بیاض غالب ، تحقیقی جائزہ " مین سے چند اہم اور بنیادی نکات بیان کئے جن کی بنا پر مخطوطہ کو جعلی قرار دیا گیا - مقالہ نگار کے خیال مین اس نسخے مین حرفون کی اشکال ، نقاط اور دوسری علامات ایسی ہین جن کا استعمال غالب کے ہان نظر نہین آتا اور اگر ماہرین غالب نے تصدیق نہ کی تو پھر یہ واضح ہے کہ نسخہ جعلی ہے " -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۱

۲۵ - قادری ، خالد حسن ڈاکٹر :

۳۹ - احوال غالب

ڈاکٹر خالد حسن قادری نے غالب کی ولادت ، خاندان ، حلیہ اور شاعری کے بارے مین غالب کی اپنی تحریرون سے ایک مضمون تشکیل دیا ہے -

۲۶ ـ قادری ، حامد حسن :

۳۰ ـ انتخاب غالبؔ (فارسی) :

مقالہ نگار نے غالب کے فارسی کلام کے انتخاب کے ساتھ اشعار کی تشریح بھی کی ہے ـ

(۱۹۸۹ ء ، ص ۱۲۱ ـ ۱۲۹)

۲۷ ـ قریشی ، ابو سعید :

۳۱ ـ غالبؔ کا خط فلک مشتری سے :

یہ فرضی خط ہے جو مصنف نے غالب کی طرف سے لکھا ـ اس خط کی سب سے اہم اور قابل توجہ بات خط کی زبان ہے مصنّف نے غالب کے مخصوص لہجے اور زبان کو پیش نظر رکھا ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۳۰ ـ ۳۲

۲۸ ـ کشفی ، سید ابوالخیر :

۳۲ ـ غالب اور جذبۂ آزادی :

ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نے اس مختصر مضمون میں غالب کے اشعار میں رموز و علائم کی مثالیں دے کر ان کے ہاں جذبۂ آزادی کو بیان کیا ہے ـ

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ ء)
ص ۳۳ ـ ۳۶

٢٩ - کلیم سہرامی :

٣٣ - (غالب اور بنگال) :

مقالے مین غالب کے سفر کلکتہ ، بنگال کے شعراء سے چپقلش ، مثنوی " باد مخالف " لکھنے کی وجہ - کلکتہ مین قیام کے دوران " گل رعنا " کی تیاری ، قاطع برہان کی تدوین و ترتیب ، بنگال مین غالب کے شاگرد ، معاصرین ، ارادت مند اور عصر حاضر مین غالب سے متاثر ہونے والی شخصیات کا ذکر کیا گیا ہے -

(جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ١٠٣ - ١٣٦)

٣٠ - گیان چند ، ڈاکٹر :

٣٤ - غالبؔ کے منسوخ کلام مین سے سو (١٠٠) منتخب اشعار :

مقالہ نگار نے قصائد اور غزلیات پر مبنی غالب کے منسوخ کلام مین سے سو (١٠٠) اشعار کا انتخاب کیا ہے - ان اشعار کا ماخذ " دیوان غالبؔ نسخۂ عرشی " ہے -

(١٩٨٩ء ، ص ٢٠١ - ٢١٢)

٣١ - محسن احسان :

٣٥ - نذر غالبؔ :

محسن احسان نے غالب کی صد سالہ برسی پر غالب کو خراج عقیدت

پیش کر نے کے لیے یہ نظم کہی -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۷۳)

۳۲ - نقوی ، سید قدرت :

۳۶ - غالب کے ایک خط کی تدوین :

خط مذکور میر مہدی مجروح کے نام ہے - مکاتیب غالب کے جو مجموعے

مرتب ہوئے ہیں ، ان میں اس خط کی تاریخ کے بارے میں اختلاف

پایا جاتا ہے - مقالہ نگار نے تعین سن کے لیے مختلف دلائل اور

امور پر روشنی ڈال کر ۲۲ ستمبر ۱۸۶۱ ء کی تائید کی ہے -

(شمارہ ۱۹۸۹ء ، ص ۱۸۳ - ۲۰۰)

۳۷ - انتخاب دیوان غالب از مولانا امتیاز علی خان عرشی :

سید قدرت نقوی لکھتے ہیں کہ اس انتخاب کو مولانا امتیاز علی

خان عرشی نے اپنے مرتبہ دیوان غالب میں " گنجینۂ معنی " کے

نام سے شامل کیا ہے - یہ کلام مختلف مخطوطات کے ساتھ ساتھ

گل رعنا ، نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ شیرانی میں بھی موجود ہے -

لیکن مطبوعہ کلام غالب میں کہیں موجود نہیں -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۲

۲

دوسرا باب :

شخصیات و ادبیات : (۱)

یہ باب " شخصیات و ادبیات " کے عنوان سے ہے ۔ اس حصّے میں ادب پر جامع اور فکر انگیز مضامین بھی ہیں اور ادبی شخصیات کی ذات اور فن پر اہم اور قابلِ قدر مقالات بھی ۔ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۹۵ء تک چھپنے والے شماروں میں شخصیات و اَدبیات سے مُتعلق تمام مقالوں کے حوالے اور خُلاصے اس حصّے میں جمع کئے گئے ہیں ۔ مقالہ نگاروں نے ادبی شخصیتوں کے فکروفن کے ساتھ اُن کے حالات اور روزمرّہ زندگی کے واقعات بھی دلچسپ انداز میں تحریر کئے ہیں ۔ شخصیات پر مضامین کے علاوہ اس باب میں اَدب کے مُتنوّع موضوعات پر بھی بہت سی کام کی چیزیں آگئی ہیں اِس لئے مقالے کا یہ حصّہ خُصوصی اہمیت کا حامل ہے اِس حصّہ میں ایک سو دس (۱۱۰) اہلِ قلم کے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) سے زیادہ مقالات کے خُلاصے مُرتّب ہوئے ہیں ۔

۱ ـ ابو ظفر عبدالواحد :ـ

۱ـ اقبال کا شاعرانہ فلسفہ

غالب کے بعد اقبال پہلا شاعر ہے جس نے شاعری
کو لفظوں کے ساحرانہ طلسم سے نکال کر زندگی کا فلسفیانہ تصور
پیش کیا ـ کوئی بھی شاعر اپنے عہد کے گرد و پیش سے بے خبر
نہیں رہ سکتا ـ اقبال بھی ہندوستان کے حالات کی سنگینی سے
افسردہ تھے ـ سیاسی تحریکیں زوروں پر تھیں ـ ان حالات میں
اقبال نے وطنیّت اور قومیّت کا تصوّر پیش کیا ـ " تصویر درد "
اور " ترانہ ہندی " جیسی نظمیں اس سلسلے کی کڑیاں ہیں ـ
بیسویں صدی میں اقبال نے انگلستان کا دورہ کیا اور یورپ کے
تمدّن کا گہرا مطالعہ کیا ـ جس سے ان کی فکر میں ایک
انقلابی تبدیلی پیدا ہوئی اور وہ مغربی تمدّن سے متنفّر ہوگئے
انہوں نے وطنیت کی بجائے ملّت کا تصور پیش کیا اور مسلمانوں
کی عظمت رفتہ کے گیت گا کر مسلمانوں کی جانب راغب ہوئے ـ
اسلامی اقدار کے احیاء کے لیے انہوں نے مسلمانوں میں جذبہ اور
عزم پیدا کیا ـ ان کے نزدیک تمام مسائل کا حل اسلام میں ہے
جو عالمگیر مذہب ہے ـ وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی زندگیاں

اسلام کے سانچے میں ڈھل جائیں وہ تمام عمر اپنے فلسفیانہ افکار
کی تبلیغ میں مصروف رہے یہی ان کی شاعری کی معراج ہے -
(اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۶۰ - ۶۷)

۲ - احمد رئیس :-

۲ - افق اجمیری

افق اجمیری علمی و ادبی گھرانے سے تعلق رکھتے
تھے - ان کے والد بھی شعر و ادب کا بہت اچھا ذوق رکھتے
تھے اس لیے شاعری کا شوق انہیں ورثے میں ملا - افق صاحب
قادرالکلام شاعر تھے اور بقول مقالہ نگار افق صاحب اجمیر کے
تمام شعراء میں ایک منفرد آواز رکھتے تھے - مقالے میں ان کے
کلام کے نمونے بھی پیش کیے گئے ہیں -
(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص ۲۲۹ - ۳

۳ - احمد ہمدانی :-

۳ - فیض کی شاعری

فیض کی نظموں اور غزلوں کا تجزیہ کرتے ہوئے
مقالہ نگار نے بتایا ہے کہ فیض کی شاعری عشقیہ شاعری ہے -
ان کے ہاں حسن و عشق کے معاملات کا بیان ہے وہ رومانوی شاعر
ہیں لیکن رومانوی شاعری میں بھی وہ زندگی کی حقیقتوں

کو نظر انداز نہیں کرتے ۔ ان کی نظر زندگی کے اجتماعی

مسائل ، بھوک ، افلاس اور سماجی پستی میں جکڑ ے ہوئے

انسانوں پر رہتی ہے ۔ ان کا یہی سماجی شعور ان کی شاعری

کی سب سے منفرد خصوصیت ہے ۔ ان کی نظموں میں سیاسی

واقعات و تصورات کا بیان رومانی نظموں سے پیوست نظر

آتا ہے انہوں نے ایسا لہجہ اختیار کیا ہے جو دونوں کیفیات کو

بیان کرتا ہے ۔ سماجی شعور ، سیاسی بصیرت اور رجائیت

ہی فیض کی شاعری ہے ۔ مقالہ نگار نے فیض کے اسلوب پر

بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فیض نے پرانے استعاروں کو نئے

معنی و مفاہیم عطا کیے ۔ فیض کا ایک منفرد انداز ہے اور یہ

انداز ہی انہیں عہد آفرین شاعر بناتا ہے ۔

(جولائی ۱۹۸۷ء — جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۴۷—۱۷۹)

۴ ۔ اختر راہی :

۴ ۔ امیر خسرو ۔ بحیثیت مورّخ

امیر خسرو کے دور میں مسلمانان ہند سیاسی اعتبار سے ترقی

و عروج کی منازل طے کر رہے تھے ۔ امیر خسرو کی شاعری

اور نثر اپنے عہد کی ترجمان ہے ۔ ان کی مثنویوں میں اس

دور کے سماجی و عمرانی حالات و واقعات کا گہرا مشاہدہ

ملتا ھے ۔ " جواھر خسروی " ، " مفتاح الفتوح " ، خزائن الفتوح " ، عشقیہ ، " مثنوی سپہر اور " تغلق نامہ " جیسی تصانیف امیر خسرو کے مورخ ھونے کا ثبوت ھیں ۔ امیر خسرو نے نہایت تفصیل کے ساتھ اپنے عہد کی منظوم و منثور تاریخ لکھی ۔ بقول مقالہ نگار ان کی مثنویاں اپنے عہد کی عکاس ھیں ۔

(جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٢٠٧ - ٢١٥)

ہ ۔ آزاد جگن ناتھ :۔

۵ ۔ جاوید نامہ

زیر نظر مقالہ علامہ اقبال کے فارسی کلام کے مجموعہ " جاوید نامہ " پر چھپنے والی جگن ناتھ آزاد کی کتاب کے دیباچہ کا ایک حصہ ھے ۔

(جولائی ستمبر ١٩٧٦ء ، ص ١٩ - ٢٥)

٦ ۔ دیباچہ جاوید نامہ

جگن ناتھ آزاد نے علامہ اقبال کی کتاب " جاوید نامہ " کا ترجمہ کیا ۔ کتاب کی طباعت سے پہلے جگن ناتھ آزاد نے رسالہ " غالب " کے لیے اس کا کتابی کا دیباچہ ارسال کیا ۔

(اکتوبر ١٩٧٦ء مارچ ١٩٧٧ء ، ص ٤٣ - ٢

۷ - ظفر کی شاعری اور میں

جگن ناتھ آزاد نے بہادر شاہ ظفر کی شاعری سے مثالیں دے کر اس بات کو غلط ثابت کیا ہے کہ بہادر شاہ ظفر کے تین دیوان ذوقؔ کے ہیں - مقالہ نگار کے نزدیک ظفر کے اسلوب پر ذوق کے کلام کا اثر قدرتی بات ہے کیونکہ ذوقؔ، ظفرؔ کے استاد تھے لیکن اس کے باوجود دونوں کی شاعری میں بہت کم مماثلت پائی جاتی ہے - ذوقؔ کی زمینوں میں ظفر کی بہت کم غزلیں ملتی ہیں - بہادر شاہ ظفر کے کلام کی ایک منفرد جہت یہ ہے کہ انہوں نے ہندی اور پنجابی زبان کے الفاظ اردو میں استعمال کیے -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ص ۳۵۲ - ۳۵۹

۲ - ارسلا روش :-

۸ - امراؤ جان ادا کا جرمن ترجمہ :

ارسلا روش سوئٹزرلینڈ کی رہنے والی ہیں - انہوں نے اردو ادب کے کلاسیکی ناول " امراؤ جان ادا " کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور آخر میں فرہنگ بھی مرتب کی ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۰ - ۲۱۳)

۷ ـ اشفاق حسین :-

۹ ـ اقبال اور انسان

انسان باعث تخلیق کائنات ہے ـ انسان کو اللّٰہ نے خلافت کا منصب عطا فرمایا ہے ـ اقبال کے نزدیک جب انسان خودی کی منزلیں طے کر لیتا ہے تو وہ نیابت الٰہی کے منصب پر فائز ہوجاتا ہے مقالہ نگار نے اقبال کی فکر میں انسان کے مرتبہ و مقام پر گفتگو کی ہے ـ اقبال کی فکر میں انسان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ـ اور انسان کے مقام سے باخبر ہونا ہی ان کے نزدیک فلسفۂ حیات ہے ـ

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷ - ۳۵)

۸ ـ اشک اوپندر ناتھ :

۱۰ ـ آئینے کے سامنے

اس غیر مطبوعہ مضمون میں اشک نے اپنی فطرت ، کردار ، عادات اور ذات کے ڈھکے چھپے گوشوں سے اس طرح نقاب اٹھایا ہے کہ ان کا پورا سراپا آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے

(۱۹۹۵ء ، ص ۲۰۳ - ۲۲۰)

۱۱ ـ یادیں رفتہ زمانوں کی

اس مضمون میں اشک نے ن م راشد سے اپنے ذاتی

تعلقات ، ان کی شخصیت ، شاعری اور ان سے تعلقات کی

کشیدگی کا تفصیل سے ذکر کیا ہے - اس کے ساتھ ساتھ ریڈیو

مین ملازمت کے دوران ان کے تعلقات جن اہل قلم اور

شاعر حضرات سے رہے ، ان کا بھی ذکر کیا ہے جن مین

کرشن چندر ، اخترالایمان اور میرا جی وغیرہ شامل ہین -

اشک کا انداز بیان بے باک اور بے ساختہ ہے -

(١٩٩٥ ء ، ص ٢٢١ - ٣٠٢)

١٢ - بلونت سنگھ : شخصیت اور فن :-

اس مقالے مین اوپندر ناتھ اشک نے بلونت سنگھ

کی شاہکار کہانیون اور افسانون پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے

اسے ایک عظیم فنکار اور بلند پایہ افسانہ نگار قرار دیا

ہے - بلونت سنگھ ایک نابغۂ روزگار شخصیت تھے - بقول

مقالہ نگار ، اپنے ہم عصرون مین ان کا مقام سب سے بلند ہے -

(١٩٩٥ ء ، ص ٣٠٣ - ٣٢٧)

١٣ - آگرے کا شاعر اور آگرہ بازار :

اس مقالے مین اشک نے الہ آباد مین اسٹیج کئے

جانے والے ڈرامہ " آگرہ بازار " پر تنقیدی نقطہ نظر سے

بحث کی ھے ۔ اس ڈرامہ مین منظور اکبر آبادی کی شاعری کے
موضوعات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ھے ۔ مقالہ
نگار کے نزدیک اس ڈرامہ کے خیال کو پیش کر نے کے لئے قابل
ڈرامہ نگار کی ضرورت تھی ، صرف تماشا دکھانے والون کی نہین ۔

(۱۹۹۵ء ، ص ۳۲۸ - ۳۶۰)

۹ ۔ اظہر ، غلام حسین :-

۱۴ - فکر فیض

فیض سے کئے گئے انٹرویو مین ترقی پسند تحریک ،
کلچر ، نئی نسل ، عبداللہ ھارون کالج سے ان کی وابستگی ،
ادبی انجمن ، ادارہ یادگار غالب ، راولپنڈی سازش کیس کے
بارے مین سوالات اور ان کے جوابات شامل ھین ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۲ - ۱۳۵)

۱۰ ۔ آفتاب احمد خان ، ڈاکٹر :-

۱۵ - اقبال کی تلمیحات

تلمیحات کسی قوم کی تاریخی ، تہذیبی اور ثقافتی
روایات کا حصّہ ھوتی ھین ۔ اقبال کی نظر چونکہ امروز وفردا
کے ساتھ ماضی پر بھی تھی ۔ اس لیے اقبال کے ھان تلمیحات
کا استعمال اسلامی ، تاریخی اور مذھبی روایات سے وابستہ

ہے ۔ اقبال کے ہاں تلمیحات ایک خاص معنی و مفہوم میں استعمال ہوئی ہیں ۔ مقالہ نگار نے اقبال کے اشعار کی مثالیں دے کر ان کے ہاں استعمال ہونے والی تلمیحات کی وضاحت کی ہے اس کے ساتھ تلمیح کی تعریف اور مفہوم کو بھی بیان کیا گیا ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۹ - ۴۷)

۱۶ - لب پہ حرف غزل دل میں قندیل غم

ڈاکٹر آفتاب احمد خاں نے فیض کے مختلف مجموعوں سے مثالیں دے کر ان کی شاعری کا جائزہ لیا ہے ۔ ان کے بقول " حسن آفاق کی محبت ، جمال لب و رخسار کی محبت ، دیس پردیس کے یاران قدح خوار کی محبت اور ان پر اعتماد اپنے مسلک پر یقین اور ایک رجائی نقطہ نظر یہ وہ عناصر ہیں جن سے فیض کے فکرو احساس کی دنیا ترتیب پاتی ہے ۔ زیر نظر مضمون میں فیض کی شاعری میں استعمال ہونے والی علامات ، اصطلاحات ، مرکبات ، موسیقیت ، غنائیت اور دوسرے فنی محاسن سے بھی بحث کی گئی ہے ۔

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۹۳ - ۱۱۷)

۱۷ - خواجہ منظور حسین اور محمد حسن عسکری

ڈاکٹر آفتاب احمد خان نے اس مختصر مضمون میں خواجہ منظور حسین اور حسن عسکری کے درمیان چپقلش پر اظہار خیال کیا ہے -

(۱۹۸۹ء ، ص ۳۱۸ - ۳۲۰)

۱۸ - غلام عباس کی یاد میں

یہ شخصی خاکہ غلام عباس کی شخصیت اور ان کی زندگی پر ایک خوبصورت تحریر ہے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۲۵ - ۱۷۵

۱۱ - اکبر حیدری ، ڈاکٹر (کاشمیری) :-

۱۹ - دیوان میر کا قدیم ترین مخطوطہ

دیوان میر کے قدیم ترین مخطوطے پر یہ معلومات افزا مقالہ ہے -

(۱۹۸۹ء ، ص ۹۵ - ۱۲۰)

۱۲ - آمنہ خاتون ، ڈاکٹر ، پروفیسر :-

۲۰ - مولانا عرشی

(ادب میں حق و صداقت کی قابل رشک مثال)

مولانا امتیاز علی خان عرشی نہ صرف اعلیٰ پایہ ادیب اور نقاد ہیں بلکہ راست گو اور حق شناس انسان بھی ہیں - ان کی شخصیت کی طرح ان کی تحریروں میں بھی اعتدال و توازن پایا جاتا ہے - مولانا کی وسعت علمی اور تحقیقی و تنقیدی کاوشوں سے کون انکار کرسکتا ہے لیکن مولانا نے خودکو کبھی غلطیوں سے مبرا نہیں سمجھا اور وہ اپنی غلطیوں کی نشاندھی پر ضبط و تحمل سے کام لیتے تھے - یہی وجہ ہے کہ وہ بلند مرتبہ انسانوں اور ادیبوں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں -

(جنوری مارچ ۱۹۸۶ء ، ص ۲۳۹ - ۲۵۹)

۱۳ - آمنہ شفق :-

۲۱ - عکس کھو جائیں گے آئینے ترس جائیں گے

آمنہ شفق نے فیض احمد فیضؔ سے ملاقات اور یادوں کو رقم کیا ہے - یہ مضمون صرف تأثرات کا مجموعہ نہیں بلکہ فیض صاحب کی شخصیت کا ایک اچھا عکس بھی ہے -

۱۴ - امین الرحمٰن :-

۲۲ - فیض کا کلام موسیقی کے روپ مین

اس مقالے مین فیض کی شاعری مین موسیقیت اور غنائیت

پر گفتگو کی گئی ہے - غنائیت کے لحاظ سے فیض کا کلام

مقالہ نگار کے نزدیک فارسی اور مغربی شعراء کے کلام سے بھی

بلند مرتبہ پر نظر آتا ہے - طربیہ انگیز ترنم اور غنائیت نے ان

کے کلام کی تاثیر کو بڑھا دیا ہے - یہی وجہ ہے کہ تمام

شعراء سے زیادہ فیض کا کلام موسیقی کے قالب مین ڈھالا

گیا - ان کے کلام کے لانگ پلے ریکارڈ بھی تیار ہوچکے ہین -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۵۷ - ۶۲)

۲۳ - مثنوی معنوی کی طرز

اس مقالے مین امین الرحمٰن نے مولانا روم کی مثنوی

پر موسیقی کے حوالے سے بحث کی ہے - مثنوی کے اشعار

کو ابتداء ہی سے ترنم مین گایا جاتا رہا ہے - مقالہ نگار

نے مثنوی کے آہنگ کی وضاحت کے لیے اس کی بحرون اور

وزن کو بیان کیا ہے - مثنوی کسی خاص تال مین نہین لیکن

اس کے آہنگ کو آہنگ معترا کہا جاسکتا ہے - مقالہ نگار نے

مثنوی معنوی کی قدیم طرز کو مغربی موسیقی کی املا میں بھی

بیان کیا ہے ۔ یہ ایک دلچسپ اور اہم مقالہ ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹ - ۲۲۸)

۲۴ - غزل کی گائیکی

غزل کی گائیکی کی تاریخ پر یہ ایک معلومات افزا

مقالہ ہے ۔ مقالہ نگار نے بہت دقّت نظری اور محنت سے

غزل گائیکی کے ارتقاء ، فروغ اور موسیقی کی اصطلاحات

پر بحث کی ہے جو مقالہ نگار کی محنت اور ژرف نگاہی کا

ثبوت ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۵ - ۱۲۳)

۱۵ - انتظار حسین :-

۲۵ - شیخ صاحب

انتظار حسین نے چند واقعات بیان کرکے شیخ

صلاح الدین صاحب کی شخصیت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں

کو اجا گر کر نے کی کوشش کی ہے ۔ مقالہ نگار کے قلم نے ان

تمام واقعات کو سمیٹ لیا ہے جن سے شیخ صاحب کی سیرت و

کردار اور دوسری خوبیوں پر روشنی پڑتی ہے ۔

(۱۹۸۹ء ، ص ۳۰۰ - ۳۰۸)

۲۶ ـ تیرے بعد تیری بتیاں

یہ مضمون خود شناسی اور خود تنقیدی کی ایک
اچھی مثال ہے ۔

(۱۹۹۵ ء ، ص ۹۰ ـ ۹۳)

۲۷ ـ امیر خسرو ! ایک لیجنڈ

دو تہذیبوں کے سنگم نے امیر خسرو جیسی شخصیت
کو جنم دیا ـ امیر خسرو کی نہ صرف شخصیت میں تنوع تھا
بلکہ شاعری میں بھی موضوعات کا تنوع ملتا ہے ـ انہوں
نے دربار ، خانقاہ اور کوچہ و بازار میں ہر جگہ زندگی
کے رنگوں کو اپنے اندر سمولیا تھا ـ شخصیت اور شاعری کی
اس رنگا رنگی نے ہی اس کو لیجنڈ کی حیثیت دی ہے ـ

(۱۹۹۵ ء ، ص ۹۴ ـ ۹۹)

۱۲ ـ انصاری ، حیات اللہ :ـ

۲۸ ـ افسانوی اصناف ادب

مقالہ نگار کے نزدیک افسانوی ادب کو ادب سے
خارج نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہر صنف کی اہمیت اپنی جگہ
مسلّم ہے ـ یہ اصناف انسان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتی ہیں

انسان کی ذھنی ، جذباتی اور نفسیاتی تربیت میں یہ اصناف
اھم کردار ادا کرتی ھے -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۳۵- ۳۵۱)

۱۷ - انصاری ، غلام مصطفٰی اسماء :-

۲۹ - بخاری صاحب کی زبان دانی

مقالہ نگار کے نزدیک بخاری صاحب کی مادری
زبان اردو نہ تھی - لیکن اس کے باوجود اردو زبان کے
رموز و نکات پر انھیں عبور حاصل تھا - لفظوں کا تلفظ
تذکیر و تانیث کے مطابق الفاظ کا استعمال اردو قواعد
اور قدیم اردو مین الفاظ کی ساخت کے بارے مین وہ بخوبی
جانتے تھے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۹۷ - ۱۰۰)

۱۸ - بخاری ، زیڈ اے (ذوالفقار علی) :-

۳۰ - علامہ راشدالخیری

اس مختصر مضمون مین بخاری صاحب نے بتایا ھے
کہ وہ علامہ راشدالخیری کے ناول کا کچھ حصہ ہر ہفتے
ریڈیو کے پروگرام مین پڑھتے - جس سے انھین ملک گیرشہرت

حاصل ہوئی ۔ بخاری صاحب کے نزدیک شہرت کی وجہ
ان کے پڑھنے کا انداز نہیں بلکہ علامہ صاحب کا داول تھا ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۳۹)

۳۱ ۔ آصف اقبال اور حدیث

بخاری صاحب واقعہ اور کردار کی داھمواری
سے مزاح پیدا کرتے ھیں ۔ ان کے مزاح میں اچھوتا پن نظر
آتا ھے ان کی تحریروں میں تلخی نہیں بلکہ انہوں نے
خالص مزاح کا انداز اختیار کیا ھے ۔ زیر نظر مضمون بھی
ان کے خالص مزاح کی اچھی مثال ھے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۰ ۔ ۷۲)

۳۲ ۔ امیر خسرو اور غالب

امیر خسرو کو اپنے استاد حضرت نظام الدین اولیاء
سے جو عقیدت تھی بخاری صاحب نے اسی طرح کی عقیدت و
محبت کا اظہار اردو کے نامور شاعر غالب سے کیا ھے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۳ ۔ ۱۰۲)

۳۳ ـ مولانا حسرت موہانی

حسرت کی شاعری ان کی شخصیت کی آئینہ دار ہے ـ طبیعت کی سادگی ، درویشی و قلندری اور قناعت حسرت کی زندگی کا مسلک تھا اور رنگینی و شاہانہ سج دھج اور البیلا پن ان کی شاعری کا رنگ ہے ـ اس منکسرالمزاج شاعر کا کلام تنوع اور ہمہ گیری کے باعث آنے والی صدیوں میں بھی شگفتہ و تازہ رہے گا ـ

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۵ - ۱۱۰)

۳۴ - میر تقی میر

اس مقالے میں بخاری صاحب نے میر تقی میر کی زندگی کے مختلف واقعات کی مثالیں دے کر ان کی خود پسندی اور خود داری کو بیان کیا ہے ـ

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۱ - ۱۱۹)

۳۵ - سائل دہلوی

بخاری صاحب نے سائل دہلوی کی شخصیت کے ساتھ اپنی عقیدت و ارادت مندی کو لفظوں کا جامہ پہنایا ہے ـ

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۰ - ۱۲۲)

۳۶ - مرزا یگانہ

بخاری صاحب نے ایک واقعہ بیان کرکے بتایا ہے کہ مرزا یگانہ اگرچہ غالب کے خلاف بہت کچھ کہتے تھے لیکن ایک مرتبہ غالب کے فارسی اشعار سن کر آبدیدہ ہوگئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کی غالب دشمنی محض دنیا کے سامنے تھی لیکن شاید دل سے وہ بھی غالب کے معتقد تھے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۲)

۲۰ - پا شا رحمٰن :-

۳۷ - اقبال کی مکالمہ نگاری

اس مقالے میں اقبال کی مکالماتی نظموں کی مثالیں دیتے ہوئے ان کی مکالمہ نگاری پر گفتگو کی گئی ہے - بہت سی نظمیں جن میں مکالمے کا انداز اختیار کیا گیا ہے اس میں انہوں نے اخلاقی درس دیا ہے - اقبال نے کرداروں کے درمیان گفتگو سے اپنا نظریۂ حیات بیان کیا - اسلامی تعلیمات و نظریات کی تبلیغ ان کی زندگی کا مقصد تھا - اسی لئے انہوں نے مکالماتی انداز اختیار کیا اور کرداروں کی گفتگو سے اپنے مقصد کی تبلیغ کی -

(اقبال نمبر ۱۹۷۷ء ، ص ۲۸ — ۵۲)

۲۱ ـ پطرس بخاری :-

۳۸ ـ دیباچہ گلبانگ میر ولی اللہ

میر ولی اللہ (ایبٹ آباد) کے شعری مجموعے گلبانگ

پر پطرس بخاری کا دیباچہ (اکتوبر دسمبر ۱۹۷۶ء ـ جنوری مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۸۳-۸۸)

یوزشی ، وحیدالدین خان :

بخاری در بخاری

بخاری صاحب کی ہمہ جہت شخصیت پر لکھا گیا ایک خوبصورت

مضمون جس میں مصنف نے ان کے گوناگون شخصی اوصاف پر

بات کی ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۱ ـ ۱۳۲)

۲۲ ـ تابش دہلوی :-

۳۹ ـ بڑا آدمی

مقالہ نگار بخاری صاحب اپنے مختلف الجہت

کردار کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۶۳ ـ ۶۲)

۳۰ - خدا مجدون کو بخشے ، مرگیا

مقالہ نگار کے نزدیک بخاری صاحب جیسے انسان اپنی
ہمہ جہت شخصیت ، ذہانت اور اعلیٰ علمی و ادبی ذوق کی
بنا پر مر کر بھی زندہ رہتے ہیں -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۰- ۱۰۲)

۲۳ - تبسم کاشمیری :-

۳۱ - میرا جی روپ بہروپ

مصنف کے نزدیک میرا جی کی شاعری کو ہمیشہ
ان کی بکھری ہوئی شخصیت کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی گئی لیکن اس
شخصیت کے اندر محبت کا جو سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے ، اس پر کسی کی
نظر نہیں گئی - مقالہ نگار کے بقول محبت ان کی زندگی اور فن کا
بنیادی استعارہ ہے - زندگی میں حرکت کا عمل جاری ہے - مگر میرا جی کے
دل میں ایک ہی جذبہ مستحکم ہے وہ ہے محبت کا جذبہ -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۱۹۷- ۰۲

۲۴ - جعفر عباس :-

۴۲ - خسرو شیرین بیان

امیر خسرو جامع صفات شخصیت تھے وہ نہ صرف شاعر اور نثر نگار تھے بلکہ وہ موسیقار اور مورخ بھی تھے - انہیں ھندی اور فارسی زبان پر عبور حاصل تھا - انہون نے عام بول چال کی زبان مین دوھے ، کہہ مکرنیان اور پہیلیان لکھین - انہوں نے ساز اور راگ ایجاد کیے - متنوع اور پہلو دار شخصیت کی وجہ سے وہ آج بھی لوگون کے دلون مین زندہ ھین - بقول مقالہ نگار " ان کی طرح کے انسان صدیون مین ایک بار پیدا ہوتے ھین لیکن ایک دفعہ دنیا مین آنے کے بعد پھر ھمیشہ ھمارے ساتھ رہتے ھین " -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۳ - ۲۰۵)

۲۵ - جعفری ، سید غلام حسین :-

۴۳ - ھمہ صفت بخاری صاحب

بخاری صاحب اعلیٰ صفات کا پیکر تھے - انسان دوستی ، علم دوستی ، مذھب سے لگاؤ اپنے کام سے لگن اور ھزار ھا ایسی صفات ھین جن کا مقالہ نگار کے نزدیک احاطہ کرنا مشکل ھے -

۲۶ - جعفری ، نورالحسن :-

۳۴ - صادقین : کچھ یادین

جعفری صاحب نے ذاتی تعلقات کے حوالے سے اپنی یادون کو سپرد قلم کیا ھے - صادقین جیسی نابغۂ روز گار شخصیّت کی زندگی کے مختلف واقعات کا انتخاب کرکے مقالہ نگار نے ان کی شخصیت ، سیرت و کردار اور عادات و مشاغل کے بارے مین معلومات بہم پہنچائی ھین - یہ ایک قابل قدر شخصی مضمون ھے -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۰۰ - ۲۳۱

۲۷ - جلیل قدوائی :-

۳۵ - حیات مستعار

حیات مستعار جلیل قدوائی کی آپ بیتی ھے - اس آپ بیتی کا پہلا حصہ کتابی شکل مین منظر عام پر آیا اور دوسرا حصہ رسالہ " غالب " کے شش ماھی رسالے مین شائع ھوا اس آپ بیتی مین انھون نے اپنے تجربات و مشاھدات کے حوالے سے واقعات کو اس طرح بیان کیا ھے کہ ایک عہد کی تہذیب و معاشرت کی پوری تصویر آنکھون کے سامنے آ جاتی ھے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۸۹ - ۳۰۰

۲۸ - حرمت الاکرام :-

۳۶ - فیض خوشدوا

فیض کے شعری مجموعون سے مثالین دیتے ہوئے

مقالہ دگار نے فیض کی شاعری کے شعری محاسن پرگفتگو کی ہے

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۸۰ - ۲۹۲)

۲۹ - حقی ، شان الحق :-

۳۷ - سر وادئی سینا کی غزلین

شان الحق حقی نے " سر وادئی سینا " کی غزلون کا

تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اسے روایت اور جذبات کی شاعری کہا ہے

کیونکہ ان کے نزدیک فیض روایت سے کبھی دامن نہ چھڑا سکے -

ان کی اکثر غزلین ایسی ہین کہ اگر ان کو کلاسیکی شاعرون کے

کلام مین رکھ دیا جائے تو فرق محسوس نہین ہوتا لیکن فیض نے چونکہ

روایت کی پابندیون کو قبول نہ کیا لیکن جذبات پر روایت کی

گرفت تھی اس لیے فیض نے ان دونون مین ایک خاص توازن قائم

رکھا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۵۶ - ۲۶۰)

۳۸ - پیسر روشن ضمیر

یہ ایک شخصی مضمون ہے جس مین مصنف نے اپنی محبوب

۳۰ ۔ حمزہ فاروقی ، محمد :۔

۴۹ ۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی

مقالہ نگار نے چشتی صاحب کی شخصیت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ اس کا پورا سراپا نظروں کے سامنے آجاتا ہے ۔ مقالہ نگار کے نزدیک " مولانا ایک حساس اور درد مند دل کے مالک تھے انہیں مسلمانوں کی عمومی اخلاقی پستی سے بہت دکھ تھا ۔ بے پناہ مذہبیت کے باوجود ان میں نہ تو فرقہ وارانہ تعصب تھا اور نہ تنگ نظری تھی " ۔

(۱۹۸۹ء ، ص ۳۲۶ ۔ ۳۳۲)

۳۱ ۔ حمید نسیم :۔

۵۰ ۔ سہیل احمد خان (تازہ لہجے اور نئی علامتوں کا شاعر)

سہیل احمد خان کا اسلوب اور لہجہ اپنے ہم عصروں سے منفرد ہے ۔ انہوں نے نئی نئی تراکیب وضع کیں ۔ مروجہ تراکیب ، مستعمل الفاظ اور پرانے لہجہ سے ہٹ کر دیا اور منفرد انداز اختیار کیا ۔

(۱۹۹۵ء ، ص ۱۰۷ ۔ ۱۳۸)

۳۲ ـ حنیف فوق ، ڈاکٹر :

۵۱ ـ تجدید یا تحدید

ادب و شاعری اور علوم و فنون کسی نہ کسی صورت میں زندگی کی تجدید کرتے ھیں ـ ادیب ، نقاد ، فلسفی اور ماہرین علوم کی فکر کا دائرہ اسی وقت وسیع ھوتا ھے جب وہ سماجی ماحول کے ادراک کی حامل ھو ـ گرد و پیش کے حالات اور اپنی تہذیب سے آگہی سے ھی نئے خیالات پیدا ھوتے ھیں ـ علم ، مذھب اور ادب نے ھمیشہ زندگی کی راہ پر نئی مشعلیں روشن کی ھیں ـ بقول مقالہ نگار " شاعر ، نقاد اور فلسفی ھوں یا سیاسی ، سماجی اور سائنسی علوم کے ماھر ، ان کے اقدار و معیارات اپنے وقت ، اپنے تہذیبی ماحول اور اپنے مدارج ترقی سے منسلک ھوتے ھوئے بھی پیش بینی کی صفت سے معمور ھو کر ھی زندگی کے سرمائے میں اضافے کا باعث بنتے ھیں "ـ

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۲۰ ـ ۲۸

۳۳ ـ حیدر حسن مرزا آغا :ـ

۵۲ ـ اقبال

اس مختصر مقالہ میں اقبال کی شخصیت اور شاعری کے محاسن

۳۴ - خامہ بگوش :-

۵۳ - اکاسی [۸۱] برس کا جوان رعنا

بے ساختہ اور شگفتہ انداز میں اوپندر ناتھ اشک
کا خاکہ کھینچا گیا ہے - مصنف نے اشک کی شخصیت کی
مختلف جہتوں کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے -

(۱۹۹۵ء ، ص ۱۹۲ - ۱۹۵)

۳۵ - خدیجہ بیگم :-

۵۴ - یادوں سے معطّر

فیض کی سحر انگیز شخصیت کے متعلق مصنفہ کے
تاثرات پر مبنی مضمون -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۶ - ۱۸۶)

۳۶ - دسنوی ، عبدالقوی :-

۵۵ - خط نگاری

اس مقالہ میں خط نگاری کے فن پر مختلف حوالوں
سے بحث کی گئی ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۶۵ - ۷۱)

۳۷ ـ دوار کا راس شعلہ :-

۵۶ - ھری چند اختر

اس مقالہ مین مقالہ نگار نے اپنی محبوب ھستی کے شخصی خصائص کا بھر پور احاطہ کیا ھے -

(۱۹۸۹ ء ص ۲۹۳ - ۲۹۹)

۳۸ ـ دیوندر ستیار تھی :-

۵۷ - ڈاچی کا فنکار

اوپندر ناتھ اشک کی پچاسوین سالگرہ کے موقع پر لکھے گئے اس مضمون مین مضمون نگار نے ان کی افسانہ نگاری پر بات کی ھے - ان کے نزدیک اشک ایک ایسا فنکار ھے جو مسلسل محنت پر یقین رکھتا ھے - اشک نے معاشرے کے متوسط طبقے کو اپنے افسانون اور ناولون کا موضوع بنایا ھے - متوسط اور نچلے طبقے کی تہذیب و تمدن کی تصویر انہون نے بڑی مہارت سے کھینچی ھے -

(۱۹۹۵ ء ، ص ۱۶۰ - ۱۶۷)

۳۹ ـ رحمٰن ، آئی اے :-

۵۸ - ھماری تاریخ فیض کے شعر مین

کسی بھی قوم کی تاریخ کو جاننے کے لیے اس کے ادب کا

مطالعہ ضروری ہے ۔ کیونکہ اس کے ادب سے ہی اس کی تاریخ
مرتب ہوتی ہے ۔ مقالہ نگار کے نزدیک جب ہماری آنے والی
نسلیں ہماری تاریخ کے حقائق کو جاننا چاہیں گی تو یہ حقائق
انہیں اخبار یا تاریخ کی کتابوں سے معلوم نہ ہوں گے بلکہ فیض
کی شاعری سے پاکستان کی مستند تاریخ معلوم ہوگی ۔
تقسیم ہند کا واقعہ ، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ یا سقوط
مشرقی پاکستان غرض کہ تاریخ کے تمام ابواب ان کی شاعری میں
مل جائیں گے ۔

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۳۸ - ۱۵۹

۵۹ - فیض کا عشق

زیر نظر مقالے میں آئی اے رحمٰن نے فیض کی شاعری
کی مثالیں دیتے ہوئے ان کی عشقیہ شاعری پر بحث کی ہے ۔ مقالہ
نگار کا کہنا ہے کہ فیض کے ہاں عشق صرف چاہت کے مفہوم میں
نہیں آیا بلکہ یہ انوکھے اور نرالے معنی رکھتا ہے ۔ اگرچہ
ابتدائی غزلوں میں روایتی عشق کا ذکر ملتا ہے ۔ کسی وقت
وہ محبوبہ کے دلآویز خدوخال ، پیرہن اور سج دھج کے
دلدادہ نظر آتے ہیں تو دوسرے وقت اس جذبہ محبت میں

اتنی وسعت آ جاتی ہے کہ اس کا مرکز و محور ہی بدل جاتا ہے
اب اس جذبہ عشق کا محور پوری انسانیت اور اس عشق میں وہی
تڑپ اور لگن ہے جو محبوب کے لیے تھی -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۲۰- ۱۲۲

۳۰ - رشید ملک :-

۷۰ - امیر خسرو سے منسوب غلط روایات

امیر خسرو جیسی عظیم المرتبت شخصیت سے بہت سی
غلط روایات منسوب ہوچکی ہیں - رشید ملک نے اس مقالے میں
مختلف محققوں اور دانشوروں کی تحقیقات کے حوالے دے کر
ان روایات کو غلط ثابت کیا - اس مقالے سے بہت اہم معلومات
ہم تک پہنچی ہیں -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۷ - ۲۲۳)

۳۱ - رضا ہمدانی :-

۷۱- یار یار مہربان آ نے لگی

مقالہ نگار کے بقول ادبی محفلوں پر چھا جانا
اور اپنی مختلف النوع شخصیت کی بنا پر انسان کے دل میں
گھر کر لینا بخاری صاحب کا وصف تھا - مقالہ نگار نے بخاری

صاحبہ کے حوالے سے مختلف واقعات بیان کرکے اپنی یادوں کو

تازہ کیا ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷ - ۲۱)

۳۲ - رضوی ، وقار احمد :-

۷۲ - واقعیت اور مثالیت کیا ہے ؟

اس مقالہ میں واقعیت اور مثالیت کے مفہوم ،

تعریف اور فکشن میں اس کی قدرو اہمیت پر بات کی گئی

ہے ۔ واقعیت اور مثالیت دونوں کا کام حقائق اور اشیاء

کی تفسیر پیش کرنا ہے ۔ واقعیّت سے مراد حقائق کا بیان

ہے اور مثالیت میں ادیب واقعات کو اپنے فہم و ادراک ،

شعور اور تجربے سے دیکھتا ہے ۔ اگرچہ اس میں اس کی

ذہنی سطح بعض اوقات بہت بلند ہوجاتی ہے لیکن پھر

بھی وہ تصنع اور بناوٹ سے دور رہتا ہے ۔ مقالہ نگار نے

واقعیت اور مثالیت کے محاسن و معائب بیان کر نے کے بعد

کہا ہے کہ اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ادیب زندگی کے جو

واقعات اور حقائق بیان کرے وہ زندگی کی سچی تصویر

و تفسیر ہوں ، تقلید محض نہ ہوں ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۰۵ - ۱۰۹)

۴۳ - ریاض صدیقی :-

۷۳ - دست صبا کی غزلین

فیض کے مجموعۂ کلام " دست صبا " کی غزلوں پر بحث کرتے
ہوئے ریاض صدیقی لکھتے ہین کہ " دست صبا " کی غزلون مین
جذبۂ اظہار ، موضوعات و مضامین مین جدت اور تاثیر نمایان
ہے لیکن ساتھ ساتھ کلاسیکی شعراء کا رنگ بھی ملتا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۲۳۳ - ۲۳۹)

۴۴ - ریگیولا قریشی :-

۷۴ - ترنم

اردو شاعرون مین کلام کو ترنم سے پڑھنے والے شاعرون
کے بارے مین سوئیس خاتون ریگیولا قریشی کا فکر انگیز مقالہ -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۳ - ۲۰۹)

۴۵ - زہیر صدیقی :-

۷۵ - مولوی عبدالحق

مولوی عبدالحق ترقی پسند ، انسان دوست ، آزادئی
اظہار کے علمبردار اور روشن خیال دانشور اور ادیب تھے -

مغربی ادب کے مطالعہ سے سرسید کے فکرو نظر میں جو انقلاب
آیا مولوی صاحب اس سے بہت متاثر ہوئے - مولوی صاحب ان
ادیبوں میں سے ہیں جنھوں نے مقاصد اور اصولوں کے لیے بہت
قربانیاں دیں وہ عمل کو زندگی کی سب سے بڑی دولت تصور
کرتے اور بےعملی ان کے نزدیک گناہ تھا - عملی زندگی گزارنا
ان کا نصب العین تھا -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۷ - ۱۳۷)

۳۶ - سحاب قزلباش :-

۶۶ - محمود نظامی

خاکہ نگار نے نظامی صاحب کی شکل و صورت ،
لب و لہجہ اور گفتگو کے اسلوب کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی
کے مختلف واقعات اس طرح بیان کئے ہیں کہ ان کے نقوش
ذہن پر ثبت ہوتے چلے جاتے ہیں -

(۱۹۸۹ ء ، ۳۲۰ - ۳۲۵)

۴۷ - سحر انصاری :-

۶۷ - سید اشفاق حسین

سید اشفاق حسین نے عثمانیہ یونیورسٹی سے اپنے
علمی اور تحقیقی کاوشوں کی ابتداء کی اور اقبال پر قابل

قدر کتابین تصنیف کرکے اردو ادب کی تاریخ مین ایک اہم اضافہ کیا - اقبالیات پر ان کی بہت سی کتابین شائع ہو چکی ہین - اقبال کی شاعری کے مختلف پہلوؤن کا گہری نظر سے مطالعہ کیا - ان کا مطالعہ وسیع ہے گویا اقبالیات کے حوالے سے ان کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۵)

۲۸ - ن - م راشد

ن - م راشد کا شمار ان شعراء مین ہوتا ہے جنہون نے اردو ادب کو نئی جہت عطا کی - انہون نے نظمون مین نئی ہیئت اور تکنیک متعارف کرائی انہون نے نظم مین ہیئت کے تجربے کئے - نئے شعور ، نئے افکارو خیالات اور اسلوب بیان اور جدید تکنیک نے راشد کی شاعری کو دوسرے شعراء سے منفرد بنا دیا -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۶)

۲۹ - جوش ملسیانی

جوش ملسیانی کا شمار اردو کے ممتاز اور بزرگ شعراء مین ہوتا ہے - نثر اور نظم کی بے شمار کتابین تصنیف کین - زبان و بیان پر انہین عبور حاصل تھا - ان کا مطالعہ وسیع تھا

انہون نے ایک عرصہ تک اردو زبان کی خدمت کی ۔ وہ داغ کے شاگرد تھے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۷)

۷۰ ۔ سیّد محمد جعفری

سید محمد جعفری اردو ادب کے منفرد مزاح نگار ہین ۔ ان کی تحریرون مین شگفتگی اور توازن کی کیفیت ملتی ہے ۔ معاشرتی اور سیاسی موضوعات پر بھی وہ معتدل انداز اختیار کرتے ہین جس مین نہ تلخی ہوتی ہے اور نہ ابتذال بلکہ شائستگی ان کی تحریرون کی خوبی ہے وہ ادب کا اعلٰی ذوق رکھتے تھے ۔ غالب اور اقبال کے مصرعون پر تضمین لکھ کر شہرت حاصل کی ۔ انگریزی اور فارسی ادب کا وسیع علم رکھتے تھے ۔ مصوّری مین بھی ماہر تھے ۔ سحر انصاری کے نزدیک ان کا نثری اور شعری سرمایہ منظر عام پر آنا چاہیے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۷)

۴۸ ۔ سلطان احمد :۔

۷۱ ۔ حضرت اقبال کا طرز جدید

فن کسی علم پر دسترس حاصل ہونے کا نام ہے ۔

علمی مدارج طے کر نے کے بعد جو شخص فن مراتب تک رسائی

حاصل کر لیتا ہے وہ ہر قسم کی معلومات پر قادر ہوجاتا ہے ۔ فن کی مختلف صورتیں اس کی گرفت میں آ جاتی ہیں ۔ اس لیے فن کے اظہار میں اسے دقت پیش نہیں آتی ۔ اسی طرح شاعر لوگ بھی جب فن شاعری کے مختلف صورتوں سے واقف ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرز کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ ہر طرز میں شاعری کرسکتے ہیں ۔ اقبال پر اعتراض کرنے والوں نے اقبال کی بعض نظموں پر اکبر الہ آبادی کا رنگ غالب ہونے پر اعتراضات کیے جبکہ مقالہ نگار کے نزدیک اقبال نے مختلف موضوعات پر طبع آزمائی کرتے ہوئے اپنا جدا گانہ طرز اپنائے رکھا ۔ مقالہ میں مختلف نظموں کے حوالے دے کر بحث کو سمیٹا گیا ہے ۔

(۱۹۷۷ ء ۔ ص ۸۴ ۔ ۹۱)

۳۹ ۔ سلمیٰ زمن :۔

۷۲ ۔ مولوی نذیر احمد کے نسوانی کردار

(مراۃ العروس اور بنات النعش میں)

نذیر احمد نے افسانوں اور داستانوں کے دور میں ناول نگاری شروع کی ۔ انہوں نے داستانوں کی طلسماتی

فضا سے نکل کر معاشرتی اور اصلاحی ناول لکھے ۔ ان کے کچھ

کردار جیتے جا گتے ، زندہ اور متحرک ہین ۔ مقالہ نگار کے مطابق

اکبری ، ماما عظمت اور حسن آراء کے کردار معاشرے کے زندہ

کردار ہین لیکن ان کے کچھ کردار ایسے ہین جو جامد ہین ان مین

ارتقاء نہین پایا جاتا لیکن ان کردارون سے بھی معاشرے کے مختلف

پہلوؤن کی عکاسی ہوتی ہے ۔ انہون نے ہر طبقے کے کردارون کو

پیش کیا ہے اور بڑے ناول نگار کے فن کا کمال بھی یہی ہے کہ

وہ جاندار اور متحرک کردار پیش کرے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۸۶ - ۲۹۵)

۷۳ ۔ ابا جان

سلمیٰ زمن فیاض علی مرحوم کی صاحبزادی ہین جو

اٹارنی جنرل پاکستان رہ چکے ہین ۔ فیاض علی نامور اور بلند

پایہ ادیب تھے ۔ ان کے ناولون نے بے پناہ شہرت حاصل کی ۔

" ابا جان " مضمون مین سلمیٰ زمن نے اپنے والد کی شخصی

زندگی کی تصویر پیش کی ہے ۔

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۷۶ - ۱۳

۵۰ ـ سلمیٰ شان الحق حقی :-

۷۴ - شہیدان وفا کا خون بہا کیا

سلمیٰ شان الحق حقی نے شہیدان وفا کا خون بہا کیا "
کے نام سے صفیہ اختر کا شخصی خاکہ لکھا ہے ـ یہ خاکہ نہ صرف
صفیہ اختر کی شخصیت کے مختلف گوشوں کو بے نقاب کرتا ہے
بلکہ ایک عہد اور تہذیب کی بھی جیتی جاگتی تصویر ہے ـ

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۱۳ - ۲

۵۱ - سلیم اختر ، ڈاکٹر :

۷۵ - معتدل گرمی گفتار کا غزل گو

مقالہ نگار نے فیض کے تمام مجموعوں سے مثالیں دیتے
ہوئے ان کی شاعری پر بحث کی ہے ـ فیض نے اگرچہ زمانہ
طالب علمی سے شعر گوئی شروع کی لیکن اس دور کی غزلوں میں
فنی پختگی نمایاں ہے ـ مقالہ نگار نے فیض کے زمانہ طالب علمی
کے کلام جو گورنمنٹ کالج کے رسالہ " راوی " میں چھپتا تھا ،
اس کی مثالیں دی ہیں ـ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۱ - ۲۷۰)

۵۲ - سیدہ جعفر ، ڈاکٹر :-

۷۶ - فیضؔ حقیقت اور رومان کا شاعر

فیضؔ کی شاعری حقیقت اور رومان کا حسین امتزاج ہے - ان کے ہاں رومانیت کا عنصر انقلابی انداز پر غالب ہے - اس طرح ان کی شاعری انقلاب و رومان کے سنگم پر کھڑی نظر آتی ہے - ان کے ہاں صرف اپنی ذات کا شعور نہیں بلکہ سیاسی موضوعات میں بھی رومانیت کی آمیزش نظر آتی ہے -

(۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۷ - ۲۵۸)

۵۳ - شانتی بھٹاؔ چاریہ :-

۷۷ - کس کے کتب خانے میں کیا محفوظ ہے ؟

شانتی بھٹا چاریہ نے اپنے کتب خانے میں موجود کتب ، رسائل اور اخبارات کی فہرست کلکتہ سے رسالہ " غالب " کے لیے ارسال کی - زیر نظر مضمون میں اسی ادبی سرمایہ کا ذکر کیا گیا ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۷۹ - ۸۹)

۵۴ - شاھین مفتی :-

۷۸ - اندیشوں کا شاعر

فیض کی تنہائی اس کے اندیشوں کی سب سے بڑی وجہ ہے - شاعر جانتا ہے کہ شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں لیکن اس کے باوجود وہ اندیشوں اور وسوسوں میں مبتلا ہے وہ کسی کا منتظر ہے - وہ شکستہ دل نہیں بلکہ ایک روشن مستقبل کے لیے سرگرم عمل ہے ، اس لیے اس کے اندیشے کم نہیں ہوتے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۹۳ - ۳۰۸)

۵۵ - شیف ، سعداللہ یلدا :-

۷۹ - ازبکستان اور علامہ اقبال

تاشقند یونیورسٹی کے فلسفے کے پروفیسر سعد اللہ یلدا شیف نے اس مضمون میں ازبکستان کی یونیورسٹیوں میں ہندو پاک کے اہل قلم کے بارے میں ہونے والے تحقیقی کام پر روشنی ڈالی ہے - مصنف نے اقبال کے افکار پر ہونے والی تحقیق کی تفصیل بھی بیان کی ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۵ - ۱۷)

۵۶ ـ صبا اکبر آبادی :-

۸۰ ـ جوش ملیح آبادی

جوش صاحب نڈر ، بے باک اور صاف گو انسان تھے - وہ ہر بات بلا خوف و خطر کہہ دیتے تھے - انہوں نے کبھی مصلحت سے کام نہ لیا - مقالہ نگار کے بقول جوش صاحب بحرالعلوم تھے - ادب ، فلسفہ ، اقتصادیات ، مذہبیات اور ہر طرح کے موضوع پر انہیں عبور حاصل تھا - زبان ، محاورہ اور تلفظ کی غلطی کو برداشت نہ کرتے تھے - جوش کی غزلوں میں عشق و رندی کے مضامین کے ساتھ ساتھ عشق رسول کے اشعار بھی موجود ہیں - جوش عظمت آدم اور احترام آدمیت کے قائل تھے - رومان ، انقلاب اور انسان دوستی جیسے موضوعات کی وجہ سے وہ دوسرے شعراء سے منفرد اور بلند مقام رکھتے تھے -

(۱۹۸۹ ء ، ص ۲۷۹ - ۲۸۷)

۸۱ ـ علامہ میکش اکبر آبادی

صبا اکبر آبادی نے علامہ میکش اکبر آبادی کا شخصی خاکہ لکھ کر ان کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا ہے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص۱۰۵-۱۲

۵۷ ـ صدّیقی ، سلیمُ الزمان ، ڈاکٹر :-

۸۲ ـ فیض کی یاد میں

ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کی مختصر تحریر فیض احمد فیض

کے ساتھ ان کے تعلقات کے بارے میں ھے ـ

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۹۰ ـ ۹۲)

۵۸ ـ صدّیقی ، عبدالسّتار ، ڈاکٹر :-

۸۳ ـ اصلاحی اشارے

اردو الفاظ کی املا اور ادائیگی کے متعلق ڈاکٹر

عبدالستار صدیقی کے متعدد مضامین چھپ چکے ھیں ـ اس مقالہ

میں ان کے بیٹے زبیر صدیقی نے ان کی مختلف تحریروں کو یکجا

کرکے پیش کیا ھے ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۵ ـ ۲۳۸)

۵۹ ـ صدّیقی ، مُبشّر علی :-

۸۴ ـ اقبال اور اس کے نقاد

اس مقالہ میں مکالماتی انداز میں اقبال کی شاعری کے

ادوار ، فلسفہ خودی ، تصور ابلیس ، تصوف ، ان کے ارتقاء اور

زبان پر گفتگو کی گئی ھے ـ

(۱۹۷۷ء ، ص ۱۳۱ ـ ۱۵۲)

۶۰ - صدیقی ، محمد علی :-

۸۵ - مسعود اشعر کے افسانے

مسعود اشعر کے افسانون مین زندگی کے حقائق کا شعور نمایان ہے - ان کے ہان انسانی ہمدردی اور محبت کا جذبہ ملتا ہے ان کے افسانون مین طبقاتی کشمکش اور نسلی امتیازات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے - مقالہ نگار نے ان کو جدید ترقی پسند افسانہ نگارون مین شمار کیا ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶۰ - ۲۶۷)

۶۱ - صدیقی ، مہدی علی :-

۸۶ - فحش نگاری اور قانون

مہدی علی صدیقی مجسٹریٹ رہ چکے ہین - ان کی عدالت مین منٹو کے متعدد افسانے زیر بحث آئے تھے یہ مضمون منٹو کی تحریرون کے حوالے سے فحش نگاری پر ایک دلچسپ تحریر ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۲ - ۲۴۳)

۸۷ - پیدا کہان ہین ایسے پراگندہ طبع لوگ

اس مقالے مین مہدی علی صدیقی نے مرزا سلیم بیگ کے گھر منعقد ہونے والی ادبی نشستون کا ذکر کیا ہے - بخاری

صاحب چونکہ ان محفلوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے اس لیے مصنف نے ان کی شخصیت کے ہر پہلو کو بغور دیکھا اور ان کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیے ۔ بخاری صاحب مخلص ، ہنس مکھ اور ذہین انسان تھے ۔ ادب ، زبان ، موسیقی اور دوسرے فنون لطیفہ کے بارے میں ان کی معلومات وسیع تھیں غرض کہ ان کی شخصیت مجموعۂ اوصاف تھی ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ص ۸۵ - ۹۱)

۷۲ ۔ صفدر میر :-

۸۸ ۔ فیض کا موضوع سخن

فیض کی شاعری رومان اور محبت کی شاعری ہے محبت کا جذبہ ان کے ہاں پوری آب و تاب کے ساتھ نظر آتا ہے ۔ راہ عشق میں پیش آنے والے تمام واردات و تجربات کا بیان ہے لیکن رومان کی اس فضا سے نکل کر جب وہ خارجی دنیا پر نظر ڈالتا ہے اور اس کی تلخ حقیقتوں سے آشنا ہوتا ہے تو اس کی شاعری زندگی کے تلخ مسائل کی ترجمان بن جاتی ہے ۔ اب اس کی شاعری میں تڑپ اور شدت صرف محبوب کے لیے نہیں رہتی بلکہ پوری انسانیت کے لیے احساس

کے جذبے کے ساتھ منسلک ہو جاتی ہے - وہ پسے ہوئے انسانون

کو جدو جہد پر آمادہ کرتے ہین - اپ محبت انقلاب کے اس

جذبے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے جو نئی دنیا تخلیق کر تا ہے

اور بقول مقالہ نگار " یہان آ کر فیض کی شا عری اپنی سب سے

اعلیٰ کلاسیکی سطح حاصل کرلیتی ہے " -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۳۲ - ۴۷

۶۳ - ضمیر نیازی :-

۸۹ - فراق اور فیض

فیض اور فراق کی شاعری کا موازنہ کرتے ہوئے مقالہ

نگار لکھتے ہین کہ دونون شا عر ترقی پسند تحریک سے وابستہ

تھے - دونون کا نظریہ یہ ہے کہ شا عر کے لیے زندگی کا شعور

اور ادراک ضروری ہے - چنانچہ وہ زندگی کے تجربات و

مشاہدات مین شریک رہے اس لیے ان کے تجربات مین وسعت اور

گہرائی ہے - اپنی تہذیب و روایات سے وابستگی ، انگریزی

ادب سے واقفیت اور اشترا کی فکر نے دونون کی غزلون پر

اثرات مرتب کیے - جنسی خواہش کا اظہار دونون کے ہان ہے

لیکن دونون نے جنس کی پاکیزگی کو بھی ملحوظ رکھا - ان کا

لہجہ زور دار اور فیض کا لہجہ نرم اور دھیما ہے - فیض
اور فراق کے ہاں دلی جذبات اور کیفیات کے اظہار کے
لیے ثقیل اور بھاری بھرکم الفاظ کا استعمال نظر نہیں آتا
بلکہ فراق کے ہاں ہندی الفاظ اور فیض کے ہاں سیدھے
سادے الفاظ مستعمل ہیں - تنہائی کا احساس دونوں کے ہاں
ہے - انہیں تنہائی میں انتظار کے لمحات لذت دیتے ہیں وطن
کے حالات سے باخبر ہونے کے باوجود ان کے ہاں گمراہ کن
انقلابی اور جذباتی نعروں کی گونج سنائی نہیں دیتی
بلکہ دونوں نے کلاسیکی روایات کا شعور رکھتے ہوئے کلاسیکیت
اور رومانیت کا خوبصورت امتزاج پیش کیا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۹ - ۳۴۷)

۷۳ - ظفر اقبال احمد :-

۹۰ - فیض کی شاعری

فیض کی شاعری مظلوم اور دکھی انسانیت کی
آواز ہے - فیض جیسا حساس شاعر جب انسانیت کو سسکتے
ہوئے دیکھتا ہے تو اس کا لہجہ درد میں ڈوب جاتا ہے اس کے
ہاں غم جاناں غم جہاں میں ڈھل جاتا ہے - ان کی شاعری
قاری کو حوصلہ اور عزم و ہمت عطا کرتی ہے اور وہ نئی
منزلوں کی جانب گامزن رہتا ہے -

۶۵ ـ ظفرالحسن ، مرزا :-

۹۱ ـ غلام عباس

غلام عباس کی شخصیت ، فن اور ادبی کارناموں کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے ـ غلام عباس نے اپنی خداداد فنی صلاحیتوں سے افسانہ نگاری کے میدان میں بہت نام پیدا کیا ـ انہوں نے مختلف رسالوں کی ادارت کی ـ ان کی طبیعت میں ایک ٹھہراؤ اور سکون تھا ـ وہ نرم مزاج اور نرم طبیعت کے آدمی تھے ـ ان کے اسلوب میں بھی ان کی شخصیت کی طرح دھیما پن ، نرم روی اور قناعت نمایاں ہے ـ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا ـ انگریزی ادب کا انہوں نے بغور مطالعہ کیا ـ انہوں نے اپنے افسانوں کا تانا بانا جس طرح بنا وہ ان کی فنی بصیرت کا ایک اہم ثبوت ہے ـ جزئیات نگاری پر انہیں عبور حاصل تھا ـ بلاشبہ غلام عباس ایک عظیم افسانہ نگار ہیں ـ مقالہ نگار نے آخر میں مختلف ادیبوں کی آراء کو بھی بیان کیا ہے ـ

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۳۳ - ۱۵۲)

۹۲ ـ انتظار حسین

مرزا ظفرالحسن نے انتظار حسین سے ملاقات کر کے ادب کے بارے میں ان کے نظریات دریافت کیے ـ مقالہ نگار

نے انتظار حسین کی شخصیت پر بھی گفتگو کی ہے اور شخصیت مذکور کے بارے مین اپنی رائے لکھتے وقت اعتدال و توازن کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۹ - ۱۴۸)

۹۳ - بخاری صاحب

بخاری صاحب ایک بلند پایہ ادیب ، براڈ کاسٹر ، ادا کار اور صدا کار تھے ۔ اصل نام ذوالفقار علی بخاری تھا ۔ بخاری ادبی نام تھا ۔ جولائی ۱۹۷۵ ء مین ان کا انتقال ہوا ۔ جریدہ غالب مین بخاری نمبر شائع ہوا ۔ رسالہ کے مدیر مرزا ظفرالحسن نے اپنے مضمون " بخاری صاحب " مین ان کی پہلو دار شخصیت کو بیان کیا ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷ - ۱۰)

۹۴ - نہ کہہ کسی سے بخاری نہین زمانے مین

بخاری صاحب کی شخصیت تمام اعلیٰ اوصاف کا مجموعہ تھی ۔ مقالہ نگار لکھتے ہین کہ بلند ہمتی ، زندہ دلی ، عالی ظرفی ، شوخی اور انسانی ہمدردی بخاری صاحب کے وہ اوصاف ہین جنہون نے ان کو فوقیت و عظمت عطا کی

وہ بات کہنے اور منوانے کا سلیقہ بخوبی جانتے تھے -

تحریر و تقریر سے ان کا ادبی ذوق نمایاں ہے - وہ نہ صرف

عظیم فنکار تھے بلکہ عظیم انسان بھی تھے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۵ - ۱۲۸)

۹۵ - فیضؔ ایلس اور میں

اس خوبصورت مضمون میں مرزا ظفرالحسن نے فیض

سے ملاقات ، دوستی ، ادارہ یادگار غالب کے قیام، ایلس فیض

سے دوستی اور دوسری یادداشتوں کو بیان کیا ہے -

فیض کے پرستاروں کے لیے یہ ایک دلچسپ مضمون ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۳ - ۲۱۵)

۹۶ - کلام فیضؔ کا پس منظر

مرزا ظفرالحسن نے فیض کی کچھ نظموں کا پس منظر

ان سے دریافت کیا جس کو انہوں نے مقالے کی صورت میں پیش کیا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۸ - ۳۲۹)

۹۷ - نسخہ امروہہ

اس مقالے میں دیوان غالب بخط غالب کی دریافت

اور اشاعت پر بحث کی گئی ہے - یہ نسخہ رامپور رضا

لائبریری سے طبع ہوا ۔ پاکستان مین محمد طفیل (مدیر نقوش)

نے اسی دیوان کو خط نستعلیق مین شائع کیا ۔ کچھ عرصہ بعد

اس نسخے کے چوری ہونے کی افواہین پھیل گئین ۔ مرزا

ظفرالحسن کے اس مقالے مین اس نسخے کے متعلق ہندوستانی لوک

سبھا مین ہونے والی بحث اور اس پر تفتیش سے متعلق تفصیل

محفوظ ہو گئی ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۶ء ، جنوری مارچ ۱۹۷۷ ص۱۶۰

۹۸ ۔ ولیم گارگن

اس مقالے مین مرزا ظفرالحسن نے مشہور ڈرامہ

آرٹسٹ ولیم گارگن کی شخصیت اور اداکاری کا مختصر

تعارف دیا ہے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۱۹۔ ۲۱

۹۹ ۔ بیاد مجنون

مجنون گورکھپوری کی شخصیت کا خاکہ مزاحیہ

انداز مین بڑی خوبصورتی سے کھینچا گیا ہے ۔ مرزا ظفرالحسن

کا انداز بیان بے ساختہ و بے تکلف ہے ۔ یہ مختصر مگر جامع خاکہ ہے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۸۳۔ ۲۹۰

۱۰۰ ـ قاضی عبدالغفار :

قاضی عبدالغفار بلند پایہ ادیب ، مدیر اور ناشر تھے ـ وہ بارعب ، با وقار اور صاف گو انسان تھے ـ مرزا ظفرالحسن نے قاضی صاحب کی شخصیت ، ان کے ساتھ تعلقات اور یادوں کو قلمبند کیا ہے ـ

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۷۳ ـ ۲۸۲)

۶۲ ـ ظہیرالدین احمد :ـ

۱۰۱ ـ اقبال اور نئی پود

مقالہ نگار کے خیال میں نئی نسل میں اقبال کی شاعری کے لیے کوئی خاص جذباتی لگاؤ نہیں ـ یہ نسل اس عہد کی پروردہ ہے ـ اقبال کی شاعری کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل چکی تھی ترقی پسند ادب میں اقبال کا نام ہمیشہ قابل احترام رہے گا لیکن نو جوان نسل اسے مجدد کا درجہ دینے کو تیار نہیں ـ

(۱۹۷۷ء ، ص ۹۲ ـ ۱۰۶)

۶۷ ۔ عبدالرّزاق :۔

۱۰۲ ۔ ذوق کے اوّلین استاد ۔ حافظ شوق

شیخ ابراھیم ذوق کے اولین استاد حافظ غلام رسول شوق تھے ۔ حافظ غلام رسول کے حالات زندگی اور انداز شاعری اس مقالے کا موضوع ھے ۔ مقالہ نگار نے ان کے کلام سے مثالیں دے کر ان کے رنگ شاعری کو بیان کیا ھے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۱۲۶ - ۱۵۶

۶۸ ۔ عبدالقادر سروری :۔

۱۰۳ ۔ اقبال کی شاعری کا آخری دور

مقالہ نگار نے اقبال کی شاعری کے آخری دور کو قوم کے لیے سرمایۂ حیات قرار دیا ھے ۔ یہی وہ دور ھے جس میں ان کی شاعری ساحری سے پیغمبری کے درجے تک پہنچی ۔ اسی دور میں ان کے افکار و خیالات میں رفعت و بلندی پیدا ھوئی ۔

(۱۹۷۷ء ، ص ۷۸ - ۸۳)

۶۹ ۔ عتیق احمد :۔

۱۰۴ ۔ خزانۃ اللغات

خزانۃ اللغات ایک منفرد اور مستند لغت ہے -
اس میں اردو الفاظ کے معنی کے ساتھ انگریزی ، فارسی ، عربی ،
سنسکرت اور ترکی زبان میں انہیں اردو الفاظ کے معنی بھی
بیان کئے گئے ہیں - تمام زبانوں کے الفاظ کو اردو رسم الخط
میں لکھا گیا ہے - اس لغت کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے
کہ اردو اشعار بھی اس میں تحریر کئے گئے ہیں - ہر زبان کے
ماہرین نے لغت کی تصحیح کے لیے قابل تحسین کاوشیں کی ہیں -
یہ لغت الفاظ کا ایک نادر اور قیمتی خزانہ ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۸۲ - ۸۷)

۱۰۵ - زندان نامہ کی غزلیں

اس مقالے میں عتیق احمد نے فیض کے مجموعہ
زندان نامہ کی غزلوں پر تنقیدی بحث کی ہے - یہ غزلیں
اس دور کی یادگار ہیں جب ملک کے سیاسی حالات ابتر
تھے اور فیض اسیری کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے تھے
ملک کے سیاسی ، انتظامی اور سماجی حالات پر منافقت کی
فضا طاری تھی - ان بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ فیض کی
فکر میں بھی تبدیلی آئی اس تبدیلی نے " زندان نامہ "
کی غزلوں میں مقصدیّت کو نمایاں کیا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۰ - ۲۳۳)

۷۰ ۔ عرش ملسیانی :۔

۱۰۶ ۔ مولانا صلاح الدین احمد

مولانا صلاح الدین احمد نیک سیرت ، فرض شناس ، ہمدرد اور محنتی انسان تھے ۔ رسالہ " ادبی دنیا " کے لیے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔ اردو زبان سے انہیں خاص لگاؤ تھا ۔ وہ اردو کے فروغ اور ترقی کے ہمیشہ خواہاں رہے ۔ ان کے اسلوب میں بھی ان کی شخصیت کی جھلک نظر آتی ہے وہ جس طرح خود شیرین بیان تھے ، اسی طرح ان کا اسلوب بھی معتدل ، نرم اور شیرین الفاظ پر مشتمل تھا ۔ مقالہ نگار نے ان کی شخصی خوبیوں کے ساتھ مولانا کا سراپا بھی بیان کیا ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۴۳ - ۲۵۱)

۷۱ ۔ عرشی ، امتیاز علی ، مولانا :

۱۰۷ ۔ کچھ نستعلیق کے بارے میں

مولانا امتیاز علی عرشی نے اس مضمون میں اردو خط نستعلیق کی تاریخ اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں آنے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے ۔ مضمون نگار نے دسویں صدی عیسوی ، ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کا دور ،

اکبر کے عہد اور پندرھویں صدی عیسوی میں اس خط کی
نوک پلک جس طرح سنورتی رہی اس پر روشنی ڈالی ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۲ء ، ص ۲۳۵ - ۲۳۸)

۷۲ - عتیق حنفی :-

۱۰۸ - شعر و نغمہ

(توازن و تقابل کی ایک مشق)

شاعری اور موسیقی کو فنون لطیفہ میں شمار کیا جاتا ہے - مصنّف نے ان دونوں فنون پر سیر حاصل بحث کے بعد ان کی شناخت یوں بیان کی ہے - " شاعری اور موسیقی نے جادو ، محبت ، عبادت ، تفریح اور ضیافت طبع کی کتنی منزلیں طے کرکے جس منزل و مقام کو پایا ہے وہ نہایت وقیع ہے - آج وہ دونوں آزاد اور خود مختار ہیں اور جہاں کہیں ان کی رفاقت اور باہمی اعانت کا تجربہ ہوتا ہے وہاں بھی غلام اور آقا کا نہیں دو ہم مرتبت دوستوں کے رشتے کا احساس ہوتا ہے " -

(۱۹۸۹ء ، ص ۹ - ۲۸)

۷۳ - فاروقی ، شمس الرحمٰن :-

۱۰۹ - شعر شور انگیز

اس مقالے مین میر کے اشعار کی تشریح کر تے ہوئے
دو سرے شعراء کے ہان اسی مفہوم کے اشعار کی نشاندہی
کی گئی ہے - میر نے اپنے بعد آ نے والے شاعرون کے لئے راہ
ہموار کی - مقالہ نگار نے میر کے اشعار کی تفہیم کے لیے
شعرون کے تخلیقی عمل سے بحث کرتے ہوئے سودا ، مومن ،
جرأت ، آتش ، غالب اور اقبال جیسے شعراء کی شاعری
کا بھی تجزیہ کیا ہے -

(۱۹۸۹ ء ، ص ۴۹ - ۹۳)

۷۴ - فردوس حیدر :-

۱۱۰ - بری عورت کی کتھا

اس مقالے مین کشور ناہید کی آپ بیتی " بری عورت
کی کتھا " پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فردوس حیدر لکھتی
ہین " مین نے اسے ہمیشہ گلاب کہکر وجود کشور کہا ہے لیکن
اس کتاب مین گلاب کی خوشبو غائب ہے صرف کہکر رہ گیا ہے -
حیرت ہے شاعری مین جھانسی کی رانی اور پھولن دیوی

کہلائی جانے والی اپنی داستان حیات کو بولڈ لفظون مین نہ لکھ سکی " مقالہ نگار کے نزدیک کشور ناھید نے اپنے دوستون کے نام لیے بغیر رسمی انداز مین ذکر کرکے تنگ دلی اور تنگ نظر ہونے کا ثبوت دیا ھے ۔

(۱۹۹۵ ء ، ص ۱۰۰ - ۱۰۲)

۷۵ ۔ فروغ احمد ، پروفیسر :-

۱۱۱ ۔ اخلاقی شعور اور عدل شاعرانہ

اخلاقی حس انسانی فطرت کی اہم ترین خصوصیت ھے ۔ اچھائی اور برائی مین تمیز ظلم و بر بریّت کے خلاف آواز اٹھانا اور انصاف کے تقاضون کو پورا کرنا مین فطرت انسانی ھے ۔ اخلاقی حس نے ھمیشہ انسان کو اطمینان قلب بخشا ھے ۔ اسی اخلاقی حس نے ادب کو شاعرانہ عدل کے فن سے نوازا ۔ انگریزی اور اردو ادب مین اس کی بے شمار مثالین موجود ھین اردو مین اقبال کے فن مین اخلاقی شعور کا بھرپور اظہار ملتا ھے ۔

(۱۹۷۷ ء ، ص ۱۳ - ۱۹)

۷۶ - فریدی ، مغیث الدین :-

۱۱۲ - اقبال کا شاہین

اقبال کے ہاں شاہین کی اصطلاح نوجوان نسل کے لیے استعمال ہوئی ہے - اقبال کی نظر میں شاہین تیز نگاہ ہے - بلند پرواز ہے ، آشیانہ نہیں بناتا اور مردار نہیں کھاتا - یہی خصوصیات مرد مومن کی ہیں - اقبال ایسی ہی خصوصیات نوجوان نسل میں دیکھنا چاہتے ہیں - اقبال کے ہاں شاہین کا تصور ان کے تصور خودی سے وابستہ ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۲۶ - ۳۰)

۷۷ - فیض احمد فیض :-

۱۱۳ - اردو شاعری

مولانا حالی نے اپنے ایک شعر میں شاعری کو بے کار چیز کہا ہے - فیض نے اس شعر کو نقل کرکے اس پر گفتگو کی ہے - فیض کے نزدیک شاعری ہمیشہ زوال و انحطاط کے دور میں جنم لیتی ہے - بڑے شاعر اپنے ماحول اور حالات کا جائزہ لے کر بہتری اور اصلاح کی کوشش کرتے ہیں جبکہ نچلے درجے کے شاعر اس زوال کا شکار ہو جاتے ہیں - حالی کا دور بھی

چونکہ انتشار و انحطاط کا دور تھا اور کم تر درجے کے شاعر اس انحطاط کا شکار تھے اور مولانا نے ان شاعرون کی وجہ سے شاعری کو بے کار چیز بتایا ھے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷ - ۱۰)

۱۱۴ - کلچر

اس مقالے مین فیض احمد فیض نے کلچر کا مفہوم بیان کیا ھے - فیض کے نزدیک کلچر سے مراد کسی قوم کا وہ طریقہ زندگی ھے جس مین اس کا رھن سہن ، عقائد و رسوم ، اقدار و روایات ، ادب ، زبان اور فنون سب کچھ شامل ھوتا ھے - پاکستان مین اگرچہ کئی علاقے اور صوبے ھین لیکن ان سب مین ایک عنصر مشترک ھے اور وہ ھے ان کا دین - اس لیے علاقائی اور صوبائی تعصبات کو ختم ھونا چاھیے - پاکستان کی فلاح اس مین ھے کہ ھم اپنے تہذیبی و تاریخی ورثے اور روایات پر فخر کرین اور ھماری تہذیب مین شامل تاریخی سرمائے کو کھلے دل اور ذھن کے ساتھ قبول کرین -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۹ - ۱۳)

۱۱۵ - علامہ اقبال - ایک گفتگو

فیض نے علامہ اقبال کی فکر اور سوچ میں تبدیلی کا ذکر ان کی شاعری کے مختلف ادوار کے حوالے سے کیا ہے - اقبال کی شاعری کے پہلے دور کا موضوع مناظر قدرت ہے - وہ کائنات کے اسرار و رموز پر غور کرتے ہیں - اس کے بعد کی شاعری میں انسان اور کائنات کے حقائق پر بحث کرتے نظر آتے ہیں - غرض کے وقت کے ساتھ ساتھ ان کے افکار میں وسعت اور پختگی آتی گئی - فیض نے اقبال کی زبان ، تراکیب ، بحروں اور اصناف کا تجزیہ کیا ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۹ - ۱۲)

۱۱۶ - آزاد مرد - بخاری

اس مقالے میں فیض احمد فیض نے بخاری صاحب کی شخصیت ، کردار اور مشاغل کے ساتھ ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت کو بیان کیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱ - ۱۵)

۱۱۷ - امیر خسرو

فیض کے اس مقالے کا موضوع اردو زبان و ادب کی ارتقائی منازل اور امیر خسرو کی شخصیت ہے - سلطنت دھلی

مین فنون لطیفہ کی آبیاری مین جن شخصیات نے حصّہ لیا ان مین امیر خسرو کا نام قابل احترام ہے ۔ امیر خسرو ہمہ گیر صفات کے حامل تھے ۔ عربی فارسی اور ہندی زبان پر انہین عبور حاصل تھا ۔ انہون نے قصیدے ، گیت ، پہیلیان ، غزلین اور کہہ مکرنیان تصنیف کین ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳ - ۱۵)

۱۱۸ - اردو زبان

اس مقالے مین قومی کلچر کے موضوع پر فیض سے پوچھے جانے والے سوالات اور ان کے جوابات شامل ہین ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱۷ - ۱۲۱)

۱۱۹ - اقبال کی شاعری (تین ادوار)

یہ مقالہ اقبال کی شاعری پر فیض کے لیکچرون سے تیار کیا گیا ہے ۔ اس مین فیض احمد فیض نے علامہ اقبال کی شاعری کے ادوار کی خصوصیات کا ذکر کیا ہے ۔ فیض کے نزدیک اقبال کی شاعری کے تینون ادوار مین ان کے موضوعات و مضامین ، زبان اور لہجہ تبدیل ہوتا رہا ۔

(۱۹۷۷ء ، ، ص ۷ - ۱۲)

۷۸ - قادری ، خالد حسن :-

۱۲۰ - اے ٹی چوھدری

مقالہ نگار نے اختصار سے کام لیتے ہوئے چوھدری صاحب کی شخصیت کا تعارف اس انداز سے کرایا ھے گویا دریا کو کوزے میں بند کردیا ھے - مختصر ھونے کے باوجود یہ خاکہ ان کی زندگی اور شخصیت کی ایک بھرپور تصویر ھے -

(۱۹۸۹ء ، ص ۳۰۹ - ۳۱۹)

۷۹ - قریشی ، ابو سعید :-

۱۲۱ - ن - م - راشد

مقالہ نگار نے راشد کی شخصیت اور فن پر روشنی ڈالتے ہوئے امام المرتدین شعر کہا ھے - افکار اور ھیئت میں روایتی شاعری سے بغاوت کرکے راشد نے نئی راہ نکالی لیکن راشد کو فیض کے مقابلے میں وہ مقام نہ مل سکا جس کا وہ مستحق تھا

(۱۹۸۹ء ، ص ۲۸۸ - ۲۹۳)

۱۲۲ - حفیظ ھوشیار پوری

ابو سعید قریشی نے حفیظ ھوشیار پوری کا شخصی خاکہ لکھ کر ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ھے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۱۹۵ - ۲۰۰

۱۲۳ - ابو الاثر حفیظ جالندھری

ابو سعید قریشی نے ابو الاثر حفیظ جالندھری کی شخصیت کا خاکہ لکھ کر ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۰۱ - ۲۰۵

۸۰ - قریشی ، مسعود احمد :-

۱۲۴ - اقبال کا تصور ابلیس

ابلیس کے متعلق عام طور پر یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کرنے پر مردود و ملعون اور اپنے غرور و تکبر کی بنا پر راندۂ درگاہ ہوا اور قیامت تک کے لیے شر اور برائی کی علامت قرار دیا گیا - اقبال ابلیس کو شر اور بدی کا مجسمہ نہیں سمجھتے - ان کے نزدیک ابلیس حرکت و عمل کا مظہر ہے جس کا عمل جمود کے خلاف ایک بغاوت ہے - اس نے کائنات میں ہنگامہ اور حرارت پیدا کی - اس سے ہی قصّہ آدم میں رنگینی ہے وہ ابلیس کے افکار کو دنیا کی رونق اور رنگینی کا باعث سمجھتے ہیں - اس کی جرأت انکار سے انسان کی خودی کی تکمیل ہوئی - اردو میں اقبال واحد شاعر ہے جس نے ابلیس کو غیر معمولی کردار کے طور پر پیش کیا -

۸۱ ۔ قزلباش ، آغا آفتاب :۔

۱۲۵ ۔ آغا سرخوش قزلباش

آغا آفتاب قزلباش نے اپنے چھوٹے بھائی آغا سرخوش قزلباش کا یہ مختصر شخصی خاکہ لکھ کر ان کی شخصیت ، زندگی اور شاعری کی ہلکی سی جھلک پیش کی ہے ۔ لیکن اختصار کے باوجود یہ خاکہ ان کا نہایت جامع ہے ۔

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۲۳ - ۲۲۷)

۸۲ ۔ کاظم علی خان :۔

۱۲۶ ۔ خطوط قاضی عبدالودود

قاضی صاحب اردو کی ایسی شخصیت ہیں جن کی تحریر کا ایک ایک لفظ گوہر نایاب سے کم نہیں ۔ قاضی صاحب جیسے بلند پایہ عالم ، محقق ، مصنّف ، نقاد اور دانش ور کے خطوط بھی قیمتی سرمایہ ہیں ۔ ان خطوط میں نہ صرف ان کی شخصیت بلکہ زندگی کے کئی پہلو منعکس ہوئے ہیں ۔ کاظم علی خان کے اس مقالے کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے قاضی صاحب کے خطوط کو حواشی اور تعلیقات کے ساتھ مرتب کیا ہے ۔

(۱۹۸۹ء ، ص ۲۵۹ - ۲۷۸)

۸۳ - کاظمی محمد رضا :-

۱۲۷ - جدید نظم کی نمو اور فیض

فیض تخلیقی زمین کے مالک تھے - ان کی شاعری نے
موضوع اور اظہار بیان دونون مین نئی راہین دکھائی ہین - ان
کا فنی طریقۂ کار تخلیق کی صلاحیت رکھتا ہے - پیچیدہ تقاضون
کے سامنے ان کا یہ زاویہ اظہار سہل نہین ہوتا بلکہ ان کے
عرض ہنر کی داخلی ترکیب تخلیق کے نئے چراغ روشن کرتی ہے -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۸۷ - ۱۹۹

۸۴ - کاکوروی ، غلام احمد فرقت :-

۱۲۸ - افق لکھنوی میری نظر مین

اس مقالے مین کاکوروی صاحب نے ہندی کے مشہور
شاعر منشی دوارکا پرشاد افق کی شاعری اور فن کی تعریف
کی ہے اور ان کی مزاحیہ شاعری کی مثالین بھی دی ہین -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۶۳ - ۲۶۸

۸۵ - کرشن چندر :-

۱۲۹ - مزاح

کرشن چندر کے نزدیک جس مزاح سے ہی انسان

اور حیوان میں تفریق ہوتی ہے ۔ مزاح میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی مقصد پوشیدہ ہوتا ہے ۔ مزاح کی بہترین صورت وہ ہے جس میں دل آزاری شامل نہ ہو ۔ مزاح کا معیار اس وقت بلند ہوتا ہے جب مزاح نگار ذاتی تنقید کے دائرے سے نکل کر سیاسی ، معاشی اور معاشرتی صورتحال پر تنقید کرتا ہے اور ابتذال اور پھکڑ پن سے بچ کر سنجیدہ تنقید سے کام لیتا ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۸۸ ۔ ۹۱)

۸۶ ۔ کشفی ، ابوالخیر :۔

۱۳۰ ۔ نماز اور غزل

نماز کی اہمیت و افادیت کے بارے میں رشید احمد صدیقی کے خط پر ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کے تأثرات ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۹ ۔ ۰

۸۷ ۔ گیان چند ، ڈاکٹر :۔

۱۳۱ ۔ قاضی عبدالودود اور میں

مقالہ نگار نے قاضی عبدالودود کے تحقیقی اور تنقیدی انداز سے بحث کی ہے ۔ مقالہ نگار کے نزدیک وہ تحقیق کے میدان کے عالم تھے لیکن تنقید میں انہوں نے نکتہ چینی سے

کام لیا ۔ تنقید کرتے ہوئے وہ غیر علمی لہجہ اختیار کرتے ہین ۔ مقالہ نگار کے بقول " اگر غیر شگفتہ انداز مین لکھنے کا کوئی انعام ہوتا تو وہ یقیناً قاضی عبدالودود کو ملتا ۔ انہون نے سب سے نا کام اسلوب مین لکھا اور افسوس یہ ہے کہ ان کی وجہ سے یہ غلط فہمی ہوگئی کہ علمی اسلوب کے معنی روکھے پھیکے اسلوب کے ہین ۔

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۹۲ - ۱۷

۸۸ - مبین مرزا :-

۱۳۲ - در احوال جہان می نگرم (گرتی دیوارین پر ایک نظر)

اس مقالے مین اوپندر ناتھ اشک کے ناول گرتی دیوارین کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے ۔ مقالہ نگار کے نزدیک اس ناول کو موضوع ، مواد اور تکنیک کے اعتبار سے سوانحی ناول قرار دیا جا سکتا ہے ۔ " گرتی دیوارین " ہمین تخلیقی مسرّت کی طرح اپنے اندر جذب نہین کرتا بلکہ ایک طرح کے میکانکی انداز مین اسٹیریو ٹائپ احوال سنا کر ہم سے رخصت طلب کرتا ہے اور یون نفس الامر کے اعتراف سے گریز ممکن نہین رہتا کہ گرتی دیوارین شاسترون کے طرز پر لکھے جانے کے باوجود بڑا ناول بننے کی صلاحیّت سے محروم ہے ۔

(۱۹۹۵ء ، ص ۱۷۸ - ۱۹۱)

۸۹ - مجتبیٰ حسین :-

۱۳۳ - بخاری صاحب - میری نظر میں

مقالہ نگار نے اپنے ذاتی تعلقات اور یادوں کے حوالے سے یہ مقالہ لکھا ہے ان کے خیال میں بخاری صاحب کی محبت ، شفقت ، رعب و دبدبہ اور نرم و شیرین گفتگو نے ان کو سحر انگیز شخصیت بنا دیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۵۱ - ۵۶)

۱۳۴ - نقش فریادی کی غزلیں

فیض کے مجموعہ کلام " نقش فریادی " کی غزلوں کا تجزیہ کرتے ہوئے مجتبیٰ حسین نے لکھا ہے کہ نقش فریادی کی غزلوں کے لہجے اور نظموں کے لہجے میں نمایاں فرق ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۵ - ۲۳۲)

۱۳۵ - صادقین : رنگ و نور کا آدمی

صادقین کی شخصیت اور فن پر یہ ایک اہم مقالہ ہے - صادقین کو فن خطاطی میں بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی - دنیا کی بڑی بڑی آرٹ گیلریوں میں ان کے فن پارے موجود ہیں - بین الاقوامی اعزاز حاصل ہونے کے باوجود عجز و انکساری

ان کا وصف تھا ۔ یہ سادہ طبیعت انسان فن کی ایک دنیا

اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھا ۔ مقالہ نگار کے نزدیک " وہ

سچ مچ رنگ اور دور کا آدمی " تھا اپنے سارے رنگ اس دنیا

میں چھوڑ گیا اور اپنے جینے کا ڈھنگ اپنے ساتھ لے گیا ۔ "

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۲۳ - ۲۵۳

۹۰ ۔ مجیب فاروقی صدیقی :-

۱۳۶ ۔ کون سا بخاری اصلی ہے

مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ بظاہر دیکھنے میں وضع دار

سخت گیر اور رعب دار مگر اندر سے شفیق ، مہربان ، شگفتہ مزاج

اور ہمدرد انسان تھے ۔ بخاری جیسی ہمہ صفت ہستیاں صدیوں

میں پیدا ہوتی ہیں ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۵۷ - ۶۲)

۹۱ ۔ محب عارفی :-

۱۳۷ - دیا عشق حقیقی

کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ایک ذات پاک ہے ۔

عام انسانی فہم و ادراک کی رسائی جس حقیقت تک ممکن ہے وہی ایک

زات اور موصوف کی صفت یا پہچان ہے اس کا عرفان
کشف و ایہام کے زریعہ صاحبان کشف کو ہوتا ہے ۔ جب اس
زات کی ہستی کا شعور پیدا ہوتا ہے تو یہ شعور صاحب
کشف کے دل مین اس زات کی معرفت کا شدید اشتیاق
پیدا کرتا ہے یہی شدید اشتیاق تصوف کی اصطلاح مین عشق
حقیقی ہے یعنی ناممکن کے حصول کی لگن عہد حاضر کا عشق
حقیقی ہے اور اس عشق پر مبنی شاعری عارفانہ شاعری ہے ۔

(۱۹۸۹ء ، ص ۲۹ - ۳۷)

۹۲ - محمد حسن ، ڈاکٹر :-

۱۳۸ - گل نغمہ

مقالہ نگار نے فیض کی یاد داشتون اور خطوط
کے حوالے سے ان کی سحر انگیز شخصیت کے مختلف نقوش اجاگر
کرنے کی کوشش کی ہے ۔ فیض جیسی عہد آفرین شخصیت
کے بارے مین یہ معلومات ادب کے قاری کے لیے ایک قیمتی
سرمائے سے کم نہین ۔

(۱۹۸۹ء ، ص ۲۱۷ - ۲۳۰)

۹۳ - محمد حسن ، ڈاکٹر :-

۱۳۹ - شش جہات فیض :

فیض کی شاعری زندگی کی تلخیوں اور محرومیوں میں بھی امید اور حوصلہ عطا کرتی ہے - ان کی شاعری مظلوم انسانوں کو مایوس نہیں کرتی بلکہ کرب و الم کے سایوں میں بھی سرگرم عمل رہنے کا درس دیتی ہے - درد و فراق ، احساس ناکامی اور حسرت نا رسائی کی فضا کے ساتھ عصر حاضر کا نوحہ بھی ان کے ہاں ملتا ہے لیکن ان کا درد ذاتی یا قومی نہیں بلکہ آفاقیت کی حدوں کو چھو لیتا ہے - فیض کی شاعری کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ہاں مایوسی کی فضا میں نشاط زیست کا تصور نمایاں رہتا ہے ان کے ہاں درد و غم کی شدت ہی نہیں بلکہ رومانیت ہے جو درد و کرب کو بھی سر شاری اور نشاط میں بدل دیتی ہے اور مقالہ نگار کے نزدیک اسی نشاط کرب میں سے فیض کی شاعری کا خمیر اٹھا ہے - مقالہ نگار نے ان کی نظموں اور غزلوں سے مثالیں دے کر اپنے مقالہ کو جامع اور وقیع بنا دیا ہے -

(جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۱۸ - ۱

۹۴ ـ محمود مجاهد :-

۱۳۰ ـ اقبال تاریخ وطن کے آئینے مین

مقالہ نگار نے اقبال کی نظمون سے مثالین دیتے ہوئے ان کے جذبۂ حب الوطنی پر گفتگو کی ہے ـ مقالہ نگار نے مسلمانان ہند کی تاریخ بیان کرکے اقبال کے نظریہ وطن کی وضاحت کی ہے ـ

(۱۹۷۷ء ، ص ۱۲۹ ـ ۱۳۰)

۹۵ ـ مختار صدیقی :-

۱۳۱ ـ جاوید نامہ پر ایک نظر

تجلّی و مشاہدات اور معراج و مکاشفات کے بارے مین مختلف صوفیا نے اپنے افکار اپنی کتابون مین بیان کیے ہین ـ اقبال کی جاوید نامہ " ڈیوائن کامیڈ ی " بعد کی تخلیق ہے ـ اس مین بھی آسمانی سیاحت ، حیات بعد از موت اور مدارج معراج کا ذکر ہے لیکن یہ ڈیوائن کامیڈی اور ابن عربی کی فتوحات کلیہ سے اس لیے مختلف ہے کہ اقبال صرف صوفی نہین بلکہ وہ حرکت و عمل کا پیامبر بھی ہے ـ وہ جہد مسلسل اور عمل پیہم پر یقین رکھتا ہے اس نے جدو جہد کوشش اور حرکت کو زندگی سے تعبیر

کیا ہے - حرکت و عمل کے بغیر انسانی بہبود و ترقی نا ممکن ہے -
معاشرتی مسائل کا حل عمل و قوت مین ہے - قومی انحطاط و
زوال سے انسانون کو نکالنا ہی اس کتاب کا موضوع ہے
اور مقصد ہے -

(۱۹۷۷ء ، ص ۱۸۸ - ۱۹۸)

۹۶ - مخدوم محی الدین :-

۱۳۲ - عربی ، ایرانی اور ہندی ڈرامہ

زیر نظر مقالہ مین مقالہ نگار نے اردو ڈرامہ پر
عربی ، ایرانی اور ہندی ڈرامہ کے اثرات کا جائزہ لیا ہے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۰۸- ۱۸

۹۷ - مدنی ، عزیز حامد :-

۱۳۳ - اوتھیلو

عزیز حامد مدنی نے شیکسپیئر کے ڈرامے " اوتھیلو " کا
منظوم اور منثور ترجمہ کیا ہے - (جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۱- ۲
(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۹ - ۳

۱۳۴ - او تھیلو (نظم و نثر مین ترجمة)

عزیز حامد مدنی نے شیکسپیئر کے ڈرامة اوتھیلو کا ترجمة کیا -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۷ - ۲۱۱)

۹۸ - مشرف احمد :-

۱۳۵ - ابوالفضل صدیقی

مقالة نگار لکھتے ھین کة ابوالفضل صدیقی نة صرف خود اول تا آخر دیہاتی تھے بلکة ان کی کہانیان بھی دیہاتی زندگی کی مکمل عکاس ھین - انھون نے بوبی کے دیہات کی زندگی کے کئی پہلوؤن کی مکمل تصویر کشی کی ھے - ان دیہاتون مین بولی جانے والی زبان کے الفاظ بھی ان کہانیون مین کثرت سے آئے ھین کسان طبقة کا استحصال اور جاگیر دار طبقے کا جور و ستم ان کا خاص موضوع ھے - جنگل ، درندون اور شکار کا ذکر ان کے ھان ایک خاص معنویت رکھتا ھے - اپنے خاص موضوعات اور اسلوب کی بنا پر ابوالفضل صدیقی کا شمار ادب کے بلند پایة افسانة نگارون مین ھوتا ھے -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۵۴ - ۲۶

۹۹ - مشفق خواجہ :-

۱۲۶ - جسونت سنگھ پروانہ

مشفق خواجہ نے تاریخ ادب کے غیر معروف شاعروں کو
متعارف کروانے کا سلسلہ شروع کیا - پرانے شاعر نیا کلام کے عنوان
سے قائم کردہ اس سلسلے میں گمنام شاعروں کے بارے میں معلومات
فراہم کی جاتی تھیں ، یہ اسی سلسلے کی ایک کاوش ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۸۲ - ۱۱۷)

۱۲۷ - ثناء اللہ خان فراق

اس مقالے میں مشفق خواجہ نے تیرھویں صدی ھجری
کے شاعر ثناء اللہ خان فراق کی شاعری کا جائزہ لیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۹ - ۸۱)

۱۲۸ - حافظ علی ممتاز

اس مقالے میں مشفق خواجہ نے شعروں کی مثالیں دے
کر حافظ علی ممتاز کی شاعری پر بحث کی ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵)

۱۴۹ ـ خواجہ احسن الدین خان بیان

مشفق خواجہ نے پُرانے شاعر خواجہ احسن الدین خان بیان کے نام ، خاندانی حالات ، ان کی شاعری اور انداز شاعری پر گفتگو کی ھے ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۴۳ - ۱۷۷)

۱۰۰ ـ معین الدین عقیل :-

۱۵۰ ـ دیوانِ ولی کا ایک نادر نسخہ

یہ مقالہ ولی کے ایک قلمی نسخہ کے بارے مین ھے مقالہ نگار نے نسخے کے کاغذ ، روشنائی ، املا اور متن پر بحث کی ھے ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸۳ - ۱۹۲)

۱۵۱ ـ دستِ تہہ سنگ کی غزلین

معین الدین عقیل کے نزدیک دست تہہ سنگ کی غزلین ذھنی کشمکش ، نئی امنگون ، آرزوؤن ، تشنہ کامیون اور انتظار کی کیفیت لئے ھوئے ھین ـ زبان و بیان کے لحاظ سے دوسرے مجموعون کے مقابلے مین یہان فیض کا لہجہ اپنا معلوم ھوتا ھے ـ اس سے پہلے کے مجموعون مین کلاسیکی شاعرون کا

گہرا اثر نظر آتا ہے ۔ اس مجموعے کی غزلوں کا محرک سیاسی
حالات و واقعات ہیں ۔ عشقیہ واردات کے ساتھ وطن کے
حالات بھی اشارے و کنائے میں بیان کئے ہیں ۔ اسی لیے پرانے
استعارے استعمال کئے ہیں ۔ قدیم شعرا کے کلام کا اثر ختم ہو کر
فیض کا اپنا لہجہ نمایاں ہوگیا ہے ۔ اس لیے اسلوب میں انفرادیت
پیدا ہوگئی ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۴۳ - ۲۵۵)

۱۰۱ - معین الرحمٰن ، ڈاکٹر :-

۱۵۲ - فیض احمد فیض

اس مضمون میں ڈاکٹر سیّد معین الرّحمٰن نے فیض
پر لکھے جانے والے ایم - اے کے ایک مقالے کا تعارف کروایا ہے -
یہ مقالہ ایم - اے کی طالبہ حدیقہ اختر نے ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
اور ڈاکٹر عبادت بریلوی کی زیر نگرانی مکمل کیا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۷۹ - ۸۸)

۱۰۲ - مینائی ، اسماعیل احمد تسدیم :-

۱۵۳ - بخاری کبھی خالی ہاتھ نہیں آتے

بخاری صاحب نے مرزا سلیم بیگ مرحوم کے گھر ہونے
والی ہفتہ وار ادبی نشستوں اور محفلوں میں بڑے التزام سے

شرکت کی - ان محفلون مین بقول مقالہ نگار بخاری صاحب ہمیشہ
خوردو نوش کا سامان لاتے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۹۲ - ۹۷)

۱۰۳ - نارنگ گوپی چند ، ڈاکٹر :-

۱۵۴ - اصطلاحات سازی

اس مقالہ مین ڈاکٹر نارنگ گوپی چند نے لفظ اصطلاح
کی تعریف اور اصطلاح سازی کی وضاحت کی ہے ان کے خیال
مین اصطلاح سازی مین چونکہ انسان کی شعوری کوشش شامل
ہوتی ہے اس لئے اصطلاح سازی کرتے ہوئے ہمیشہ کلاسیکی زبانون
کے ذخیرہ سے استفادہ کرنا چاہیے - اردو اصطلاحات وضع کرتے
ہوئے عربی ، فارسی کے ساتھ ہند آریائی زبان کو پیش نظر
رکھنا چاہیے - جو اصطلاح اس کسوٹی پر پورا اترے گی وہ چاہیے
کسی ماخذ سے ہو اس کی کامیابی یقینی ہے - زبان کے مزاج سے ہم
آہنگی اصطلاح کی جان ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳۹ - ۲۴۳)

۱۵۵ - امیر خسرو کا ھندوی کلام (استناد کا مسئلہ)

اس مقالے مین امیر خسرو سے منسوب ھندوی کلام پر بحث کی گئی ھے - بعض روایات کے مطابق امیر خسرو کا ھندوی کلام فارسی سے زیادہ ھے - لیکن بعض اھم نقادون نے ان روایات سے اختلاف کیا ھے - گوپی چند نارنگ کے بقول ان کے ھندوی کلام کی لسانی اور تاریخی شہادتین موجود ھین - امیر خسرو کے والد ترک نسل تھے اور والدہ ھندوستانی تھین - انھون نے زیادہ وقت دلی مین گزارا - ان کے ھان ھندوستان کی تعریف مین اشعار ملتے ھین - امیر خسرو کے تیسرے دیوان " غرۃ الکمال " کے اشعار ان کے ھندوی کلام کا اھم ثبوت ھین - مقالہ نگار نے " غرۃالکمال " کے دیباچے کو نقل کرکے یہ ثابت کر نے کی کوشش کی ھے کہ ان کے ھندوی کلام سے انکار کی گنجائش نھین -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۸۹ - ۱۹

۱۰۳ - نجیب جمال :-

۱۵۶ - اقبال کی غزل ایک جائزہ

اقبال تک پہنچتے پہنچتے غزل تمام ارتقائی منازل طے کرچکی تھی - مختلف شعراء نے اسے تہذیبی و سماجی مسائل کے

اظہار کا ذریعہ بنایا - اقبال کی غزل اپنے عہد کی ترجمان ہے - انہون نے غالب کی طرح غزل کو فرسودہ روایتی مضامین سے نکال کر جدت کا پیراہن عطا کیا - اقبال نے غزل کے موضوعات و مضامین کو نیا لہجہ اور نیا آہنگ عطا کیا - مایوسی اور قنوطیت کی فضا مین امید اور رجائیت کی کیفیت پیدا کی - اقبال کی غزلین فلسفیانہ مزاج کی حامل ہین -

(۱۹۷۷ھ ، ص ۲۰ - ۲۷)

۱۰۵ - ندوی ، حامداللہ ، ڈاکٹر :-

۱۵۷ - فیض سعدی

فیض اور سعدی کی شاعری کے متعدد پہلوؤن مین مماثلت پائی جاتی ہے - مقالہ نگار نے فیض اور سعدی کے کلام کی مثالین دے کر ان کی شاعری پر گفتگو کی ہے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۱۲۰ - ۱۲۵

۱۰۶ - نظیر صدیقی :-

۱۵۸ - ڈاکٹر عندلیب شادانی اور ان کے بعض معاصرین

مقالہ نگار نے ڈاکٹر عندلیب شادانی کی مختلف النوع صلاحیتون کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے معاصرین کی آراء کو بھی

بیان کیا ھے ۔ ان کے معاصرین جوش ملیح آبادی ، ممتاز حسین ، ڈاکٹر عبادت بریلوی ، ڈاکٹر یوسف حسین اور ڈاکٹر تاثیر کی رائے کے مطابق شادانی صاحب بہترین شاعر ، محقق اور نقاد ھیں ۔ اردو ادب میں ان کی خدمات قابل ذکر ھیں ۔

(جولائی ١٩٨٧ء جون ١٩٨٨ء ، ص ٣١٨ ۔ ٣٣٣

١٠٧ ۔ نیّر مسعود ، ڈاکٹر :۔

١٥٩ ۔ انیس کے مراثی کا تہذیبی پس منظر

انیس کے مرثیوں کی فضا کے متعلق یہ تاثر پایا جاتا ھے کہ یہ لکھنؤ کی فضا ھے ۔ اس میں ھندوستانی تہذیب کا عکس نمایاں ھے ۔ زبان ، رسوم و رواج ، بزم آرائی ، فن سپہ گری اور کردار سب لکھنوی تہذیب کی نمائندگی کرتے ھیں ۔ لیکن مقالہ نگار کی رائے کے مطابق انیس کے مرثیوں کے کردار لکھنوی ھیں اور نہ عرب کی معاشرت کی عکاسی کرتے ھیں بلکہ ان مرثیوں کے کردار اور فضا انیس کے تخیل کی پیداوار ھے ۔ ان کے مراثی کی تہذیب ، تصوراتی تہذیب ھے جس میں حق و باطل کی چپقلش پوری زندگی کا فلسفہ بیان کرتی ھے ۔

(جنوری مارچ ١٩٧٦ء ، ص ٢٩٩ ۔ ٣٠٣)

۱۰۸ - وجد ، سکندر علی :-

۱۶۰ - اقبال کی غزلیں

بعض نقادوں کے نزدیک اقبال کی غزلیں ان کی نظموں کے مقابلے میں کمتر ہیں - کیونکہ ان میں وہ سوز و گداز نہیں پایا جاتا جو غزل کی شان ہے - مقالہ نگار کے نزدیک اس خیال کو درست قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اقبال کی غزل میں وہ تمام لوازمات موجود ہیں جو بڑے غزل گو شعراء کے ہاں ہیں - عشق و محبّت ، فلسفہ ، نظریہ حیات ، اخلاق ، زندگی کے حقائق ، سوز و گداز اور حسن ادا ان میں سب کچھ موجود ہے - اقبال نے ہی غزل کو نیا آہنگ دیا - اقبال کی شاعری ایک مقصد کی پیامبر ہے - ان کی غزلیں زندگی کے حقائق کی ترجمان ہیں -

(۱۹۷۷ ء ، ص ۶۹ - ۷۷)

۱۶۱ - بال جبریل

بانگ درا سے بال جبریل تک پہنچتے پہنچتے اقبال ذہنی و فکری ارتقاء کے تمام مدارج طے کرچکے تھے - بانگ درا کے کلام میں شوخی و رنگینی اور جوش و ولولہ تو ہے لیکن خیالات میں رفعت و بلندی نظر نہیں آتی - اقبال کا نظریہ شاعری بھی

اس کلام میں واضح نہیں - خیالات مربوط و منظم ہیں اور نہ فکر اور سوچ میں وہ تنظیم ہے جو بعد کے مجموعۂ کلام " بال جبریل " میں ہے - ہیئت کے تجربے انہوں نے یقیناً کئے لیکن کلاسیکی روایات سے بھی منحرف نہ ہوئے - بال جبریل میں ان کے بکھرے ہوئے خیالات مربوط اور منظم ہو کر سامنے آئے ہیں - اسلوب اور طرز اظہار کے اعتبار سے اس مجموعۂ کلام میں شوخی و بلند آہنگی کے ساتھ بے باکی بھی ہے اور بقول سکندر وجد علی یہ بیسویں صدی کی بہترین تصانیف میں سے ہے -

(۱۹۷۷ء ، ص ۱۵۹ - ۱۸۷)

۱۰۹ - یوسف سرمست ، ڈاکٹر :

۱۶۲ - صلیبیں مرے دریچے میں

" صلیبیں مرے دریچے میں " فیض کے خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اپنی بیوی ایلس کے نام لکھے - خطوط کا یہ مجموعہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ فیض نے ان خطوط میں اپنے حالات و واقعات کو بغیر کسی تصنع کے بے کم و کاست بیان کیا ہے - گویا یہ خطوط ان کی شاعری اور شخصیّت کا آئینہ ہیں - بقول مقالہ نگار " فیض کے خطوط کا یہ مجموعہ صرف

ان کی شخصیت ھی نہین ان کی شاعری کو بھی سمجھنے کے لیے
کلیدی اھمیّت رکھتا ھے"۔

(۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۷ - ۲۲۶)

۱۲۳ - یگانہ اور حیدر آباد دکن

ڈاکٹر یوسف سرمست نے یگانہ کی شخصیت کا خاکہ لکھ
کر ان کی شخصیت کی مختلف جہتون کو نمایان کیا ھے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۰۶ - ۱۲

۱۱۰ - یوسف ناظم : -

۱۲۴ - مرزا ظفرالحسن

مقالہ نگار نے مرزا ظفرالحسن کی شخصیّت کے مختلف
پہلوؤن کو اجاگر کیا ھے - مرزا ظفرالحسن جامع حیثیات شخصیت
تھے - ریڈیو سے منسلک رھے - الیکشن کمشنر رھے -مجلہ غالب کی
ادارت کی - غالب لائبریری بڑی محنت سے قائم کی اور لائبریری کے
لئیے کتب جمع کین - لائبریری کو وسعت دینے کی خواھش آخری دم
تک قائم رھی - انہون نے رسالہ غالب کے ذریعے اھم علمی و ادبی خدمات
انجام دین -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ ، ص ۲۶۷ - ۲۷۳

تیسرا باب : ③

شخصیات اور ادبیات : (۲)

رسالہ " غالب " مین چھپنے والے مضامین کا بڑا حصہ " غالبیات " سے متعلق ہے ۔ رسالے مین دیگر شخصیات اور ادبی موضوعات پر بھی اچھے مضامین چھپتے رہے ہین ۔ اس رسالے مین جہان علمی ، ادبی اور تحقیقی و تنقیدی نوعیت کے مضامین چھپے ، وہان ہلکے پھلکے اور شگفتہ مضامین بھی شائع ہوئے جن مین مزاح کا پہلو بھی ہے اور علمی و ادبی چاشنی اور حظ آفرینی بھی ۔ اس باب مین بعض ایسی سنجیدہ تحریرون کے حوالے اور خلاصے بھی آ گئے ہین جو پچھلے ابواب مین موجودہ شامل ہونے سے رہ گئے تھے ۔ یہ باب پچھتر (۷۵) سے زیادہ تحریرون کو احاطہ کرتا ہے جو چالیس سے زیادہ اہل قلم کی یادگار ہین ۔

٠-٠

۱ - ابن انشاء

(مرزا ظفرالحسن) :-

۱ - شاعری کر مشاعرے مین ڈال

مرزا ظفرالحسن نے ابن انشاء کے مختلف کالمون کے اقتباسات کو جوڑکر یہ مزاحیہ مضمون تیار کیا - جس مین شاعر اور مشاعرون کے بارے مین مزاح کے انداز مین لکھا گیا ہے - مرزا ظفرالحسن نے بڑی خوبی اور مہارت کے ساتھ تمام کالمون کو مضمون کی شکل دی ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ص ۳۵ - ۵۲)

۲ - ابراہیم جلیس :-

۲ - بہت گھنا سایہ دار درخت

مضمون نگار نے فیض کی شخصیت کو دنیائے ادب اور سیاست مین نئی نسل کے لیے گھنا اور سایہ دار درخت قرار دیا ہے- مضمون نگار کے بقول " اگر کوئی مجھ سے کہے کہ مین پیار ، خلوص ، نیکی ، سچائی اور ہمدردی کو اکٹھا دیکھنا چاہتا ہون تو مین اسے فوراً مشورہ دون گا کہ پہلی فرصت مین فیض احمد فیضؔ سے ملے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸۸ - ۱۹۰)

۳ ۔ احضار حسین :۔

۳ ۔ اعتراف کمال پر طعنہائے دلخراش

اقبال کو سر کا خطاب ملنے پر بعض متعصب نقادوں نے اعتراضات کیے ۔ مقالہ نگار نے اقبال کی عظمت و مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے ان اعتراضات کو بے وقعت قرار دیا ۔

(۱۹۷۷ء - ۱۵۳ - ۱۵۸)

۴ ۔ اختر جمال :۔

۴ ۔ شاخ گل

فیض احمد فیض اور بیگم ایلس فیض کے بارے میں اپنے جذبات اور تاثرات کو بیان کیا گیا ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵۳ - ۱۷۲)

۵ ۔ بھائی کی کہانی بہن کی زبانی

یہ مضمون فیض احمد فیض کی بڑی بہن بی بی گل سے کیے گئے انٹرویو پر مبنی ہے ۔ جس سے ان کے خاندانی حالات اور پس منظر پر روشنی پڑتی ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۲۸ - ۳۷)

۵ ـ ادارہ :-

۶ ـ امیر خسرو مولوی اور مولانا کی نظر میں

امیر خسرو کے بارے میں مولوی عبدالحق اور مولانا

سید سلیمان ندوی کی آراء جمع کی گئی ہیں ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۵)

۷ ـ اردو ڈرامہ اور اسٹیج

مخدوم محی الدین نے اپنے ایم ـ اے کے مقالے میں اردو

ڈرامہ اور سٹیج کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لیا ـ اس مقالے میں

ڈرامہ کی تاریخ ، عربی ، ایرانی اور ہندی ڈرامہ کا تذکرہ اور

جدید تھیٹر کی تاریخ بیان کی گئی ہے ـ انھوں نے اردو کے پہلے

ڈرامہ اندر سبھا کے ماخذ ، جدید تھیٹر اور انگریزی ڈراموں

کے تراجم پر تحقیق کی ہے ـ

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۱۲)

۶ ـ اسد اریب ، ڈاکٹر :-

۸ ـ پیپلز اوپن یونی ورسٹی کیا اور کیسے

ملک میں خواندگی کا تناسب بڑھانے کے لیے پیپلز اوپن

یونی ورسٹی موجودہ نظام تعلیم کو زیادہ وسعت دے رہی ہے ـ

اس مقالہ میں یونیورسٹی میں داخلے کا طریقہ کار ، نصاب کی تفصیلات ، مختلف شعبہ جات کے کام ، لسانیات کے شعبے کی کارکردگی ، امتحانات اور ورکشاپ وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۹۱ - ۱۰۴)

۷ ۔ اسرار احمد خواجہ :-

۹ ۔ بولی امان محمد علی کی

اس مقالے میں مشہور و معروف نظم " بولی امان محمد علی کی " کے خالق کے بارے میں بتایا گیا ہے ۔ مقالہ نگار کا کہنا ہے کہ یہ نظم نیاز احمد اقبال کی ہے ۔ مقالہ نگار نے بڑے وثوق سے یہ بات کہی ہے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۱۷۹ -

۸ ۔ اسلم فرخی :-

۱۰ ۔ دوانہ مرگیا آخر کو

بخاری صاحب ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے ۔ مقالہ نگار کے بقول " میں اپنی زندگی پر نظر ڈالتا ہوں

تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان سے بہت کچھ سیکھا اور حاصل
کیا ہے ۔ بیٹھنا ، اٹھنا ، ملنا جلنا ، شعر گوئی ، مضمون
نویسی گفتگو سب میں ان سے فائدہ اٹھایا ہے اور میری طرح
نہ جانے کتنے لوگوں نے فیض حاصل کیا ہے ۔ بلا شبہ ان میں
بشری کمزوریاں تھیں مگر خوبیوں کا پلّہ بہت بھاری تھا ۔
وہ ہر حال میں روشنی کا مینار اور توانائی و شگفتگی کا مظہر
تھے ۔ ایسے زندہ دل فیض رسان اور ہمّت صفت موصوف لوگ
اب کہاں ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۳۵ - ۳۹)

۹ ۔ انور علی :۔

<u>۱۱ ۔ جسے واسطہ پڑے وہی جانے</u>

انور علی نے یہ مزاحیہ مضمون فیض کی سالگرہ کے
موقع پر پڑھا ۔ رسالہ غالب کے لیے یہ پنجابی مضمون اردو میں
لکھا گیا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۱ - ۱۲۳)

۱۰ ۔ بخاری ، زیڈ اے :۔

<u>۱۲ ۔ میری ویسدر ٹاور کلفٹن</u>

مزاحیہ اور طنزیہ مضمون

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ٦٧ - ٦٩)

۱۳ - ملازمت - پہلا دن

شگفتہ انداز مین لکھا گیا مضمون جس سے بخاری صاحب کے مشاهدے

اور ادراک کا پتہ چلتا هے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۹ - ۸۳)

۱۴ - میخانہ

بخاری صاحب کی رنگین اور باغ و بہار طبیعت کا رنگ ان کی

تحریرون مین بھی ملتا هے - زیر نظر مضمون ان کے شگفتہ

مزاج کا عکاس هے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۰ - ۱۷۱)

۱۵ - کلب

بخاری صاحب کی شخصیت کی بے باکی اور بے ساختگی ان کی

تحریرون کا نمایان عنصر هے - ان کے مزاج کی بے تکلفی اور

برجستگی ان کی تخلیقات مین پوری طرح نمایان هے - یہ

مضمون ان کے برجستہ و بے ساختہ مزاج کی خوبصورت مثال هے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۱ - ۱۷۳)

۱۶ - لانڈری

طنز بخاری صاحب کی تحریروں کا وہ حربہ ہے جس سے وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں - ان کی طنز بڑی معنی خیز ہوتی ہے - رمز و کنایے میں وہ وسیع مفہوم واضح کر دیتے ہیں - وہ ہر نکتے کو تکلف اور بناوٹ کے بغیر بے ساختہ لکھتے ہیں - اس مضمون میں بھی انہوں نے لطیف طنز سے کام لیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۳ - ۱۷۵)

۱۷ - گاؤں

مزاح بے ساختہ صداقت اور سچائی کے اظہار کا ذریعہ ہے جس میں مزاح نگار کا ادبی مزاج اور مذاق سلیم چار چاند لگا دیتا ہے - اس مضمون میں بخاری صاحب نے عام موضوع کو مزاح اور ادبی حسن عطا کیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۵ - ۱۷۷)

۱۸ - ریل گاڑی

خوش مزاقی اور ظرافت زیڈ اے بخاری صاحب کے اسلوب کا ایک نمایاں وصف ہے - انہوں نے متنوع موضوعات پر ریڈیو پر مضامین پڑھے ان مضامین میں لطیف مزاح اور خوش دلی کی

ایک لہر نظر آتی ہے - زیر نظر مضمون میں بھی ان کے

طرز انشاء کی ندرت و جدت موجود ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۸ - ۱۸۰)

۱۹ - میم صاحب

اس مضمون مین ذوالفقار بخاری صاحب نے ہلکے پھلکے مزاح کے

انداز مین بتایا ہے کہ ہمارے معاشرے مین جھوٹی شان و شوکت

اور کروفر کے لیے کیا کیا طریقے اپنائے جاتے ہین -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۰ - ۱۸۲)

۲۰ - سینما

ذوالفقار بخاری صاحب طبعاً خوش مزاج انسان تھے -

زندگی کی مضحکہ خیزیوں کو انہوں نے صاف گوئی ، سادگی اور

برجستگی سے بیان کیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۲ - ۱۸۳)

۲۱ - رابرٹ کے ہاں سے

خوش مذاقی و خوش طبعی بخاری صاحب کا وصف خاص ہے -

یہ مضمون بھی ان کے اسلوب کے اس پہلو کا مظہر ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۳ - ۱۸۷)

۲۲ - ٹیکسی

زیڈ اے بخاری صاحب عام موضوعات کو بے ساختہ اور لطیف مزاح کا پیرھن عطا کرتے ھین - وہ عام اور ادنٰی قسم کے موضوعات مین مزاح کی چاشنی اور آمیزش سے دلچسپی پیدا کرتے ھین - اس مضمون مین بھی مزاح اور طنز کا خوبصورت امتزاج نظر آتا ھے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۷ - ۱۸۸)

۱۱ - پطرس بخاری :-

۲۳ - گلبانگ

میر ولی اللہ کے شعری مجموعے " گلبانگ " پر پطرس بخاری کا دیباچہ -

(غالب ، شمارہ ۸ ، ۹ سال ۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ء ، (ص ۸۳ - ۸۸

۱۲ - ثناء الحق :-

۲۴ - ماہ و سال

اس مقالے مین تقویم یا کیلنڈر کے آغاز و ابتداء اور تاریخ

پر بحث کی گئی ہے ۔ مقالہ نگار نے قدیم تقویموں اور کیلنڈروں کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف قوموں میں سال نو کے آغاز ، مہینوں ، دنوں اور سالوں کی تقسیم کے بارے میں تحقیق کی ہے ۔ اسلامی سال سنہ ہجری کی ابتداء پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۲ ۔ ۲۳۳)

۱۳ ۔ جعفری ، علی سردار :۔

۲۵ ۔ نوکر شاہی ۔ سیکرٹری

نوکر شاہی کے بارے میں علی سردار جعفری کا نقطۂ نظر ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۱ ۔ ۱۳۲)

۱۴ ۔ راشدی ، پیر حسام الدین :۔

۲۶ ۔ یہ فیض کا دور

فیض کے اعزاز میں ۱۷ ۔ اپریل ۱۹۷۶ء کو ادارہ یادگار غالب میں ایک تقریب منعقد کی گئی ۔ پیر حسام الدین نے اس تقریب میں تقریر کی جس کو مجلہ " غالب " کے صفحات کی زینت بنایا گیا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۷۱ ۔ ۲۷۲)

۱۵ ۔ رام لعل :۔

۲۷ ۔ کوچۂ قاتل

" کوچہ قاتل " رام لعل کی آپ بیتی کا ایک حصہ ہے - اس حصے
مین ۱۹۴۷ ء کے فسادات کے نتیجے مین پیدا ہو نے والے حالات
و واقعات کی عکاسی کی گئی ہے -

۱۶ - رضا ہمدانی :- (شمارہ ۱۱ — ۱۸ ، ۱۹۹۵ء ص ۲۶۹ — ۲۱۵ء)

۲۸ - آئی جو یاد ان کی

" آئی جو ان کی یاد " رضا ہمدانی کا ایک طویل خط ہے
جو مضمون کی حیثیت رکھتا ہے - اس مین انہون نے پرانے دوست ،
احباب ، اور ان کی محفلون کا ذکر کیا ہے - انہون نے جن دوست
احباب کا ذکر کیا ہے ان کی شخصیت کا مختصر تعارف بھی کروایا
ہے یہی اس خط کی اہم خصوصیت ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۵ - ۳۱۱)

۱۷ - رضیہ فصیح احمد :-

۲۹ - ایک حسین توارد

عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مشرقی ادیب مغرب والون
کی نقالی کرتے ہین - لیکن رضیہ فصیح احمد نے اپنے اس
رپورتاژ مین یہ بتایا ہے کہ مغرب والے بھی مشرقی ادب کی
نہ صرف نقالی کرتے ہین بلکہ موضوع ، عنوان اور الفاظ تک

چرالیتے ھین ـ انھون نے ایک مثال پیش کی ھے ـ اردو ادب
مین " مہران کی شاعرہ " کے نام سے ایک افسانہ منظر عام پر
آ چکا ھے بھی افسانہ انگریزی مین جان اپڈ ائیک نے
" بلغاریہ کی شاعرہ " کے نام سے لکھا جس سے اندازہ ھوتا
ھے کہ مغرب والے بھی ھمارے ادب سے توارد کرتے ھین ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۸ - ۱۳۰)

۱۸ ـ سحر انصاری :-

۳۰ ـ دائرۂ دل

سحر انصاری نے نامور ادباء اور شعراء کے بارے مین اپنے
خیالات کا اظہار کیا ھے ـ سب سے پہلے انھون نے سید
مسعود حسین رضوی ادیب کے بارے مین لکھا ـ رضوی
صاحب ۱۹۷۵ ء مین لکھنؤ مین وفات پا گئے ـ انھون
نے مختلف موضوعات پر بہت سی کتابین تحریر کین ـ اردو ،
فارسی اور انگریزی ادب کے بارے مین ان کا مطالعہ بہت
وسیع تھا ـ جس سے ان کی وسعت علمی کا اندازہ ھوتا ھے
ان کی کتابین اردو ادب کا ایک قیمتی سرمایہ ھین ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۲ - ۳۱۷)

۱۹ ـ سلیم تمنائی :-

۳۱ ـ فیض بنگلور میں

مقالہ نگار نے بنگلور میں فیض کے ساتھ گزارے لمحات کو اپنی

یادوں کے حوالے سے قلمبند کیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۹۶ - ۱۰۷)

۳۲ ـ علامہ اقبال حیدر آباد دکن میں

اس مضمون میں سلیم تمنائی نے علامہ اقبال کے حیدر آباد دکن

میں قیام کے دوران ان کی مصروفیات کے بارے میں تفصیل

سے لکھا ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱ - ۴۱)

۲۰ ـ شانتی بھشا چاریہ :-

۳۳ ـ کس کے کتب خانے میں کیا محفوظ ہے

شانتی بھشا چاریہ نے اپنے کتب خانے میں موجود کتب ، رسائل

اور اخبارات کی فہرست کلکتہ سے رسالہ غالب کے لیے ارسال

کی - زیر نظر مضمون میں اسی ادبی سرمایہ کا ذکر کیا گیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸ - ۴۲)

۲۱ - شیر محمد حمید :-

۳۴ - فیض سے میری رفاقت کی چند یادیں

یہ مضمون ۹ مارچ ۱۹۷۶ء کو لائل پور ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں جشن سالگرہ کے موقع پر شیر محمد حمید نے پڑھا - اس میں انہوں نے زمانہ طالب علمی میں فیض سے ہونے والی دوستی کی نوعیت بیان کی ہے - ان کے نزدیک فیض ایک سچے ، مخلص اور محبت کرنے والے انسان ہیں - وہ انسان دوستی کے علمبردار ہیں ان کی شاعری انسان سے پیار کرنے کا درس دیتی ہے - فیض جیسے انسانوں نے دنیائے شعرو ادب پر ہی نہیں دلوں میں بلند مرتبہ پایا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸ - ۴۴)

۲۲ - شیف ، سعداللہ یلدا :-

۳۵ - ازبکستان اور علامہ اقبال

تاشقند یونیورسٹی کے فلسفے کے پروفیسر سعداللہ یلدا شیف نے اس مضمون میں ازبکستان کی یونیورسٹیوں میں ہندو پاک کے اہل قلم کے بارے میں ہونے والے تحقیقی کام پر روشنی ڈالی ہے - مصنف نے اقبال کے افکار پر ہونے والے تحقیقی کام کی

تفصیل بھی بیان کی ھے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۲ء ، ص ۱۵ - ۱۷)

۲۳ - ظفرالحسن ، مرزا :-

۳۶ - پیر کی تسبیح - غالب کا کمر بند

یہ دلچسپ مزاحیہ مضمون ھے - اس مین مضمون نگار نے لطیف مزاح کے انداز مین پیر حسام الدین راشدی کی شخصیت کو نمایان کیا ھے - یہ مضمون بے ساختگی و بے تکلفی کا عمدہ نمونہ ھے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۹ - ۲۱)

۳۷ - بے سرا وائلن

بخاری صاحب سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲)

۳۸ - ملازمت آخری دن

زیڈ اے بخاری ، ڈائریکٹر جنرل ریڈیو کے عہدہ سے ریٹائر ھوئے تو ان کے اعزاز مین ایک تقریب منعقد ھوئی - مرزا ظفرالحسن نے اس مضمون مین اس تقریب کے بارے مین بیان کیا ھے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۸۱ - ۸۳)

۲۹ - غزل دشمنی

غالب لائبریری کی طرف سے قصری کانپوری کی کتاب " نصف النہار "
کی تقریب رونمائی میں بخاری صاحب نے جوش کی غزل دشمنی پر
تقریر کی - مرزا ظفرالحسن نے بخاری صاحب کے کہنے پر اس تقریر
کو مقالہ کی صورت میں قلمبند کیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۳ - ۱۲۹)

۳۰ - زندگی اپنی کچھ اس طور سے گزری

مرزا ظفرالحسن نے مرزا غالب کی تنگدستی اور مالی مشکلات کو
نہایت مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲)

۳۱ - ارشاد الملوک

یہ کتاب وائسرائے ہند لارڈ کرزن کی مختلف تقاریب میں
کی گئی تقاریر کے تراجم پر مشتمل ہے - زیر نظر مقالے میں
مرزا ظفرالحسن نے اس کتاب کی جلد دوم کا تعارف کرایا ہے

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۸ - ۱۸۱)

۳۲ - زلف کی اسیری ، زنجیروں کی اسیری

فیض کی پینسٹھویں سالگرہ کے سلسلے میں فیض کے اعزاز

مین ایک پر وقار تقریب منعقد کی گئی ۔ یہ مقالہ اس تقریب
مین فیض کے خطاب کی روداد پر مشتمل ہے جس کو مرزا
ظفرالحسن نے مرتب کیا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲ - ۲۳)

۴۳ ۔ ساٹھوین سے پینسٹھوین سالگرہ تک

یہ مضمون مرزا ظفرالحسن نے لاہور مین منعقد ہونے والی
فیض کی سالگرہ کی تقریب مین پڑھا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۷۶ - ۷۷)

۴۴ ۔ کتاب ۔ دہکہ روشی ، کپڑا ، مکان

یہ مزاحیہ مضمون مرزا ظفرالحسن نے وحیدہ نسیم کی کتاب
" موج نسیم " کی تقریب رونمائی مین پڑھا ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۷ - ۱۴۲)

۴۵ ۔ فیض کی اولین گرفتاری

اس مضمون مین پنجاب سیفٹی ایکٹ کے تحت فیض کی گرفتاری
اور رہائی کی وضاحت دی گئی ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۹)

۳۶ - جیل مین فیض کا ذوق مطالعہ

اس مقالے مین فیض صاحب کے ان خطوط کے اقتباسات دیئے گئے ہین جو انہون نے اپنی بیوی ایلس کے نام لکھے - ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ جیل مین فیض نے کن شعراء کا مطالعہ کیا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۲ - ۱۵۰)

۳۷ - ٹرسن برڈ

زیر نظر مقالہ مین مرزا ظفرالحسن نے پیرس کے مزاحیہ ادا کار وڈرامہ نگار کا تعارف کروایا ہے -

(اکتوبر مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۰۵ - ۲۰۷

۳۸ - فیض پر دو مقالے

اس مقالہ مین فیض پر لکھے جانے والے ایم - اے کے دو مقالون سید اشفاق حسین زیدی کا مقالہ " فیض کی شاعری کا تنقیدی جائزہ " اور محمد عمر قاضی کے مقالہ کا تعارف دیا گیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۷۸)

۲۴ ـ ظفر حسین :-

۴۹ ـ بیگم اختر (فیض آبادی)

غزل سرائی کے میدان مین جن لوگون نے نام کمایا ان مین بیگم اختر فیض آبادی سر فہرست ھین ـ اس مقالے مین م ـ ظفر حسین نے غزل سرائی کی ابتداء ، ارتقاء ، اور تاریخ بیان کر نے کے ساتھ بیگم اختر کے غزل گائیکی کے انداز کو سراھا ھے وہ اپنے مخصوص انداز سے محفل پر چھا جانے کی صلاحیت رکھتی تھین ـ یہی وجہ ھے کہ موسیقی کی دنیا مین ان کا نام ھمیشہ زندہ رھے گا ـ

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۲ـ ۲۱۸)

۵۰ ـ ملزمین کے مشاعرے

اس مقالے مین فیض کے زمانہ اسیری مین حیدر آباد جیل مین منعقد ھو نے والے مشاعرون کی روداد قلمبند کی گئی ھے

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۵۱ ـ ۱۷۰)

۲۵ ـ عالی ، جمیل الدین :-

۵۱ ـ آئس لینڈ مین چند روز

" جمیل الدین عالی کا یہ سفرنامہ اردو سفر نامے کی تاریخ مین

منفرد حیثیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے پہلے اس مقام کے بارے
میں اتنی تفصیلی معلومات دنظر میں نہیں آتیں - یہ
سفر نامہ ان کے مشاہدات و تأثرات کا دلچسپ بیان ہے
جس میں انہوں نے واقعات کو تمام جزئیات کے ساتھ پیش
کیا ہے -

(۱۹۸۹ء ، ص ۳۳۵ - ۳۱۷)

۲۶ - عبدالغفار حسن زادہ :-

۵۲ - پٹیالے کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں

عبدالغفار حسن زادہ نے اس مقالے میں تقسیم ہند سے قبل پٹیالہ
کی تہذیب و ثقافت ، معاشرت اور فنون لطیفہ کے بارے میں
اپنے تأثرات و مشاہدات بیان کئے ہیں - پٹیالہ شہر کا
تعارف بہت خوبصورت انداز میں کرایا گیا ہے -

(۱۹۹۵ء ، ص ۲۸۳ - ۵۷۱)

۲۷ - عرشی ، امتیاز علی خان :-

۵۳ - مولانا امتیاز علی خان عرشی کا خط

مولانا امتیاز علی خان عرشی کا یہ خط ان کے بھائی امانت
علی خان مرحوم کے فرزند شجاعت علی خان کے نام ہے

اس خط میں مولانا نے تہذیب کے معنی اور تعریف کے ساتھ

اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی طور طریقوں پر روشنی

ڈالی ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۹۶ - ۲۹۸)

۲۸ - غلام مصطفےٰ تبسم ، صوفی :-

۵۴ - فیض سے میری پہلی ملاقات

صوفی صاحب نے نہایت دلچسپ انداز میں فیض سے اپنی

ملاقات کا واقعہ بیان کیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۴ - ۳۶)

۲۹ - فردوس حیدر :-

۵۵ - یہ دوریاں یہ فاصلے

یہ فردوس حیدر کا سفرنامہ ہندوستان ہے - ہندوستان

میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے اردو اکادمی دہلی کی

ادبی نشست میں شرکت کی - متعدد شہروں کے سفر کئے

اور اپنے تاثرات قلمبند کئے -

(۱۹۹۵ء ، ص ۲۱۷ - ۲۸۱)

۳۰ ۔ فضلی ، فضل کریم :

۵۶ ۔ نوکر شاہی ۔ سیکرٹری

قدرت اللہ شہاب کے نزدیک بیورو کریسی میں سیکرٹری کی حیثیت مکڑی کی سی ہوتی ہے جو جالا بنتی پھیلاتی اور اس میں پھنس کے رہ جاتی ہے ۔ ان کے اس قول پر مختلف معروف شخصیات نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا ۔ مندرجہ بالا موضوع ان کے اسی قول کا ایک جائزہ ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۹ - ۱۳۰)

۳۱ ۔ فیض احمد فیضؔ :۔

۵۷ ۔ پی آئی اے کی معشوق مزاجی

۱۷۔ اپریل ۱۹۷۶ء کو کراچی میں ادارہ یادگار غالب اور فیض کے مداحوں کی طرف سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا ۔ اس تقریب میں تقریر کی اور غزل سنائی ۔ زیر نظر مقالہ میں مرزا ظفرالحسن نے ان کی تقریر کو تحریر کی شکل دے کر رسالہ غالب میں شائع کیا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۵ - ۲۷)

۵۸ - دفتر لاہمدی کا ذکر

اپریل ۱۹۴۸ء مین فیض کو راولپنڈی سازش کیس کے تحت گرفتار کیا گیا - سابق کپتان ظفراللہ پوشنی نے " زندگی زندہ دلی " کا نام ہے ، کے نام سے ایک کتاب مین پنجاب سیفٹی ایکٹ کے تحت فیض کی گرفتاری کی وضاحت کی ہے - اس مضمون مین ظفراللہ پوشنی کی کتاب کی تقریب رونمائی مین فیض نے جو تقریر کی اسے پیش کیا گیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۰ - ۱۲۳)

۳۲ - فیض احمد فیض :-

۵۹ - خیال یار کبھی ذکر یار کرتے ہین

جیل سے لکھے ہوئے ایلس کے نام فیض کے خطوط " صلیبین مرے دریچے مین " کے نام سے چھپ چکے ہین - اس مضمون مین مرزا ظفرالحسن نے چند خطوط کو صفحات کے حوالے دے کر شائع کیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۹ - ۲۰۲)

۶۰ - بالکل نئی کتاب

" مہ و سال آشنائی " فیض احمد فیض کی نثری تخلیق ہے - ۱۹۵۸ء مین ایفرو ایشیائی کانفرنس کے سلسلے مین روس گئے -

روس مین قیام کے دوران انہون نے روسی ادیبون سے ملاقاتین کین ۔ روسی ادب کا مطالعہ کیا ۔ اس کے ساتھ انہون نے مختلف مقامات ، روسی طرز معاشرت اور رهن سهن کا مشاهدہ کیا ۔ اس کتاب مین انہون نے ان مشاهدات و تاثرات کو بیان کیا هے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۲ء ، ص ۷۵ - ۷۲)

۲۱ - تصور

تصور فیض احمد فیض کی نثر کی کتاب " مہہ و سال آشنائی " کا پہلا باب هے ۔ اس کتاب مین دورۂ روس کے دوران اپنے تأثرات و مشاهدات کو قلمبند کیاگیا۔ یہان اس باب کا تعارف دیا گیا هے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۲ء ، ص ۷۵ - ۷۲)

۲۲ - جو پڑھا جو سنا

" جو پڑھا جو سنا " فیض احمد فیضؔ کی نثر کی کتاب مہہ و سال آشنائی کے پہلے باب " تصور " کا حصہ هے ۔ اس کتاب مین روس کے طرز زندگی ، ادب اور مختلف مقامات کے بارے مین بتایا گیا هے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۲ء ، ص ۷۵ - ۷۲

۳۳ ـ قاتل اکبر آبادی ، مقبول حسین :

۲۳ - غالب (آگرہ کا ۳۶ سال پرانا ماهنامہ)

اس مقالے میں ایک قدیم رسالہ ، غالب " کے بارے میں بیان کیا گیا ہے

یہ رسالہ ۱۹۲۹ ء میں نکلنا شروع ہوا - زیر نظر مقالہ میں

رسالہ کے کاغذ ، تعداد صفحات ، معاونین اور اشتہارات کے

متعلق بیان کیا گیا ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۳۳)

۳۴ - قاسمی ، ڈاکٹر ابوالکلام :-

۲۴ - فیض کی ایک غزل کا تجزیہ

جمے گی کیسے بساط یاران کہ شیشہ و جام بجھ گئے ہیں

سجے گی کیسے شب نگاران کہ دل سر شام بجھ گئے ہیں

کا تجزیاتی مطالعہ

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۱۸۰-۱۸۲)

۳۵ ـ قزلباش ، آغا سرخوش :-

۲۵ - بیتے ہوئے دن

اس مضمون میں مصنف نے ماضی کی یادوں کو لفظوں میں

سمو دیا ہے -

(جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۳۸ -

۳۶ ـ کرشن چندر :-

۶۶ ـ فیض سے ملاقات

اس مقالے مین کرشن چندر نے سوویت ادیبون کی کانفرس مین

شرکت اور فیض سے اپنی ملاقات کا حال بیان کیا ھے ـ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۷ - ۲۱۲)

۳۷ ـ مجیب صدیقی :-

۶۷ ـ طرح دار طنطنے باز

یہ مقالہ لندن یونیورسٹی کے ایفرو ایشیائی سٹڈیز ھال مین

اوپندر ناتھ اشک کے اعزاز مین پڑھا گیا ـ اس اجلاس کی

صدارت عبداللہ حسین نے کی ـ

(۱۹۹۵ء ، ص ۱۲۸ - ۱۷۷)

۳۸ ـ مدن گوپال :-

۶۸ ـ پریم چند فلمی دنیا مین

پریم چند نے بمبئی فلم انڈسٹری کے لیے تقریباً ایک سال تک

کہانیاں لکھین ـ اس عرصے مین وہ فلم انڈسٹری سے متنفر

ہو گئے ـ فلمی صنعت کے بارے مین اپنے خیالات کا اظہار

اپنے اصحاب کے نام خطوط مین کیا ھے ـ

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۵ - ۱۸۶)

۳۹ ـ مشتاق یوسفی :-

۶۹ - زر گزشت

زر گزشت مشتاق یوسفی کی سوانح عمری ہے جس مین انہون نے اپنے مخصوص فکاہیہ اور مزاحیہ انداز مین اپنی سر گزشت لکھی ہے

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۶)

۳۰ ـ ندوی ، حامد اللّٰہ ، ڈاکٹر :-

۷۰ ـ فیض بمبئی مین

اس مقالے مین فیض کے بمبئی مین قیام اور مصروفیت و مقبولیت کے بارے مین بتایا گیا ہے ـ فیض مسز سایانی کی دعوت پر ہندوستان گئے ـ ہندوستان کے مختلف شہرون مین ہونے والے مشاعرون مین فیض کو جو پذیرائی ملی اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ان مشاعرون سے جمع ہونے والے فنڈ سے ہندوستان مین کئی مثالی ادارے قائم ہوئے ـ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۰۸ - ۱۱۲)

۳۱ ـ نصراللّٰہ خان :-

۷۱ ـ سرگزشت کی سر گزشت

بخاری صاحب نے روز نامہ " حریت " مین قسط وار اپنی سرگزشت لکھنا شروع کی - زیر نظر مقالے مین مقالہ نگار نے ان کے سر گزشت لکھنے پر آمادہ ہونے کا واقعہ بیان کیا ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۳ - ۷۸)

۷۲ - فیض امرتسر مین

اس مقالے مین نصراللہ خان نے فیض کے حوالے سے اپنے یاد داشتون کو سپرد قلم کیا ہے - جب فیض ایم - اے - او کالج امرتسر مین بطور لیکچرار مقرر ہوئے تو مقالہ نگار کو ان کی شخصیت کو بغور دیکھنے کا موقع ملا -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۸۹ - ۹۵)

۳۲ - ہاشمی ، رفیع الدین :-

۷۳ - کتب اقبالیات

اقبال پر چھپنے والے مضامین ، مقالات ، رسائل کے اقبال نمبر وغیرہ کو کتابی شکل مین " کتب اقبالیات " کے نام سے چھاپا گیا ہے یہ کتب اقبالیات کا دیباچہ ہے جو رفیع الدین ہاشمی صاحب نے تحریر کیا -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸)

۴۳ ـ یوسف ناظم :-

۷۴ ـ سلف سے خلف تک

یہ ایک طنزیہ اور مزاحیہ مضمون ہے جس میں نئی تہذیب کے دلدادہ لوگوں پر طنز کی گئی ہے ۔ اپنی اقدار و روایات کو چھوڑ کر جدید تہذیب کی اقدار کو اپنانے والوں پر خوبصورت انداز میں تنقید کی گئی ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۹۲ - ۹۳)

۷۵ - آزادی

یہ طنزیہ مضمون ہے جس کو مقالہ نگار کی ندرت بیان نے شگفتہ اور پر لطف بنا دیا ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۳۵ - ۳۸)

۷۶ ـ پتھر کی لکیر

یوسف ناظم کا مضمون

(۱۹۷۶ ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ء ،
ص ۲۹۳ - ۲۹۷)

۷۷ - آفسٹ

مضمون

(۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ء ،

ص ۲۹۷ - ۳۰۰)

۷۸ - جینے کا مزہ

یوسف ناظم کا مضمون

(۱۹۷۶ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ء ،

ص ۳۰۰ - ۳۰۲)

ہ - ہ

(۴)

چوتھا باب :

علمی اور ادبی کتابون پر تبصرے

" رسالۂ غالب " مین غالب کے علاوہ دوسرے اہم موضوعات

پر چھپنے والی کتب اور رسائل پر تبصرے بھی شائع

ہوتے رہے ہین ۔ فن پارے کے محاسن و معائب پر یہ تحقیقی

اور بے لاگ تبصرے فن پارے کی قدروقیمت کا تعین کرتے ہین ۔

مقالے کے اس حصہ مین نقادان ادب و فن کے ان تبصرون کے

خلاصے اور حوالے یکجا کئے ہین ۔ کتب و رسائل پر تبصرے کے

تحت ستر (۷۰) سے زیادہ تبصرون کے حوالے اور خلاصے محفوظ

کئے گئے ہین ۔ اہم تبصرہ نگارون مین سحر انصاری ، شان الحق حقی ،

شہزاد منظر ، محمد علی صدیقی ، مرزا ظفرالحسن ، مسعود احمد

برکاتی ، معین الدین عقیل اور مشفق خواجہ کے نام شامل ہین ۔

۱ - احمد رئیس :-

۱ - آواز جسم

آواز جسم محمود سعیدی کا مجموعہ کلام ہے - تقسیم ہند کے بعد ہندوستان میں جن شاعروں نے مقبولیت حاصل کی ان میں محمود سعیدی کا نام بھی شامل ہے - آواز جسم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس مجموعے میں شاعر نے ذاتی غم کو بھی بیان کیا ہے اور معاشرتی غم کا نوحہ بھی لکھا ہے ، خوشگوار لمحوں کا سرور بھی ہے اور زخموں اور غموں کا اظہار بھی ہے - بقول مبصر " آواز کا جسم ان تمام آوازوں کا حسی لطیف پیکر ہے جو سینہ بسینہ سفر کر رہی ہیں اور قلب تا قلب رواں دواں اور نسل در نسل زندہ رہیں گی"

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۷-

۲ - سراہوں کے سفیر

سراہوں کے سفیر (مرتبین عقیل شاداب ، ظفر غوری ،کرشن گوپال) مطبوعہ مولانا آزاد لائبریری راجستھان بھارت پر تبصرہ کرتے ہوئے احمد رئیس لکھتے ہیں کہ سراہوں کے سفیر ایک قابل قدر شعری انتخاب ہے - یہ شعری انتخاب راجستھان کے جدید شعراء کے کلام پر مشتمل ہے - تبصرہ نگار کے نزدیک اس کتاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ انتخاب کلام اردو میں شائع ہوا ہے - اس سے پہلے

چھپنے والے مجموعے دیو ناگری زبان میں چھپتے رہے ہیں ۔ تبصرہ نگار نے شاعروں کے کلام سے مثالیں دے کر ان کی شاعری پر روشنی ڈالی ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۸ - ۳۳۹)

۳ - مہر منیر

" مہر منیر " حضرت پیر صاحب گولڑوی کی حیات پر لکھی جانے والی اہم کتاب ہے ۔ احمد رئیس نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کو ایک قابل تحسین کاوش قرار دیا ہے ۔ لیکن احمد رئیس کے نزدیک پیر گولڑوی کے بعض واقعات اور باتیں بیان کرتے وقت مؤلف نے مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۴۰ - ۳۴۱)

۲ ۔ ادارہ : ۔

۲ - آج کی شاعرات

" آج کی شاعرات " مرتبہ سلطانہ مہر (مطبوعہ لاہور) میں قدیم اور جدید شاعرات کو نمائندگی دی گئی ہے ۔ کتاب میں بوئے گل ، نالۂ دل ، دود چراغ محفل جیسے عنوانات قائم کرکے ان شاعرات کی شاعری اور خود نوشت حالات بیان کئے گئے ہیں ۔ تبصرہ نگار کے نزدیک یہ کتاب " اردو

ادب " مین ایک بہترین اضافہ ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۵ - ۲۳۷)

۵ ۔ اردو ڈرامہ اور اسٹیج

" مخدوم محی الدین نے ۱۹۳۲ ء مین عثمانیہ یونیورسٹی سے اردو ادب مین ایم ۔ اے کرتے ہوئے " اردو ڈرامہ اور اسٹیج " کے موضوع پر ایک تحقیقی اور تنقیدی مقالہ لکھا ۔ اس تھیسس کا تعارف کرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ مقالہ جو غالب لائبریری مین محفوظ ہے ، جلد کتابی شکل مین شائع ہوگا "۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء -- مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۱۲

۳ ۔ برکاتی مسعود احمد :۔

۶ ۔ سر شام

" رضیہ فصیح احمد کے افسانون کے ایک نئے مجموعے " سر شام " کے بارے مین بتایا گیا ہے کہ یہ مجموعہ جلد شائع ہونے والا ہے۔ افسانون کے موضوعات کے بارے مین بھی اشارات دے دیئے گئے ہین "

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص ۳۱۱

۷ ـ غالب اور انقلاب ستاون

ڈاکٹر معین الرحمٰن کی کتاب " غالب اور انقلاب ستاون "

پر تبصرہ کرتے ہوئے برکاتی صاحب نے اس کتاب کو ڈاکٹر معین الرحمٰن

کی محنت ، لگن اور عرق ریزی کا ثبوت قرار دیا ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ھ ، ص ۱۹۶ - ۱۹۹)

۸ - انیس نما

یہ کتاب میر انیس کی شخصیت اور مرثیہ گوئی پر شائع

ہونے والے مقالات اور کتابوں کا اشاریہ ہے ۔ اس پر تبصرہ کرتے

ہوئے برکاتی صاحب نے لکھا ہے کہ انیس پر تحقیقی کام کرنے والوں

کے لیے یہ کتاب ممد و معاون ثابت ہوگی ۔ تحقیق میں اشاریہ

سازی کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی گئی ہے ۔ انیس کے کلام پر

کام کرنے والے اس اشاریے سے مستفید ہوسکتے ہیں ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ھ ، ص ۲۰۱ - ۲۰۲)

۹ - باغی ہندوستان

باغی ہندوستان مولانا فضل حق خیر آبادی کی

عربی کتاب ہے اور مولانا عبدالشاہد خاں شیروانی نے اسے اردو

میں ترجمہ کیا ہے ۔ ۳۶۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایک مفید اور معیاری کتاب ہے ۔ مولانا فضل حق خیر آبادی غالب کے احباب میں سے تھے ۔ ۱۸۵۷ ء کی تحریک آزادی میں مسلمان مجاہدین کے قائد اور رہنما کی حیثیت سے تحریک کو آگے بڑھایا ۔ علامہ صاحب نے زمانہ اسیری میں جدو جہد آزادی کو عربی زبان میں قلمبند کیا اور اپنے بیٹے مولانا عبدالحق خیر آبادی کو بھجوایا۔ عرصے تک یہ تاریخ قلمی نسخوں کی شکل میں رہی ۔ ۱۹۴۷ ء میں شیروانی نے اس کو باغی ہندوستان کے نام سے شائع کیا ۔ اس میں مولانا فضل حق ، ان کے بیٹے عبدالحق خیر آبادی اور شیروانی کے اپنے سوانحی حالات بھی شامل کئے گئے ہیں ۔ برکاتی صاحب کے نزدیک یہ ایک قابل قدر تصنیف ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۶ ۔ ۲۰۸)

۱۰ ۔ ارمغان کوثر

ارمغان کوثر (مولف ڈاکٹر انعام الحق کوثر) پر تبصرہ کرتے ہوئے برکاتی صاحب نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر کو فارسی زبان پر جو عبور حاصل ہے ، ارمغان کوثر اس کا اہم ثبوت ہے ۔ ان کی فارسی زبان کو عام کرنے کی کوشش بھی قابل تعریف ہیں ۔ کتابیہ میں اہم ایرانی

شا عرون کے بارے مین فارسی مین لکھا گیا ہے ۔ تبصرہ نگار

کے نزدیک اگر ایرانی شعراء کا تعارف اردو مین کروایا جاتا

تو زیادہ بہتر تھا ۔ کتاب مین ایک چیز کھٹکتی ہے کہ اقتباسات

اور ماخذ ،کتابون کے صفحے ، سال اور ایڈیشن کا ذکر نہین

کیا گیا ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۵ — ۳۳۷)

۴- حقی ، شان الحق :-

۱۱ - بیاض مریم

بیاض مریم از سکندر علی وجد مطبوعہ مکتبہ جامعہ

نئی دہلی (ہندوستان) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

سکندر علی وجد کا مجموعہ کلام اپنی روان زبان ، عمدہ طباعت

اور مضامین و موضوعات کے اعتبار سے ایک عمدہ شعری مجموعہ ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۹۹ —— ۲۰۱)

۵ - سحر انصاری :-

۱۲ - اقبال اور انسان

" اقبال اور انسان " مصنف اشفاق حسین (مطبوعہ

آندھرا پردیش ساہتہ اکادمی ، حیدر آباد دکن " اقبال شناسی

کے باب مین ایک دلچسپ اور خوبصورت اضافہ ہے ۔ بقول تبصرہ

نگار ، اشفاق حسین نے اقبال کی فکر کا جس دقت نظری

اور ژرف نگاہی سے جائزہ لیا ہے ، اس سے مصنف کے وسعت

مطالعہ کا پتہ چلتا ہے ۔ خودی ، عشق ، آدم و ابلیس ، حیات

و کائنات اور انسان دوستی جیسے عنوانات کا تجزیہ و

مطالعہ مصنف نے اسلامی ، آتشتی ، ہندوستانی اور مغربی

فلاسفہ کے افکار و اثرات کے تحت کیا ہے اور اس سے اقبال پر

سوچنے کی ایک نئی راہ متعین ہوتی ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۱ - ۲۳۲)

۱۳ ۔ ذکر یار

زکر یار ۔ مرتبہ غلام محمد عمر خان (مطبوعہ ادبی ٹرسٹ

بک ڈپو ، حیدر آباد دکن) ایک اہم ادبی شخصیت سعادت

علی خان کی غزلوں ، نظموں ، مضامین اور خطوط پر

مشتمل ایک اہم کتاب ہے ۔ تبصرہ نگار کے خیال میں مرتب

نے اس کتاب کے ذریعے سعادت علی خان کی شخصیت کو زندہ

رکھنے کی ایک بہترین سعی کی ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۲ - ۲۳۵)

۶ - شہزاد منظر :-

۱۴ - ہنوز

جاذب صدیقی کے مجموعۂ کلام " ہنوز " پر تبصرہ کرتے ہوئے تبصرہ

نگار نے محمد حسن عسکری کی رائے کو بھی بیان کیا ہے - جاذب

صدیقی نے قطعہ نگاری کے ایک مخصوص انداز سے ہٹ کر اسلوب

میں ایک نئی راہ نکالی - ان کی شاعری ، ان کے تجربات و مشاہدات

کا نچوڑ ہے - انہوں نے معاشرتی زندگی کے واقعات کو شاعری

کے سانچے میں ڈھالا ہے -

(جولائی ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۳ - ۱۲۵)

۱۵ - کہانی رانی کیتکی

کہانی رانی کیتکی (تصنیف انشاء اللّٰہ خان) مرتبہ ڈاکٹر

مولوی عبدالحق ، مولانا امتیاز علی خان عرشی اور سید

قدرت نقوی ، پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کی

کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ انشاء نے پوری

کتاب ہندی اور اردو میں لکھی ہے اور ترکی ، عربی یا

فارسی الفاظ بالکل استعمال نہیں کئے - بقول شہزاد منظر

لسانیات اور تاریخ کے حوالے سے یہ کتاب بہت اہمیت کی حامل ہے-

۷ - صدیقی ، مہدی علی :-

۱۶ - اساسیات اسلام

اساسیات اسلام (تصنیف مولانا محمد حنیف ندوی)

اس کتاب کا موضوع اسلام اور معاشرتی مسائل ہے - اس کتاب میں مختلف ابواب قائم کئے گئے ہیں - جن میں اسلام کے متعلق ظاہر پرستوں کی پیدا کردہ غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور غیر مسلم عالموں کے نظریات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے - تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ بعض مسائل کے بارے میں تفصیل کی ضرورت تھی لیکن کتاب میں وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے کہیں کہیں تشنگی کا احساس ہوتا ہے - لیکن مجموعی طور پر اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ ایک مفید کتاب ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۲ - ۲۰۳)

۱۷ - سفر نامہ شیخ الہند

سفر نامہ شیخ الہند تالیف شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی پر تبصرہ کرتے ہوئے مہدی علی صدیقی نے اسے ایک دلچسپ کتاب قرار دیا ہے جس میں جدو جہد آزادی کی داستان رقم کی گئی ہے - شیخ الہند مولانا محمود حسین

کو ترکی کی خلافت کی حمایت میں انگریز حکومت نے گرفتار کیا ۔ شیخ الاسلام نے ان کے دور اسیری کے حالات قلمبند کیے اور اس کے ساتھ ساتھ ترکی کی خلافت کے زوال ، اس کے سیاسی اور جنگی حالات اور ہند اور ترکی میں اسیری کے واقعات بھی ضمنی طور پر بیان کئے ہیں ۔ مجموعی طور پر یہ کتاب قابل قدر کارنامہ ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۶ - ۱۹۷)

۱۸ - فتوح الغیب

تصوف کے موضوع پر حضرت عبدالقادر جیلانی کی اس کتاب کا ترجمہ سید محمد فاروق نے کیا ہے ۔ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے صدیقی صاحب نے لکھا ہے کہ فتوح الغیب میں تصوف کو قرآن و سنت کے مطابق بیان کیا گیا ہے ۔ یہ کتاب تصوف سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے نسخہ اکسیر ہے ۔ جو ان میں ایمان اور روحانیت کی نئی شمعیں روشن کرسکتی ہے ۔

(جولائی ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۹ - ۱۳۰)

۱۹ - گلشن اخلاق

"گلشن اخلاق" سید منظر زیدی کی کتاب ہے -

اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے مہدی علی صدیقی نے لکھا ہے کہ

اس کتاب میں مسلمانوں کی فلاح و ترقی کے لیے وعظ و نصیحت کے

مروجہ طریقے سے ہٹ کر تاریخ اسلام اور اسلام کی نامور ہستیوں

کے حالات بیان کرکے بے عمل مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی

مشعل روشن کرنے کی کوشش کی گئی ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۰)

۸ - صدیقی محمد علی :-

۲۰ - تذکرہ عروس الاذکار

" تذکرہ عروس الاذکار " مصنف نصیرالدین

پر تبصرہ کرتے ہوئے تبصرہ نگار نے لکھا ہے " یہ تذکرہ

دکنیات میں ایک اہم اضافہ ہے اور اردو زبان کی جڑوں کو

کرناٹک اور میسور تک بڑھتے اور پھیلتے ہوئے دکھاتا ہے -

فاضل مرتب نے اہم اور غیر اہم فروعی اور مستقل عناصر کو ایک

دوسرے سے الگ کرنے میں جس دقت نظری کا مظاہرہ کیا ہے ،

وہ قابل داد ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۹ - ۲۱۰

۹ ۔ ظفرالحسن ، مرزا :۔

۲۱ ۔ تقویم ہجری و عیسوی

تقویم ہجری و عیسوی (مطبوعہ انجمن ترقی اردو)
ابوالنصر محمد خالدی کی مرتب کردہ کتاب ہے ۔ محمود احمد خان
نے نظر ثانی کے بعد اس کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا ۔ محققین
کے لیے یہ جنتری بہت افادیت کی حامل ہے ۔ تبصرہ نگار کے بقول
ہجری اور عیسوی سنون مین مطابقت کے لیے ایسی تقویم کی
ضرورت ہمیشہ رہی ہے ۔ اس تقویم نے اس کمی کو بہت حد تک
پورا کیا ہے ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۳۶ ۔ ۲۳۷)

۲۲ ۔ علم و آگہی

علم و آگہی کے مرتبین ابوسلمان شاہجہانپوری
اور امیرالاسلام ہین ۔ مرتبین کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ
انہون نے ہندوستان اور پاکستان کے پینتیس ادبی اور
تعلیمی ادارون کے قیام کی تاریخ بیان کرنے کے ساتھ مختلف
اہل قلم سے کلکتہ ، حیدر آباد ، علی گڑھ دہلی اور لکھنؤ
جیسے شہرون کے مختلف ادارون پر مضامین لکھوائے ۔

مقدمہ میں مختلف تحریکوں کا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا

ہے - مرزا ظفرالحسن کے نزدیک اس شمارے کو مرتب کرنے

میں مرتبین نے جس محنت اور لگن سے کام کیا ہے ، وہ

قابل تعریف ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸ - ۲۲۹)

۲۳ - خیابان انیس

" خیابان انیس " پشاور یونیورسٹی کے اردو

مجلہ " خیابان " کا انیس نمبر ہے - اس میں میر انیس کے حالات

زندگی اور مرثیہ نگاری پر اچھے اور معلومات افزا مضامین

ملتے ہیں - تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ " خیابان انیس "

غالب لائبریری میں ایک اچھا اضافہ ہے جس کے لیے مرتبین مبارکباد

کے مستحق ہیں - (اپریل ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۹)

۲۴ - رگ سنگ

رگ سنگ گورنمنٹ کالج بلوچستان کا مجلہ ہے -

جس کے مدیر رشید نواز مائل ہیں - اس رسالے میں اردو ، انگریزی ،

فارسی اور پشتو زبانوں کا تنوع ، اردو اور بلوچی زبان کے

مشاهیر ادباء اور شعراء کے مضامین اور شاعری ، سیاست اور
مزاح پر مضامین شامل ہیں ۔ تبصرہ نگار نے متنوع مضامین پر
مبنی اس مجلے کو اردو کے جریدی سرمایے میں اہم اضافہ قرار دیا ہے ۔
(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۰)

۲۵ ۔ شہپر

شہپر مصنف سید حرمت الا کرام (مطبوعہ دہلی)
پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا ظفرالحسن نے لکھا ہے کہ اس مجموعہ
کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر نے زندگی کے آلام و مصائب کا
مقابلہ زندہ دلی سے کیا کیونکہ وہ زندگی سے محبت کا درس دیتا
ہے ۔ اسلوب پر کلاسیکی ادب کی چھاپ نظر آتی ہے لیکن موضوعات
موجودہ معاشرے سے لیے گئے ہیں ۔ شاعر کی فکر اور سوچ میں
گہرائی پائی جاتی ہے ، وہ پختہ فنی شعور کا مالک ہے ۔
(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۵ ۔ ۲۰۷)

۲۶ ۔ غبار خاطر

غبار خاطر کے دوسرے شمارے پر تبصرہ کرتے ہوئے
کہا گیا ہے کہ یہ رسالہ اپنے گوناگون اور متنوع موضوعات و

مضامین کی وجہ سے ایک دلچسپ رسالہ ہے ۔ اکابرین کی تخلیقات ،
معلوماتی و تنقیدی مضامین ، تبصرے اور نئی مطبوعات کے
تعارف نے اس کو زیادہ وقیع بنا دیا ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۰ - ۲۱۲)

۲۷ ۔ ہم سخن

جناح گورنمنٹ کالج کراچی کے مجلہ پر تبصرہ کرتے
ہوئے مرزا ظفرالحسن لکھتے ہیں کہ اگر زبان ، ثقافت اور
روایات پر تحقیقی مضامین شائع کیے جائیں تو طلبہ اس سے زیادہ
استفادہ کرسکتے ہیں ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۳)

۲۸ ۔ آئیا دیکھا

طلبہ کے لیے جاری کیے گئے اس مجلہ پر تبصرہ
کرتے ہوئے اسے ایک قابل تحسین کاوش قرار دیا گیا ہے ۔ یہ
ایک ادبی ، علمی ، تنقیدی اور معلوماتی مجلہ ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۲ - ۲۱۳)

۲۹ ۔ سالانہ مجلہ

گورنمنٹ اسلامیہ کالج کراچی کے مجلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا ظفرالحسن نے لکھا ہے کہ اس مجلہ میں شاعری کے ساتھ نثر میں اہم موضوعات اور سائنس پر مضامین شائع کئے جائیں تو مجلہ کا وقار بلند ہوگا ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ھ ، ص ۲۱۲)

۳۰ ۔ پاک و ہند میں مانگرول کا مقام

گل مانگرولی اور اقبال موشلانی کی کتاب " پاک و ہند میں مانگرول کا مقام " مطبوعہ کراچی پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا ظفرالحسن لکھتے ہیں کہ یہ کتاب اسلامی ریاست مانگرول کی تاریخ کے بارے میں ہے ۔ اس میں ریاست کے حکمرانوں کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو تفصیلات اس کی تہذیب و ثقافت ، تعلیم ، عمارات اور تہواروں کے بارے میں دی گئی ہیں ۔ اس سے ریاست کی مکمل تاریخ تو سامنے نہیں آتی لیکن اس کے باوجود یہ مصنفین کی قابل تعریف کاوش ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ھ ، ص ۱۹۸)

۳۱ - سوال جواب

سوال جواب از ظہیر احمد کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ظہیر احمد نے صحافی ہونے کی وجہ سے مختلف رسائل کے لیے نامور شخصیات سے ملاقاتیں کرکے ملاقات کا پس منظر، ان شخصیات کے خیالات و افکار اور تاثرات کو کتابی صورت پیش کرکے اپنی " ذہانت " کا ثبوت دیا ہے - کتاب مختصر ہونے کے باوجود مفید ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۸ - ۱۹۹)

۳۲ - کتاب نما

کتاب نما کے نام سے مکتبہ جامعہ نئی دہلی سے شائع ہونے والے اس رسالے میں ہندوستان کے مشہور و معروف اداروں کے نام اور ان کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں - اس کے علاوہ اس میں مشاہیر ادب کی تخلیقات پر تبصرے بھی شائع کئے گئے ہیں - تحقیق کا شغف رکھنے والے حضرات کے لیے یہ رسالہ ایک نایاب تحفہ ہے -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۰ - ۲۱۱

۳۳ - سحر

" سحر " سرسید گرلز کالج کراچی کا سالانہ مجلہ ہے -
سرسید گرلز کالج کی طالبات ، اس کو بڑی محنت اور لگن سے
نکالتی ہیں - اس کی مدیر اور سرپرست اعلیٰ کی محنت اور
کوشش قابل تعریف ہے - اس مجلے میں مضامین و مقالات ، نظمیں
و غزلیں اور مختلف تقاریب کی رپورٹیں شائع کی گئی ہیں -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۱ - ۲۱۲

۳۴ - گفتگو

" گفتگو " (مدیر سردار جعفری) مطبوعہ بمبئی پر
تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ ایک مفید اور کار آمد رسالہ
ہے - اس رسالہ میں تمام اصناف نظم و نثر پر تبصرے کر دیئے
گئے ہیں - اس کی کامیابی کی وجہ نامور اہل قلم حضرات کی
نگارشات ہیں -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۲ - ۲۱۳)

۳۵ - اتحاد

زیر تبصرہ رسالہ اتحاد کا سلور جوبلی نمبر ہے - جو گورنمنٹ اردو کالج کراچی کی سلور جوبلی پر شائع کیا گیا - رسالہ کی غیر معیاری تخلیقات نے رسالہ کی قدرو قیمت کو متاثر کیا ہے - مرزا ظفرالحسن نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس موقع پر کالج کی تاریخ اور پرانے طلبہ کے حالات و کوائف بیان کئے جاتے تو رسالہ کی وقعت اور اہمیت میں اضافہ ہوتا -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۱۳ - ۲۱۴)

۳۶ - العلم

آل پاکستان ایجوکیشنل سوسائٹی ناظم آباد کے سہ ماہی جریدہ (مدیر سید الطاف بریلوی) کے جوبلی نمبر پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے ایک قابل تعریف کاوش قرار دیا گیا ہے - چار سو صفحات کے اس جوبلی نمبر میں شامل مضامین ، مقالات ، شعرو شاعری اور دیگر نگارشات قابل تعریف ہیں - علی گڑھ پر مضامین بہت مفید اور معلومات بخش ہیں -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۴۳ -

۳۷ - ثقافت

جریدہ ثقافت کے مدیر مستنصر جاوید ہیں - جریدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ جریدہ کے مضامین اور مقالات مقالہ نگاروں کی محنت اور سلیقے کا منہ بولتا ثبوت ہیں - اس کے لئے مدیر اور تمام کارکن مبارک باد کے مستحق ہیں - ۹۸ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ طباعت و تزئین کے لحاظ سے بھی خوبصورت رسالہ ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۱ - ۳۲۲)

۳۸ - فکرو نظر

ادارہ تحقیقات اسلامی کے جریدۂ فکرو نظر (مدیر ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی) کے خاص حج نمبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ رسالہ نہ صرف حج کی سعادت حاصل کرنے والوں کے لیے ہے بلکہ عام احباب بھی اس کتاب سے مستفیض ہو سکتے ہیں یہ ایک معلوماتی اور دلچسپ رسالہ ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۳)

۳۹ - برگ گل

زیر تبصرہ مجلہ گورنمنٹ اردو کالج کراچی کا تعلیمی پالیسی نمبر ہے جس کے مدیر محمد ذاکر نسیم اور مدیر اعلیٰ امتیاز حسین مفتی ہیں - کالج کی سلور جوبلی پر شائع ہونے والا یہ تعلیمی پالیسی نمبر ایک معیاری اور معلوماتی جریدہ ہے - اس میں پاکستان کی جامعات اور کالجوں ، ہمارے نظام تعلیم ، تعلیمی پالیسیوں اور اصلاحات پر عمدہ مضامین لکھے گئے ہیں - ایک کمی محسوس ہوئی کہ پنجاب یونیورسٹی جیسی قدیم درس گاہ پر کوئی مضمون نہیں - بہر حال بحیثیت مجموعی یہ ایک گران قدر شمارہ ہے - بقول تبصرہ نگار تمام کارکنوں کی محنت سے رسالے کی اشاعت معجزے کی صورت میں رونما ہوئی -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۲۲)

۴۰ - نخلستان

گورنمنٹ کالج جامعہ ملیہ کراچی کے مجلہ نخلستان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کی تمام تحریریں مفید اور قابل

تعریف ہین ۔ ادب ، سائنس ، فلسفہ اور تنقید پر بہترین اور وقیع مضامین پڑھنے کو ملے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۲۵)

۴۱ ۔ نیرنگ خیال

زیر تبصرہ شمارہ نیرنگ خیال کا اردو کانفرنس نمبر ہے ۔ جس کے مدیر حکیم یوسف اور سلطان رشک ہین ۔ اس کانفرنس نمبر مین مشاہیر اور اکابرین ادب کی نگارشات رسالے کی زینت بنی ہین ۔ متنوع رنگا رنگ اور دلچسپ مواد نے شمارے کی دلچسپی مین اضافہ کیا ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۲ ء ، ص ۱۳۲)

۴۲ ۔ ہمدم

اختر پراچہ اور بدر پراچہ کی ادارت مین نکلنے والے اس پرچے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ دور دراز علاقو ن مین بھی ادب سے محبت کر نے والون کی کمی نہین ۔ ہمدم جیسے رسالے زبان کے فروغ کا ایک موثر ذریعہ ہین ۔ یہ

ایک قابل تحسین کاوش ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۶)

۴۳ - صبح امید

بمبئی سے نکلنے والے اس شمارے کے ایڈیٹر عبدالسمیع ہیں -
زیر نظر شمارہ" صبح امید " کی چالیسویں سالگرہ پر شائع کیا گیا ہے -
اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس جریدے نے چالیس سال
کے عرصے میں جس طرح نیا معیار اور مقام قائم رکھا ہے وہ قابل تعریف
ہے - مرزا ظفرالحسن نے اس نمبر کی اشاعت کو ایڈیٹر کی ایک قابل
قدر کوشش کہا ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۷)

۴۴ - غبار خاطر

غبار خاطر (ادارت شمیم احمد ، عتیق اللہ) مطبوعہ
ہند اورنگ آباد پر تبصرہ کرتے ہوئے رسالہ کے مشمولات کی تعریف
کی گئی ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۸)

۴۵ - یادون کی خرافات (مصنف سید مشتاق علی)

مرزا ظفرالحسن لکھتے ھین کہ جوش ملیح آبادی کی کتاب " یادون کی بارات " کے ردّ عمل کے طور پر وجود مین آنے والی یہ کتاب نہایت سوز دل اور طبقاتی احساس کے ساتھ لکھی گئی ھے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۹ - ۰

۴۶ - توازن

محمد علی صدیقی کے اردو مضامین کا مجموعہ "توازن " پر تبصرہ کرتے ھوئے لکھا گیا ھے کہ چار ابواب شاعری ، تاریخ ، تنقید اور افسانے پر مشتمل یہ کتاب مصنف کا ایک اھم کارنامہ ھے - تبصرہ نگار کے خیال مین کتاب مین انگریزی الفاظ اور اصطلاحات کا کثرت سے استعمال گران گزرتا ھے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۰)

۴۷ - ڈاکٹر محمود حسین نمبر

"نگار" کے ڈاکٹر محمود حسین نمبر مدیر ڈاکٹر فرمان فتح پوری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی نثری اور منظوم تحریروں کو مختلف عنوانات سے چھاپ کر ایک قابل قدر نمبر شائع کیا گیا ہے - جس سے مصنف کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی ایک دلآویز تصویر سامنے آجاتی ہے - طویل مضامین ، مختصر تجربے ، تاثرات اور مشاہدات سے اس خاص نمبر میں تنوع پیدا ہوگیا ہے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۴- ۳۳۵)

۴۸ - حسرت موہانی

"نگار" حسرت موہانی نمبر کے مدیر ڈاکٹر فرمان فتحپوری ہیں - یہ نمبر ۳۷۲ صفحات پر مشتمل ہے - اس میں حسرت موہانی کی زندگی ، شخصیت ، شاعری کے مختلف پہلوؤں اور فن پر نامور ادیبوں کے مقالات شائع ہوئے ہیں - اس نمبر پر تبصرہ کرتے ہوئے رائے دی گئی ہے کہ اس نمبر میں شائع ہونے والے مقالوں کو کتابی شکل میں مرتب ہونا چاہیے تاکہ ادب کے شائقین ان سے مستفید ہوسکیں -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۵- ۳۳۷

۴۹ - گفتگو

رسالہ گفتگو (مدیر سردار جعفری) پر تبصرہ کرتے
ہوئے تبصرہ نگار نے اس مین شائع ہونے والے مضامین اور
مقالون کے موضوعات کا تعارف کروایا ھے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۷- ۳۴۰

۵۰ - علم و آگہی

گورنمنٹ نیشنل کالج کے مجلہ علم وآگہی مرتبین (ابوسلمان
شاھجہانپوری اور امیر الاسلام) جلد دوم پر تبصرہ کرتے ہوئے
مرزا ظفرالحسن نے لکھا ھے کہ پانچ سو صفحات کے اس مجلہ کے لیے
مواد جمع کرنے مین مرتبین نے نہایت محنت اور جانفشانی سے کام
لیا ھے - تعلیمی ، ادبی ، دینی ، لسانی اور علاقائی ادب کے ادارون
پر تفصیل سے مضامین سپرد قلم کرکے مجلہ کو اھم بنا دیا ھے -
مرزا صاحب نے اس کو قابل فخر کارنامہ کہا ھے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۴۰ - ۲۱

۵۱ - ھم سخن - خسرو نمبر

ھم سخن مطبوعہ (گورنمنٹ جناح کالج کراچی) مرتب شھاب احمد پر تبصرہ کرتے ھوئے تبصرہ نگار نے امیر خسرو پر شائع ھونے والے مضامین کی تعریف کی ھے اور مخطوطات خسرو کے اشاریہ کو مجلہ کی امتیازی خصوصیت قرار دیا ھے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء مارچ ۱۹۷۷ ء ص ۳۲۱)

۱۰ - عتیق احمد :-

۵۲ - مرے خدا مرے دل

زیر تبصرہ کتاب مجید امجد کی غزلوں اور نظموں کا انتخاب ھے جس کو تاج سعید نے مرتب کیا ھے ۔ اس کتاب میں مجید امجد کی شخصیت ، ذھنی اپچ اور ان کے طرز بیان پر گفتگو کی گئی ھے ۔ مجید امجد کا کلام ان کے درویشانہ مزاج کا عکاس ھے ۔ انھوں نے اسلوب ، ھیئت اور عروض میں نئے نئے تجربات کیے ۔ اس لیے ان کی شاعری میں اپنے ھم عصروں کی نسبت ندرت و جدت کا پہلو نمایاں ھے ۔ ان کے فکر اور اسلوب کی انفرادیت انھیں دوسرے شعراء سے ممتاز کرتی ھے ۔ تبصرہ نگار کے نزدیک مذکورہ مجموعہ میں جن نظموں اور غزلوں کا انتخاب کیا گیا ھے وہ

مجید امجد کی شخصیت اور اسلوب کی ترجمان ہیں -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۰ - ۱۲۳)

۵۳ - صفر

کلام حیدری کے افسانوں کا مجموعہ صفر (مطبوعہ جے جے کلچرل اکیڈمی بھارت) پر تبصرہ کرتے ہوئے عتیق احمد لکھتے ہیں کہ زیر نظر مجموعہ میں گوناگوں معاشرتی مسائل اور الجھنوں کی نشاندھی کی گئی ہے - رشوت ، منافع خوری حرص و ہوس اور خود غرضی جیسی لعنت نے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے - مصنف نے ظلم ، جبر اور استحصال کرنے والوں کے چہروں کو بے نقاب کیا ہے - اس کتاب میں بھارت کی موجودہ صورتحال کو بیان کیا گیا ہے - تبصرہ نگار کے خیال میں اس کتاب میں سماجی شعور تو ملتا ہے مگر سماج کے استحصال اور جبر سے نجات کی کوئی راہ نہیں دکھائی گئی - بہرحال مصنف نے نئی تکنیک استعمال کرکے اسلوب میں جدت پیدا کی ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۱- ۱۳۳)

۱۱ ۔ کاظمی ، محمد رضا :۔

۵۴ ۔ نقد حرف

محمد رضا کاظمی نے ممتاز حسین کی کتاب " نقد حرف "
پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں اردو کا سب سے اعلیٰ تنقید نگار قرار دیا
ہے ۔ ان کے بقول " نقد حرف " میں ترقی پسندی کے تکلف کی
ضرورت نہیں ۔ ان کے بیشتر حریف زاویۂ نگاہ کی تازگی سے ہمیں
متاثر کرتے ہیں جبکہ ممتاز حسین بحث کے چاروں گوشوں کو زمین پر
ہموار رکھ کر آغاز کرتے ہیں ۔ بعض صورتوں میں یہ طریقہ منفعت بخش
ثابت نہیں بھی ہوا ہے لیکن ایسے میں بصیرت اور علم کا حجم
برابر صرف ہوتا ہے اور یہ طریقہ ریاض کا بھی تقاضا کرتا ہے اس
اعتبار سے ممتاز حسین اردو کے سب سے اعلیٰ تنقید نگار قرار پائیں
گے "۔

(جنوری ۱۹۹۰ ء جون ۱۹۹۲ ء ، ص ۲۶۹۔ ۸۱

۱۲ ۔ م ج نسیم :۔

۵۵ ۔ خاک نشین

مرزا ادیب کے ڈراموں کے مجموعہ خاک نشین پر
تبصرہ کرتے ہوئے تبصرہ نگار نے لکھا ہے کہ مرزا ادیب کے ڈرامے
اردو کے ادبی سرمایہ میں ایک اہم اضافہ ہیں ۔ آغا حشر کے بعد

اردو ڈرامہ کی نوک پلک سنوارنے والون مین مرزا ادیب کا نام بہت اہم ہے ۔ " خاک نشین " ان کے تین ڈرامون کا مجموعہ ہے مرزا ادیب نے ان ڈرامون کے کردار اور مواد پر اپنے ارد گرد کے ماحول سے لیا ہے ۔ انہون نے زندگی کے حقائق کا بغور مطالعہ کیا ہے اور روز مرہ زندگی کے کامیاب مرقعے پیش کئے ۔ وہ زندہ اور متحرک کردار پیش کرتے ہین انہون نے معاشرت اور روز مرہ زندگی کا پوری طرح احاطہ کیا ۔ سماجی اصلاح کے جذبہ نے ان کے ڈرامون مین آفاقیت پیدا کردی ہے ۔ بلا شبہ مرزا ادیب بہت بڑا فنکار ہے ۔

(جولائی ستمبر ١٩٧٦ء ، ص ١٣٣ - ١٣٥)

١٣ ۔ محسن بھوپالی :-

٥٦ ۔ قہقہہ زار

قہقہہ زار کے مصنف خواجہ عبدالغفور ہین ۔ اس کتاب مین خواجہ صاحب نے منتخب لطیفون کو ابواب مین تقسیم کرکے کتاب کی زینت بنایا ہے ۔ خواجہ صاحب کے حسن انتخاب کی وجہ سے اردو کے مزاحیہ ادب مین ایک معیاری کتاب کا اضافہ ہوا ہے ۔

(اپریل جون ١٩٧٥ء ، ص ٢٢٣ - ٢٢٥)

۵۷ - شگوفہ زار

شگوفہ زار کے مصنف خواجہ عبدالغفور ہین - اس مین
مزاح اور ظرافت کی تشریح مختلف حوالون سے کی گئی ہے - اس
کے علاوہ مختلف عنوانات کے تحت لطیفے شامل کرکے کتاب کو
دلچسپ بنایا گیا ہے - محسن بھوپالی نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے
کہ یہ کتاب موضوع اور اچھی روان نثر کے باعث ایک خوبصورت
کتاب ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۳۶)

۵۸ - مضراب

اقبال عظیم کے مجموعہ کلام " مضراب " پر تبصرہ
کرتے ہوئے محسن بھوپالی لکھتے ہین کہ اس کتاب مین زندگی
کے تجربات و مشاہدات اور سماجی شعور پوری طرح جلوہ گر
ہے - شاعر کے مخاطب معاشرے مین بسنے والے عام انسان ہین -
انہون نے اپنے تاثرات کو بے ساختہ اور فطری انداز مین پیش
کیا ہے جس مین تکلف اور تصنع نہین - اپنے ذاتی اور خاندانی
حالات کو بھی مختصراً پیش کیا ہے - اس کتاب مین انہون نے

مصائب و آلام کا بہادری و دلیری سے مقابلہ کرنے کا درس دیا ہے ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مصنف نے کتاب مشرقی پاکستان کے نام انتساب کی ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۲ - ۳۳۳)

۵۹ - غزالاں تم تو واقف ہو

" غزالاں تم تو واقف ہو " ادا جعفری کا مجموعہ کلام ہے ۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے محسن بھوپالی نے لکھا ہے کہ ادا جعفری وہ واحد شاعرہ ہے جس کے ہاں موضوعات و مضامین کی تکرار نظر نہیں آتی اور نہ ہی یہ موضوعات روایتی ہیں بلکہ ان کی فکر اور شعور میں مسلسل ارتقاء نظر آتا ہے ۔ انہوں نے اظہار کے نئے امکانات اور زاویے وضع کیے ان کے جدت آمیز لہجے نے ان کے کلام کو شگفتہ و رنگین بنا دیا ہے ۔ رجائیت اور امید آفرینی ان کے کلام کی نمایاں خوبی ہے اگرچہ کہیں کہیں افسردگی کا احساس ہوتا ہے لیکن اس میں مایوسی نہیں ہے ۔ نظم اور غزل دونوں میں انہوں نے نئی تراکیب اور اسلوب کی طرح ڈالی ۔ تبصرہ نگار نے آخر میں ان کی شاعری کی مثالیں دے کر ان کے طرز ادا کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۷ - ۱۲۸)

۱۲ - عمر مہاجر ، محمد :-

٦٠ - آپ بیتی : رشید احمد صدّیقی

رشید احمد صدیقی کی مختلف اور منتشر تحریروں سے

مرتب کردہ یہ آپ بیتی ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن کی ایک منفرد

کاوش ہے - اس آپ بیتی میں مصنف نے خود اپنی زندگی کے

حالات قلمبند نہیں کئے بلکہ مرتب نے علی گڑھ کی زندگی کے

متعلق رشید احمد صدیقی کے تجربات و مشاہدات کو بیان کیا ہے

جس سے رشید احمد صدیقی کی مکمل شخصیت ہمارے سامنے آتی ہے

بقول تبصرہ نگار " اس کتاب کی ترتیب میں سیّد صاحب نے جس

محنت اور سلیقے سے کام کیا ہے وہ ہر طرح قابل ستائش ہے " -

(اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ۲۳۷ - ۲۴۳)

٦١ - حیات بہادر یار جنگ

حیات بہادر یار جنگ تالیف غلام محمد عمر مہاجر ،

نواب بہادر یار جنگ کی سوانح عمری ہے - یہ مختصر مگر جامع

کتاب ہے - اختصار کے باوجود مولف نے نواب صاحب کی شخصیت

کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ان کی شخصیت اور زندگی

کے تمام خدو خال سامنے آجاتے ہیں -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۰۲ - ۲۰۵)

۱۵ ۔ صدیر رضوی :۔

۲۲ ۔ بیاض مراثی

افسر صدیقی امروہوی کی مرتبہ کتاب " بیاض مراثی "
پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ انجمن ترقی اردو کی طرف سے
" یوم انیس " کے موقع پر شائع ہونے والی اس بیاض میں اردو اور
دکنی زبان کے مشہور معروف شعراء کے مرثیے ، نوحے اور سلام جو
مخطوطات کی صورت میں تھے ، ان کو شائع کرکے لائق تحسین
کارنامہ انجام دیا گیا ہے ۔ افسر امروہوی نے تدوین اور حاشیہ
نگاری کا کام کرکے کتاب کی قدرو قیمت میں اضافہ کیا ہے ۔ مرتب
نے مشکل اور متروک الفاظ کے معانی کتاب کے آخر میں دے کر قاری کے
لیے اس کتاب کی افادیت بڑھا دی ہے ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۰۲ ۔ ۲۰۳

۲۳ ۔ گلزار نفیس

گلزار نفیس (مرتبہ ڈاکٹر سید تقام حسین) پر
تبصرہ کرتے ہوئے صدیر رضوی نے ڈاکٹر تقام حسین کے علمی اور
تحقیقی ذوق کی تعریف کی ۔ میر انیس کے بیٹے میر نفیس کے
مراثی پانچ جلدوں میں شائع ہوچکے ہیں ۔ گلزار نفیس میں ڈاکٹر

قمقام نے ان پانچ جلدون مین چھ مرثیون کا انتخاب متن کی تصحیح

کرکے شائع کیا ھے ـ کتاب مین میر نفیس کے حالات زندگی ، فن ،

مرثیے کی تاریخ اور تعارف موجود ھے ـ کتاب کی زبان بھی سادہ اور

سلیس ھے ـ یہ ایک اہم کتاب ھے ـ

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۰۳ ـ ۲۰۶)

۱۲ ـ مشفق خواجہ :-

۲۳ ـ شام صحرا
==============

حمید جالندھری کے مجموعہ شاعری " شام صحرا "

پر تبصرہ کرتے ہوئے مشفق خواجہ لکھتے ھین کہ " شام صحرا "

شاعری کی دنیا مین ایک خوبصورت اضافہ ھے ـ شاعر نے اقبال

کے تتبع مین اشعار کہے ھین لیکن ان کو نقالی نہین کہا جاسکتا ـ ان

کی شاعری مین موضوعات کا تنوع پایا جاتا ھے انہون نے زندگی

کے گونا گون پہلوؤن کی عکاسی کی ھے ـ " شام صحرا " ایک ایسے

شخص کی شاعری کا مجموعہ ھے جس نے غم کو آفاقی بنا کر ھر دکھی

دل کی ترجمانی کی ھے ـ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۶ ـ ۳۲۹)

۶۵ - تذکرۂ مصنفین درس نظامی (اختر راھی) -

زیر نظر کتاب پر تبصرہ کرتے ھوئے مشفق خواجہ نے اسے ایک اھم کتاب قرار دیا ھے - اس کتاب مین بر صغیر پاک و ھند کے دینی مدارس مین رائج نظام تعلیم درس نظامی کے مصنفین کے حالات زندگی اور ان کے تعلیمی کارنامون کے بارے مین معلومات فراھم کی ھین - مختلف شعبون کے بارے مین یہ ایک مختصر مگر جامع کتاب ھے - جس سے دینی مدارس کے طلبہ مستفید ھو رھے ھین - خواجہ صاحب نے اسے اختر راھی کی ایک بہترین کاوش قرار دیا ھے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۳۰ - ۳۳۱)

۱۷ - معین الدین عقیل :-

۶۶ - تذکرہ غالب اور غالب پسند آم

غلام حسین چوھدری راز گجراتی کی کتاب " تذکرہ غالب و غالب پسند آم " پر تبصرہ کرتے ھوئے لکھا گیا ھے کہ یہ ایک دلچسپ اور منفرد کتاب ھے - جس مین غالب کی آم پسندی پر دوسرے اھم اھل قلم حضرات کی تحریرین بھی شامل ھین - راز گجراتی صاحب نے غالب سے عقیدت و ارادت مندی کی وجہ سے کتاب کا نام غالب پسند رکھا اور مختلف شعراء کی آم پر نظمین

بھی اس کتاب میں شامل ہیں ۔ تبصرہ نگار کے نزدیک مصنف نے

آموں کی کاشت پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے ۔ ۔ جس سے یہ

لگتا ہے کہ آم اور شعرو شاعری کا تعلق قائم کرنے کی کوشش

کی گئی ہے ۔ بہر حال اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ ایک قابل قدر

کتاب ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۱ ۔ ۳۳۲)

۶۷ ۔ لالہ زار

لالہ زار (تصنیف خواجہ عبدالغفور) مطبوعہ

بمبئی پر تبصرہ کرتے ہوئے معین الدین عقیل نے لکھا ہے کہ لالہ زار

محض لطیفوں اور چٹکلوں کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں شامل

طنزیہ اور مزاحیہ مضامین اور خاکے اندوکھے اور منفرد مزاح کی

عمدہ مثال ہیں ۔ خواجہ صاحب کے مزاح میں سوقیانہ پن نہیں

بلکہ انہوں نے بذلہ سنجی کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھا جس نے

ان کو ہندوستان کے بلند پایہ مزاح نگاروں کی فہرست میں

شامل کردیا ہے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۳۴ ۔ ۳۳۵)

۶۸ ـ تاریخ تناولیان (سید مراد علی)

زیر نظر کتاب تناولی قوم کی تاریخ ہے ـ یہ قوم سلطان محمود غزنوی کے حملوں کے وقت تناول کے راستے مردان اور سوات کے علاقوں میں آباد ہوگئی تھی ـ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے تبصرہ نگار نے کتاب کی تمہید کے صفحہ کو نقل کرکے بتایا ہے کہ اس تمہید سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگریز سے انعام و اکرام پانا اس تصنیف کا مقصد تھا ـ کیونکہ اس میں صرف تناولی قوم کی تاریخ بیان نہیں کی گئی بلکہ صرف تحریک جہاد کی مخالفت کی گئی ہے کیونکہ کسی قوم کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ کتاب میں موجود حقائق کا مقصد انگریز کی خوشامد ہے ـ معین الدین عقیل صاحب نے اس کتاب کی اشاعت کو مکروہ فعل قرار دیا ہے ـ

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱۱ - ۱۱۶)

۶۹ ـ سیدان بادشاہ گر (مرتبہ : ڈاکٹر سید صفدر حسین) ـ

سیدان بادشاہ گر میں سادات سید حسن علی خان اور حسین علی خان کے کردار اور ان کی سیاسی سرگرمیوں پر روشنی

ڈالی گئی ھے ۔ تبصرہ نگار کے بقول مرتب نے مختلف کتابوں

" تاریخ فرخ بخش " جیسی کتابوں کے حوالے اور اقتباسات دے

کر سید برادران کے کردار کو عیوب و نقائص سے پاک

قرار دینے کی کوشش کی ھے ۔ سید برادران کا شمار ان لوگوں

میں ھوتا ھے جنھوں نے مغلیہ سلطنت کو کمزور کرنے کے لیے پست

ترین حربے استعمال کیے لیکن مرتب نے ان کتابوں کا تذکرہ

نہیں کیا جن میں ان پر تنقید کی گئی ھے ۔ معین الدین عقیل

نے تبصرہ کرتے ھوئے لکھا ھے کہ تاریخ حقائق سے چشم پوشی کر کے

اپنی پسند اور مرضی کے مطابق واقعات بیان کرنے کا نام

نہیں بلکہ اس میں راست گوئی بنیادی اور اولین ضرورت ھے ۔

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۱۶ - ۱۲۰)

۷۰ - نیا جزیرہ

" نیا جزیرہ " بھارت (حیدر آباد) کے شاعر

اسلم عمادی کا پہلا مجموعۂ کلام ھے ۔ انھوں نے متنوع موضوعات

پر اظہار خیال کیا ھے ۔ ان کی شاعری ان کی شخصیت کا

مرقع ھے ۔ رومانیت ان کے کلام کی نمایاں خصوصیت ھے انھوں

نے معاشرتی کجیوں ، نا انصافیوں اور بے رحمیوں پر بھی قلم

اٹھایا ھے ۔ لیکن معین الدین عقیل کی رائے میں ان کے شعروں میں پختگی ، نکھار اور رچاؤ پیدا کرنے کے لیے محنت کی ضرورت ھے اور اسلم عمادی کو آزاد نظم کی بجائے اظہار کے تمام طریقوں کو اپنانا چاھیے ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۱- ۳۲۲

۷۱ - بدلتا ھے رنگ آسمان

معین الدین عقیل لکھتے ھیں کہ "یہ آغا سہیل کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ھے ۔ افسانہ نگاری میں آغا سہیل کے ھاں بنیادی صلاحیتوں کی کمی نہیں اگر وہ اسی انہماک اور خلوص سے لکھتے رھے تو ایک دن یقیناً زیادہ بڑے افسانہ نگاروں میں ان کا شمار ھوسکتا ھے ---"

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۱۹- ۳۲۰

۷۲ - نظمانے

محسن بھوپالی کے شعری مجموعے " نظمانے " پر تبصرہ کرتے ھوئے معین الدین عقیل نے لکھا ھے کہ محسن کی

شاعری ان کے متنوع اور گوناگون تجربات کا نچوڑ ھے -
زیر نظر مجموعہ بھی دکھ ، کرب ، ناکامی اور مایوسی کی
منزلیں طے کرنے کے بعد وجود مین آیا ھے - ان کے طنزیہ و
تنقیدی انداز بیان سے ان کا کلام زیادہ پر تاثیر بن گیا ھے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء - مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۳ - ۳۲۵

۷۳ - کاکولیات

" کاکولیات " پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے
ایک کیڈٹ صولت رضا کی آپ بیتی ھے - تبصرہ نگار کے مطابق
یہ آپ بیتی اردو کے مزاحیہ ادب مین ایک بہترین اضافہ ھے - آپ
بیتی مین کاکول کے ماحول کو پر لطف انداز مین بیان کیا گیا
ھے - مصنف کا انداز بیان اور تصویر کشی قابل داد ھے - ان
کی تحریر مین بے ساختہ پن ھے اور زبان سادہ و دلکش ھے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء - مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۶ - ۲۷

۴۷ ـ ارمغانِ گوکل پرشاد (مرتّب : ڈاکٹر فرمان فتح پوری) ـ

ارمغانِ گوکل پرشاد پر تبصرہ کرتے ہوئے معین الدین عقیل لکھتے ہیں کہ اردو شاعروں کا یہ تذکرہ اپنے موضوع ، ترتیب اور منفرد انداز کی وجہ سے اردو کے تحقیقی ادب میں ایک اہم اضافہ ہے ـ اس تذکرہ میں دو حصّے قائم کیے گئے ہیں پہلے حصے میں شاعروں کے کلام کے تراجم اور دوسرے حصّے میں ان کے منتخب اشعار شامل ہیں ـ سب سے اہم خصوصیّت یہ ہے کہ حواشی میں تمام باتوں کی وضاحت کردی گئی ہے ـ زبان شستہ و برجستہ ہے ـ

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۸ ـ ۱

٠ ـ ٠

(۵)

پانچواں باب :

خُطوط : عِلمی و اَدبی ، رسمی ، تہنیتی .....

یہ باب رسالہ " غالب " میں چھپنے والے خطوں کے

حوالوں سے مختص ہے ۔ اس میں ایک سو پندرہ سے زیادہ

اہل علم و کمال کے پونے تین سو سے متجاوز خطوں کے حوالے

آگئے ہیں ۔ خط لکھنے والوں میں : ابن انشا ،

ادا جعفری ، اختر حسین رائے پوری ، اوپندر ناتھ اشک ،

امتیاز علی تاج ، پطرس ، تاثیر ، زیڈ اے بخاری ، جوش ،

جوگندر پال ، جیلانی بانو ، حسن عسکری ، حفیظ ہوشیار

پوری ، سجاد ظہیر ، شہاب ، عزیز احمد ، عصمت

چغتائی ، شاہد لطیف ، فراق ، فیض ، کرشن چندر ،

مصطفیٰ زیدی ، ممتاز شیریں اور وقار عظیم ایسی شخصیات

شامل ہیں ۔

۔۔۔

۱۔ ابن انشا :۔

۱۔ خط بنام قدرت اللہ شہاب

(۱۹۹۵ء ، ص ۶۷ - ۶۸)

۲۔ احمد راہی :۔

۲۔ رسالہ غالب کے تنقیدی مضامین کے بارے میں خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۹

۳۔ احمد رشید :۔

۳۔ غالب کے پرچے محنت سے نکالنے پر مدیر کے نام خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۳

۴۔ بخاری نمبر نکالنے پر مدیر کے نام تعریف کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۶۷

۴۔ احمد یوسف :۔

۵۔ رسالہ غالب کے لیے مدیر کے نام خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵

۵۔ اختر جمال :۔

۶۔ جریدہ غالب کے اجراء کے بارے میں خط

(۱ :۱ ، ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۷)

۷۔ جریدہ غالب کے بخاری نمبر کے مضامین کی تعریف کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۱۔

۵/و-اختر حسین رائے پوری :-

۸-جریدہ غالب کے پہلے شمارے کے بارے میں تنقیدی خط

(۱:۱ ، ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۷)

۵/ب-ادا جعفری :-

۹- غالب " کے پہلے شمارے کے بارے میں رائے کا خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۳ - ۲

۱۰- " غالب کی اشاعت کے بارے میں ادا جعفری کا خط ، انہوں نے

" غالب " کی اشاعت کو ایک قابل تعریف کارنامہ قرار دیا -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۳ - ۲

۱۱-رسالہ غالب کے پرچے باقاعدگی سے ملنے پر شکریہ کا خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۵/ج - آزاد ، جگن ناتھ :-

۱۲-جریدہ غالب کے مضامین میں نئے خیالات پیش کرنے پر

تعریف و تحسین کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹ -

۱۳- اچھا مقالہ بھیجنے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰- ۱

۵/د -اسد اریب ، ڈاکٹر :-

۱۴-رسالہ غالب کے اجراء پر تعریفی خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۱)

۵_ اسلم فرخی ، ڈاکٹر :-

۱۵_ غالب کا پہلا شمارہ شائع ہونے پر رسالے کے علمی ، ادبی اور تحقیقی مضامین کے بارے میں خط

(۱:۱ ، ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۹)

۱۶_ " غالب " کی اشاعت پر خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۵ - ۲۶۶

۶_ اشک ، اوپندر ناتھ :-

۱۷_ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۶۳ - ۳۶۴)

۱۸_ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۶۵ - ۳۶۷)

۷_ اعجاز مصطفیٰ :-

۱۹_ رسالہ غالب کے لیے غزل بھیجنے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۶)

۸_ اعظم علی خان محمد :-

۲۰_ " غالب " کا پرچہ ملنے پر اظہار ممنونیت کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸ - ۲۲۹

۹_ افروز خورشید احمد :-

۲۱-۲۲_ رسالہ غالب کے لیے مضامین لکھنے کے بارے میں خط

(جولائی تا ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۹)

۱۰٫۱۱_ افروز خورشید احمد :-

۲۷_ رسالہ غالب کا بخاری نمبر ملنے پر تعریف و ستائش کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۲ ء ، ص ۱۳۹ - ۱۳۰

۱۲_ افسر امروہوی :-

۲۸_ جریدہ غالب کے مختلف مضامین کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۱۷)

۱۳_ افضل حسین خان :-

۲۹_ رسالہ غالب کے مضامین و مقالات کی تعریف کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۲ء ، ص ۳۲۲ - ۳۲۸

۱۴_ الیاس عشقی :-

۳۰_ جریدہ غالب کا پہلا شمارہ ملنے پر اظہار تشکر کا خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۶ - ۲۶۷

۱۵۔ امتیاز علی تاج سیّد :-

۳۱۔ غالب صدی کی تقریبات پر ادارہ یادگار غالب کی طرف سے

کتب کی اشاعت پر مبارک باد کا خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۰۶)

۱۶۔ امین الرحمٰن :-

۳۲۔ رسالہ غالب کے مضامین کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸)

۱۷۔ اسرار اللہ محمد :-

۳۳۔ جریدہ غالب کے بارے میں خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۱۹)

۱۸۔ انور عنایت اللہ :-

۳۴۔ رسالہ غالب کے متنوع اور دلچسپ عنوانات پر ادارہ یادگار غالب

کے اراکین کے نام مبارک باد کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۶)

۱۹۔ انور معظّم :-

۳۵۔ رسالہ غالب کے شمارہ اول کی اشاعت پر خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۶۱ - ۲۶۲

۲۰۔ آغا سہیل :-

۳۶۔ رسالہ غالب کے ایڈیٹر کے نام

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۶)

۲۱_آغا ناصر :-

۳۷_ فیض پر دستاویزی فلم بنانے کے بارے میں ڈائریکٹر پروگرام اینڈ منسٹریشن

آغا ناصر کا خط مرزا ظفرالحسن کے نام

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۷۵)

۲۲_بخاری زیڈ اے :-

۳۸_ خط بنام مرزا ظفرالحسن (اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۸۳)

۳۹_ خط بنام مرزا ظفرالحسن (اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۸۳)

۴۰_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۷ - ۳۸)

۴۱_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۸ - ۳۹)

۴۲_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹)

۴۳_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۵۰)

۲۳_ بو ہیر ے ، عبدالسمیع :-

۴۴_ رسالہ غالب ملنے پر شکریہ کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۲)

۲۴_ پطرس بخاری :-

۴۵_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۴۳ - ۴۴

۲۵_ تاباں غلام ربانی :-

۴۶_ رسالہ غالب کے لیے پسندیدگی کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸)

۲۶_ تابش ذوالفقار احمد :-

۴۷_ ذوالفقار احمد تابش نے مدیر کے نام رسالہ غالب کے ذریعے
اعلیٰ ادب چھاپنے پر مبارک باد کا خط لکھا ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸ - ۱۹

۴۸_ جریدہ غالب کے مضامین کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸ - ۲۲۹

۲۷_ تاثیر ایم ڈی ، ڈاکٹر :-

۴۹_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵ - ۳۶

۵۰_ خط بنام صوفی غلام مصطفیٰ تبسم (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۳۷)

۲۸_ تشنہ عالمتاب :-

۵۱_ دلچسپ اور انفرادی اہمیت کا مجلہ شائع کرنے پر تعریفی خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳)

۲۹_ شونکی بسمل سعید :-

۵۲_ رسالہ غالب کے لیے خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۳)

۳۰_ جمیل جالبی :-

۵۳_ ایک معیاری جریدہ چھاپنے پر جریدہ غالب کے مدیر کے نام خط

(۱ : ۱ ، ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۹

۳۱_ جوش ملیح آبادی :-

۵۴۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۲۵)

۵۵۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۲۶)

۵۶۔ خط بنام چو ہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۲۷ - ۲۸)

۵۷_ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۲۸)

۵۸۔ خط بنام سردار دیوان سنگھ مفتون (۱۹۹۵ء ، ص ۷۱ - ۷۳)

۳۲_ جوگندر پال :-

۵۹_ معیاری اور اعلیٰ رسالہ چھاپنے پر مدیر کے لیے تعریفی خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸)

۶۰_ رسالہ غالب کے لیے اپنے مضامین بھیجنے کے بارے میں خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۰)

۳۳_ جیلانی بانو :-

۶۱_ " غالب " کے لیے کچھ لکھنے کی فرمائش کے جواب میں خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۱)

۶۲_ رسالہ غالب کے دو شمارے ملنے پر شکریہ کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۲ -

۳۴۔ چغتائی محمد اکرم :-

۶۳۔ رسالہ غالب کے مشمولات و مندرجات کے بارے میں خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۷ - ۱۸

۳۵۔ حامد بیگ مرزا :-

۶۴۔ رسالہ غالب کے مشمولات کے بارے میں خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۰ -

۳۶۔ حرمت الا کرام :-

۶۵۔ رسالہ کی طباعت کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۱ - ۲

۶۶۔ رسالہ غالب میں فیض اور فراق پر مضامین لکھنے کے بارے میں خط

(۱۹۷۵ ء ، ص ۲۵۵ - ۳۵۶)

۶۷۔ رسالہ غالب کے لیے خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص

۶۸۔ ' دادرات غالب کے بارے میں خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص ۳

۳۷۔ حریف سید انعام احسن :-

۶۹۔ رسالہ غالب کے لیے بھیجے گئے اشعار کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۰ -

۳۸۔حسن عسکری محمد :-

۷۰۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۶۹ - ۳۷۰

۷۱۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۷۰ - ۳۷۳

۷۲۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۷۳ - ۳۷۶

۷۳۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۷۶ - ۳۷۷

۷۴۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۷۷)

۷۵۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۷۸ -

۷۶۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۸۰)

۷۷۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۸۰ - ۳۸۱

۷۸۔ خط بنام سید سبط حسن (جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۳۸۱)

۳۹۔حفیظ ہوشیار پوری :-

۷۹۔ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۲)

۸۰۔ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۲-۳

۸۱۔ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۳ -

۸۲۔ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۴ -

۸۳۔ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۵ -

۸۴۔ خط بنام حکیم موسیٰ امرتسری (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۵۷ -

۱۰_حمید احمد خان ، پروفیسر :-

۸۵- خط بنام مرزا ظفرالحسن

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۸ - ۱۰۹)

۱۱_حمید اختر :-

۸۶- رسالہ غالب کے لیے مضمون لکھنے کی فرمائش کے بارے میں خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۶)

۱۲_حمیداللہ ، ڈاکٹر :-

۸۷- رسالہ " غالب " کا پہلا شمارہ ملنے پر شکریہ کا خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۳)

۱۳_خاطر غزنوی :-

۸۸- رسالہ غالب کے لیے خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۸)

۱۴_خسروی کنور محمد اعظم علی خان :-

۸۹_جریدہ غالب کے مضامین و مقالات پر تنقیدی خط

(اپریل جون ۱۹۷۳ء ، ص ۲۶۷ - ۲۶۸

۹۰_ بخاری نمبر کے بعد خسرو نمبر اور اقبال نمبر نکالنے کی تجویز

کے بارے میں رسالہ کے مدیر کے نام خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳)

۹۱_ خط بنام مدیر رسالہ غالب

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳)

۴۵_ خویشگی محمد یعقوب خان :-

۹۲_ رسالہ غالب کا معیاری پرچہ نکالنے پر مبارک باد کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۷ - ۲۲۸

۴۶_ دڑانی عبدالواحد :-

۹۳_ رسالہ غالب کا بخاری نمبر ملنے پر بخاری صاحب کے کردار و شخصیات

کے بارے میں خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۹ - ۳۶۰

۴۷_ دسدوی عبدالقوی :-

۹۴_ رسالہ غالب کی طباعت و اشاعت کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۹)

۹۵_ مجلّہ 'غالب' میں مضمون شائع ہونے پر خط
(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء، ص ۳۵۴)

۴۸_ ڈبلیو اے شاہین :-

۹۶_ رسالہ غالب کے بارے میں خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۸)

۴۹_ راشدی پیر حسام الدین :-

۹۷-۹۸_ رسالہ غالب کے بخاری نمبر میں خوبصورت مضمون لکھنے پر

مدیر کی تعریف کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۷ - ۳۶۸

۹۹۔ رسالہ غالب کے لیے مضمون لکھنے کی فرمائش پر جوابی خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۸)

۱۰۰۔ فیض احمد فیض نے دورہ تاشقند کے دوران جلسے میں جو پیغام

پڑھا وہ ماسکو نیوز میں چھپا ، اس کا تراشہ ارسال کرنے کے بارے

میں خط ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ ء ، ص ۳۲۷

۵۰۔ رحمٰن ایس ۔ اے :۔

۱۰۱۔ مدیر " غالب " کے نام خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳)

۵۱۔ رشید حسن خان :۔

۱۰۲۔ رسالہ غالب ملنے پر شکریہ کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۲)

۵۲۔ رضا ہمدانی : ۔

۱۰۳۔ غالب کے مضامین پر تنقید و تعریف کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۶ - ۲۲۸

۵۳۔ رضوی ، محمد حسین سید :۔

۱۰۴۔ جریدہ غالب کے اجراء اور بہتر معیار پر مبارک باد کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۵)

۵۴ رضوی ، وقار احمد :-

۱۰۵ـ رسالہ غالب کے علمی و ادبی مضامین کے لیے تعریف کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۳۱ - ۲۳۲

۵۵ـ رضوی ، وقار احمد :-

۱۰۶ـ رسالہ " غالب " مین چھپنے والے فیض کے مضمون کلچر کے

بارے مین خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۳۲ - ۲۳۳

۱۰۷ـ رسالہ " غالب " مین بخاری نمبر اور دوسرے معیاری مضامین

شائع کرنے پر مبارک باد کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ۳۶۳ - ۳۶۷

۵۶ـ رئیس امروہوی :-

۱۰۸ـ مجلہ غالب کے مضامین کے انتخاب اور طباعت و اشاعت مین

نفاست پر تعریف کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۱ - ۲۲

۱۰۹ـ " غالب " کے لیے اپنی تحریر بھیجنے کے بارے مین خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۲)

۱۱۰ـ بخاری نمبر ملنے پر تأثرات کے اظہار کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۵۷ - ۵۸

۵۷۔ زہرہ جمال :-

۱۱۱۔ رسالہ غالب کے لیے خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۹

۵۸۔ زہیر صدیقی :-

۱۱۲۔ غالب کا پہلا شمارہ شائع ہونے پر تعریفی خط

(۱:۱ ، ۱۹۷۵ ء ، ص ۳۵۸)

۵۹۔ زیب غوری :-

۱۱۳۔ رسالہ غالب کے لیے اپنی غزلیں اور عرب اسرائیل جنگ پر لکھی

ہوئی مناجات بھیجنے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۲۲ - ۱۲۵

۶۰۔ سجّاد ظہیر :-

۱۱۴۔ میجر محمد اسحاق کے نام خط (جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۵۷ - ۶۵

۱۱۵۔ خط بنام میجر محمد اسحاق (جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۶۵ - ۷۰)

۱۱۶۔ خط بنام میجر محمد اسحاق (جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷۰ - ۷۸

۶۱۔ سحر انصاری :-

۱۱۷۔ " غالب " کے پہلے شمارے کی اشاعت پر خط

(۱:۱ ، ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۶۰ - ۲۶۲)

۶۲۔ سعیدہ خاتون :-

۱۱۸۔ فیض احمد فیض کے نام خط

۶۳۔ سلیم اختر :-

۱۱۹۔ جریدہ غالب کے مضامین کے متعلق خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۱۶)

۶۴۔ سلیم تمنائی :-

۱۲۰۔ رسالہ غالب کی پسندیدگی کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸)

۶۵۔ سہیل عظیم آبادی :-

۱۲۱۔ بہار اردو اکیڈمی کی فروغ ادب کی کوششوں کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۷)

۶۶۔ شانتی بھشا چاریہ : -

۱۲۲۔ رسالہ غالب کے لیے اپنے کتب خانے کے ادبی سرمایہ کی فہرست

بھیجنے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۲)

۶۷۔ شاہد لطیف :-

۱۲۳۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۴۲ - ۴۳)

۱۲۴۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۴۳)

۱۲۵۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۴۵ - ۴۶)

۱۲۶۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۴۷ - ۴۸)

۱۲۷۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۴۹ - ۵۰)

۱۲۸_ خط بنام چوھدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۱)

۱۲۹_ خط بنام چوھدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۱ - ۵۲)

۱۳۰_ خط بنام چوھدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۳ - ۵۴)

۱۳۱_ خط بنام چوھدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۸)

۱۳۲_ خط بنام چوھدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۶۲)

۱۳۳_ خط بنام چوھدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۶۲ - ۶۳)

۶۸_ شاھجہانپوری ابو سلمان :-

۱۳۴_ رسالہ غالب کے لیے تعریفی خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۶ - ۱۷

۶۹_ شاھین مفتی :-

۱۳۵_ رسالہ غالب کے لیے خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۷۰_ شہاب ، قُدرت اللہ :-

۱۳۶_ رسالہ غالب کے لیے گرانٹ کا مسئلہ حل کرنے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۴۳)

۱۳۷_ خط بنام ابن انشا (۱۹۹۵ء ، ص ۶۶)

۷۱_ شہرت بخاری :-

۱۳۸_ رسالہ غالب کے پہلے شمارے کے بارے میں خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۹)

۷۲۔ صدیقی ، شمس الدین :-

۱۳۹۔ رسالہ غالب کے بارے میں تنقیدی خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۸ - ۹

۷۳۔ ضمیر جعفری :-

۱۴۰۔ جریدہ غالب کی اشاعت پر خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۲ - ۳

۱۴۱۔ رسالہ غالب کے لیے خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص۲۷۱-۷۲

۷۴۔ ضمیر نیازی :-

۱۴۲۔ سرحد پار وفات پانے والے مشاہیر کے بارے میں خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۷۱ -

۷۵۔ طارق جامی :-

۱۴۳۔ رسالہ غالب کے لیے غزل ارسال کرنے کے بارے میں خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳

۷۶۔ ظ ۔ انصاری :-

۱۴۴۔ رسالہ غالب کے مدیر کی طرف سے کچھ موضوعات پر لکھنے کی

فرمائش پر جوابی خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۸

۷۷_ظہیر کاشمیری :-

۱۴۵_ سہ ماہی غالب کا پہلا شمارہ ملنے پر شکریہ کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۶)

۷۸_ عالی، جمیل الدین :-

۱۴۶_ مجلہ غالب کو جاری رکھنے کے بارے مین خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۲)

۷۹_ عبادت بریلوی ، ڈاکٹر :-

۱۴۷_ رسالہ غالب کا پرچہ ملنے پر شکریہ کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳)

۱۴۸_ غالب کے مضامین و موضوعات کے بارے مین تنقیدی خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۹

۸۰_ عتیق احمد :-

۱۴۹_ رسالہ غالب کے لیے خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۸)

۸۱_ عرشی زادہ ، اکبر علی خان :-

۱۵۰_ غالب لائبریری کی توسیع کے بارے مین مشورہ اور رسائل کے انڈکس
تیار کرانے پر تعریف کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۹

۱۵۱_ لائبریری کے لیے مشورہ کا خط

لائبریری کے لیے خط بھیجنے کے بارے مین خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۸

۸۲۔ عزیز احمد :-

۱۵۲۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء - ، ص ۳۳)

۱۵۳۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۲)

۱۵۴۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۵)

۱۵۵۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۶ - ۳۷)

۱۵۶۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۷ - ۳۸)

۱۵۷۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۸)

۱۵۸۔ رسالہ غالب مین تحقیقی مضامین زیادہ شائع کر دینے کے بارے مین خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۵ -

۸۳۔ عزیز قیسی :-

۱۵۹۔ رسالہ غالب کے لیے خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۸۴۔ عصمت چغتائی :-

۱۶۰۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۹)

۱۶۱۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۹ - ۳۰)

۱۶۲۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۰)

۱۶۳۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۰ - ۳۱)

۱۶۴۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۱)

۱۶۵۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۳)

۱۶۶۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۵)

۱۶۷۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۶)

۱۶۸۔ خط بنام چوہدرری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۷)

۱۶۹۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۰)

۱۷۰۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۴ - ۵۵)

۱۷۱۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۵ - ۵۶)

۱۷۲۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۶)

۱۷۳۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۶ - ۵۷)

۱۷۴۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۷)

۱۷۵۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۵۸ - ۵۹)

۱۷۶۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۶۰)

۱۷۷۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۶۰)

۱۷۸۔ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۶۱)

۸۵۔ ملیگ ، جمال نقوی :-

۱۷۹۔ رسالہ غالبیہ کے لیے تعریف کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸

۱۸۰ - منفرد پرچہ نکالنے پر رسالہ غالب کے مدیر کے نام خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۸)

۸۶ _ فاروقی ، طاہر محمد :-

۱۸۱ _ رسالہ غالب کی پہلی اشاعت کے بارے میں خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۷۰ -

۸۷ _ فراق گورکھپوری :-

۱۸۲ _ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۲۹ - ۳۱)

۱۸۳ _ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ ء ، ص ۳۱)

۱۸۴ _ خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۵ء ، ص ۳۲)

۸۸ _ فیض احمد فیض :-

۱۸۵ _ خط بنام ڈاکٹر آفتاب احمد خان (۱۹۸۹ ء ، ص ۲۱۳ - ۲۱۶)

۱۸۶ - خط بنام ڈاکٹر محمد حسن (۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۰)

۱۸۷ _ خط بنام ڈاکٹر محمد حسن (۱۹۸۹ء ، ص ۲۳۱ - ۲۳۲)

۱۸۸ - خط بنام ڈاکٹر محمد حسن (۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۲)

۱۸۹ - خط بنام ڈاکٹر محمد حسن (۱۹۸۹ ء ، ص ۲۳۳ - ۲۳۵)

۱۹۰ - خط بنام چوہدری نذیر احمد (۱۹۹۲ ء ، ص ۴۷)

۱۹۱ _ خط بنام چوہدری نذیر احمد (جنوری ۱۹۹۰ ء جون ۱۹۹۲ء ، ص

۱۹۲ _ خط بنام چوہدری نذیر احمد (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص

۱۹۳ _ خط بنام صفت زکی (۱۹۹۲ ء ، ص ۵۱)

۱۹۴۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۱ - ۵۲)

۱۹۵۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۳ - ۵۴)

۱۹۶۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۴)

۱۹۷۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۴ - ۵۵)

۱۹۸۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۵ - ۵۶)

۱۹۹۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۶)

۲۰۰۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۶ - ۵۷)

۲۰۱۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۷ - ۵۸)

۲۰۲۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۸)

۲۰۳۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۸ - ۵۹)

۲۰۴۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۹)

۲۰۵۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۵۹ - ۶۰)

۲۰۶۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۰)

۲۰۷۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۰ - ۶۱)

۲۰۸۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۰ - ۶۱)

۲۰۹۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۱ - ۶۲)

۲۱۰۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۲ - ۶۳)

۲۱۱۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۳)

۲۱۲۔ خط بنام عفت زکی (۱۹۹۲ء، ص ۶۳ - ۶۴)

۲۱۳_ خط بنام عفت ذکی (۱۹۹۲ء ، ص ۲۵ - ۲۶)

۲۱۴_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۶ -

۲۱۵_ خط بنام عفت ذکی جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۶ -

۲۱۶_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۷

۲۱۷_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء ، جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۸

۲۱۸_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۱

۲۱۹_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۱

۲۲۰_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۱ -

۲۲۱_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۳)

۲۲۲_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۳ -

۲۲۳_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۵)

۲۲۴_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۵)

۲۲۵_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۵)

۲۲۶_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۶)

۲۲۷_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۶

۲۲۸_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۷۹

۲۲۹_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۸۱

۲۳۰_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۸۲

۲۳۱_ خط بنام عفت ذکی (جنوری ۱۹۹۰ء جون ۱۹۹۲ء ، ص ۸۳

۸۹_ قاضی عبدالغفار :-

۲۳۳_ خط بنام سید سبط حسن (جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۷۹-۸۱)

۹۰_ قدوس صہبائی :-

۲۳۴_ خط بنام ایڈیٹر " رسالہ غالب "

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۹ - ۰

۹۱_ کرشن چندر :-

۲۳۵_ خط بنام سید سبط حسن (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۲ - ۱۳

۹۲_ کشفی ابوالخیر :-

۲۳۶_ " رسالہ غالب کے مضامین پر تنقید کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳-۲۵

۹۳_ کیفی اعظمی :-

۲۳۷_ خط بنام فیض احمد فیض (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۳)

۹۴_ لطیف الزمان خان :-

۲۳۸_ رسالہ " غالب " کا فیض نمبر ملنے پر شکریہ کا خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۲۵

۹۵_ مجتبیٰ حسین :-

۲۳۹_ خط بنام مصطفیٰ زیدی (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۰

۲۴۰_ جریدہ غالب کے پہلے شمارے کے بارے میں رائے دینے کی فرمائش

کے جواب میں خط

۹۶۔ محمد اکرام شیخ :-

۲۴۱۔ خط بنام مولانا عرشی (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۵-۲

۲۴۲۔ خط بنام مولانا عرشی (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۶

۹۷۔ محمد باقر ، ڈاکٹر :-

۲۴۳۔ ارمغان فیض کے لیے اپنا مضمون بھیجنے کے سلسلہ مین خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰)

۲۴۴۔ جریدہ غالب موصول ہونے پر شکریہ کا خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰)

۹۸۔ محمد تقی :-

۲۴۵۔ رسالہ غالب کے بخاری نمبر کی تعریف کا خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۵

۹۹۔ محمد حسن :-

۲۴۶۔ رسالہ غالب کے لیے خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۸ - ۳۲۹)

۱۰۰۔ محمد سعید حکیم :-

۲۴۷۔ رسالہ غالب کے متنوع اور دلچسپ مضامین کے بارے مین خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۱ - ۳۵۲

۱۰۱۔ محمد ضیاء :-

۲۴۸۔ رسالہ غالب کے لیے خط (جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳)

۱۰۲۔ مرزا ادیب :-

۲۴۹۔ مجلہ غالب کے حصہ غالبیات کی تعریف کے بارے میں خط

(اکتوبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۱۶ - ۲۱۷

۱۰۳۔ مریم بلگرامی :-

۲۵۰۔ رسالہ غالب کے لیے خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۳

۱۰۴۔ مصطفیٰ زیدی :-

۲۵۱۔ خط بنام مجتبیٰ حسین (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۱)

۲۵۲۔ خط بنام مجتبیٰ حسین (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۲

۱۰۵۔ ممتاز حسین ، پروفیسر :-

۲۵۳۔ جریدہ غالب کے بارے میں خط (۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۹)

۱۰۶۔ ممتاز شیریں :-

۲۵۴۔ خط بنام اوپندر ناتھ اشک -

(۱۹۹۵ء ، ص ۱۹۶ - ۱۹۹)

۲۵۵۔ خط بنام اوپندر ناتھ اشک -

(۱۹۹۵ء ، ، ص ۲۰۰ - ۲۰۳)

۱۰۷۔ منصور قیصر :-

۲۵۶۔ جریدہ غالب کا پرچہ نہ ملنے پر ناراضگی کا خط

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۶۷

۱۰۸_ دارنگ ، گوپی چند ، ڈاکٹر :-

۲۵۷_ جریدہ غالب کے لیے مضمون لکھنے کے بارے میں خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۰-۲۲۱

۱۰۹_ ندوی ، حامد اللہ ، ڈاکٹر :-

۲۵۸_ رسالہ غالب کے بارے میں خط (جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳- ۲۲۳

۲۵۹_ رسالہ غالب کے بارے میں مدیر کے نام خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۵

۲۶۰۔ رسالہ غالب ملنے پر شکریہ کا خط (اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۵- ۱

۲۶۱_ جریدہ غالب کے لیے خط (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۰)

۲۶۲_ جریدہ غالب کے ایڈیٹر کے نام خط (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۳۰

۲۶۳_ اپنے مضامین کے بارے میں رسالہ غالب کے مدیر کے نام خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳

۲۶۴_ رسالہ غالب کے لیے مقالات لکھنے کے بارے میں خط

(اکتوبر ۱۸۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۲۶۵_ رسالہ غالب کے لیے خط

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۳۳-۳

۱۱۰_ مظہر صدیقی :-

۲۶۶_ رسالہ غالب کے لیے خط

(جولائی ۱۹۷۵ ء ، ص ۲۲۷)

۲۶۷_ عمدہ اور معیاری رسالہ نکالنے پر رسالہ غالب کے مدیر کے نام خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۱)

۱۱۱_ نُورالحسن نقوی :-

۲۶۸ - ابن انشا اور قدرت اللہ شہاب کے دو خط

(۱۹۹۵ء ، ص ۶۳ - ۶۹)

۱۱۲_ وجد سکندر علی :-

۲۶۹_ رسالہ غالب کے مدیر کے نام خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۵

۲۷۰_ رسالہ غالب کے لیے مضمون لکھنے کی فرمائش پر خط

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۵۲-

۲۷۱_ خط بنام مرزا ظفرالحسن

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص

۱۱۳_ وحید قریشی :-

۲۷۲_ رسالہ غالب کے بارے مین تعریفی خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳

۱۱۴_ وقار عظیم :-

۲۷۳_ رسالہ غالب کے مضامین کے لیے تعریفی خط

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۲- ۳

۱۱۵_ ہاشمی ، رفیع الدین :-

۲۷۴_ خط بنام ایڈیٹر رسالہ " غالب " (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۳

۱۱۶_ یوسف کامران :-

۲۷۵_ غالب کے پہلے شمارہ کے لیے خط (اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۲۴

۱۱۷_ یوسف ناظم :-

۲۷۶_ خط بنام مدیر ، رسالہ غالب (اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳۵

۲۷۷_ جریدہ غالب کے بارے میں خط (جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۵

۲۷۸_ رسالہ غالب کے لیے خط (اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۳۸

۲۷۹_ خط بنام مرزا ظفرالحسن (۱۹۷۶ - ۱۹۷۸ء ، ص ۲۹۱ - ۲۹۲

۱۱۸_ یونس حسنی :-

۲۸۰ _ جریدہ غالب کا پہلا شمارہ ملنے پر شکریہ کا خط

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۳)

٠-٠

چھٹا باب :

افسانے

دس[١٠] افسانہ نگاروں کے سولہ[١٦] افسانے بھی رسالہ " غالب " مین شائع ہوئے ۔ افسانہ نگاروں مین اختر جمال ، جوگندر پال ، جیلانی بانو ، رام لعل ، رضیہ فصیح احمد ، سیّد انور اور ابو الفضل صدّیقی ایسے بڑے افسانوں کے نام شامل ھین ---

٠-٠

۱ - احتشام زرین :-

۱ - آخری موم بتی

(افسانچہ) ، (اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۳ - ۱۸۴

۲ - کامدی (افسانچہ)

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۴)

۳ - مشرقی لڑکی

(افسانچہ)

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ص ۱۸۴ - ۱۸۵)

۴ - خون

(افسانچہ)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۵ - ۱۸۶)

۵ - ماہر اخلاقیات

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۶)

۲ - اختر جمال :-

۲ - ایک پاکستانی لڑکا

سچّے واقعہ پر مبنی ایک خوبصورت افسانہ

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۳۱ -

۳ ـ جوگندر پال :-

۷ - باہر کا آدمی :

اپنی ذات کے عرفان اور ادراک پر جوگندر پال کا ایک

خوبصورت افسانہ

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۸- ۲۷۵

۸ - دوسری کایا

معاشرے کی بے حسی پر جوگندر پال کا افسانہ

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۲۲۲

۴ - جیلانی بانو :-

۹ - کلچرل اکیڈمی

موجودہ دور میں تہذیب و ثقافت اور اقدار و روایات کس

طرح دم توڑ رہی ہیں ، اس پر یہ ایک خوبصورت افسانہ ہے-

اپنے کلچر کی پاسداری اور تحفظ کا جذبہ مفقود ہوتا جارہا ہے-

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۶۳ - ۷۲

۵ - رام لعل :-

۱۰ - تابوت

معاشرتی المیہ پر ایک بہترین افسانہ

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ء ، ص ۵۱ - ۶۳

۶ - رضیہ فصیح احمد :-

۱۱ - تقاضا کوئی دن اور

دولت کے بغیر انسان کی کس طرح معاشرے میں تذلیل ہوتی ہے ، یہی اس افسانے کا موضوع ہے - مصنّفہ نے سادہ اور پرکشش اسلوب میں اپنے موضوع کی وضاحت کی ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۷۳ - ۱۸۲)

۱۲ - غلط دن

جھوٹ ، منافقت ، بد دیانتی اور فریب کاری جیسی برائیاں معاشرے میں تیزی سے جڑ پکڑ رہی ہیں - معاشرہ ذلّت کی انتہاء گہرائیوں میں جارہا ہے - جائز و ناجائز کی تمیز اٹھ گئی ہے لیکن ہر شخص معاشرے کی اصلاح کا ذمہ دار دوسروں کو قرار دیتا ہے - اپنے فرض سے غفلت اور مادہ پرستی اس افسانے کا موضوع ہے -

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۷۶ - ۸۵

۷ - زہرہ جمال :-

۱۳ - " حیدر آباد "

عورت اور مرد کے رشتے کی مضبوطی کی بنیاد محبت ہے - یہی اس افسانے کا موضوع ہے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء --- مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۵

۸ - سید انور :-

۱۴ - صادق ہوں اپنے قول کا

حقیقت پر مبنی افسانہ جو اونچے طبقے کی زندگی کے حقائق

کو واضح کرتا ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۴ - ۹۷)

۹ - صدیقی ، ابوالفضل :-

۱۵ - شکار کے رسیا

(افسانہ)

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۲۲۳-

۱۰ - مشرف احمد :-

۱۶ - پکّی نوکری

غربت و افلاس کس طرح انسان کو بے حس اور پست ہمت

بنا دیتی ہے - وہ بنیادی اخلاقی اقدار سے بھی محروم

ہوجاتا ہے - افسانہ نگار نے زندگی کے تلخ اور پوشیدہ

حقائق کا تجزیہ بہت باریک بینی سے کیا ہے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۹۹ - ۱۰۳)

۷

ساتواں باب : غزلیں

رسالہ " غالب " کے اوراق " غزل " سے بھی مزین رہے

ہیں - یہ باب تیس سے زیادہ غزل گو شعراء کی تخلیقات

کے حوالوں سے آراستہ ہے - فیض ، غلام ربانی تاباں ،

جسٹس ایس اے رحمن ، سحر انصاری ، سرور بارہ بنکوی ،

شاعر لکھنوی ، سکندر علی وجد ، ڈاکٹر وزیر آغا

اور افتخار عارف ایسے متعدد معتبر غزل گو شعراء کے

اسماء اس باب کی اہمیت پر مظہر ہیں -

٠-٠

۱_ احمد رئیس :-

غزلیں

تجھ سے بچھڑ کے درد کی پنہائیوں میں ہوں

اپنے خیال و فکر کی پسروائیوں میں ہوں

○

جیسا ہی میرا شہر میں لوگو وبال تھا

ایسے مزا کا مجھ کو کہاں احتمال تھا

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۲)

۲_ احمد ہمدانی :-

دل تجھے پا کے بھی تنہا ہوتا

دور تک رنج کا سایہ ہوتا

○

جواز کیا کسی رنجش کی بات میں دیکھوں

وجود اپنا اگر ی تیری ذات میں دیکھوں

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۰)

۳_ آذر حفیظ :-

رات ہوئی پھر نیند سے بوجھل آنکھوں کو ہے سرد ہوا

کتنے چراغ بجھائے دیکھو یہ ظالم بے درد ہوا

○

گلیاں ہیں محو خواب درو بام سو گئے

بستی کے لوگ تھک کے سر شام سو گئے

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۳)

۴۔ اسلم فرّخی ، ڈاکٹر :۔

ممکن نہیں اقرار تو انکار کو لاؤ

جیسے بھی ہو اس ترک ستم گار کو لاؤ

○

دوئی کے رنگ سے قائم ہے اعتبار وجود

ترے بدن کی حرارت مرے بدن کی نمود

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۱)

۵۔ اعجاز گل :۔

دھوپ میں اٹ گئے ہیں منظر بھی ،

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۵)

۶۔ افتخار عارف :۔

شاخ بہ شاخ گھومیے اور گلاب دیکھیے

ایسا بھی کیا کہ عمر بھر ایک ہی خواب دیکھیے

○

عجب طرح کی تھکن ہے ہوا کے لہجے میں

کوئی تو پھول کھلائے دعا کے لہجے میں

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۳)

۷۔ بخاری زیڈ اے (أ) شام ہو دوست ہوں سبو بھی ہو

اور خدا رکھے تجھ کو تو بھی ہو

○

(۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۲)

(اا) اے مرے شہر سے آنے والو کچھ تو کہو ہاں کچھ تو کہو

اس شہر کے گھر آباد ہیں یا آباد ہیں زنداں کچھ تو کہو (غز

○

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۹- ۱۲

(أ) گم کردہ راہ خاک بسر ہوں زرا شہر

اے تہسز دو غبار سفر ہوں زرا شہر (غزل)

○

(اا) سجدہ شوق کرکے کون ادا مرے بعد

آپ پھرتے رہیں بن بن کے خدا مرے بعد

○

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۲

۸۔ بریلوی شفیق بانو :۔

اس کے پیار میں باولی ہو کر رات رات بھر جاگوں (غزل

○

سارے سپنے کچھ رنگ رہے ہیں گھر روشندانوں پر (غزل

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ص ۳۲۵)

۹۔ پاشا رحمٰن :۔

(أ) ان سے مل کر ہم جو بچھڑے اک خلا سا رہ گیا (غزل)

○

(اا) جدا وہ ہو کے مجھے خشک ایک پتا لگے (غزل)

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۳

۱۰۔ تاباں ، غلام ربانی :۔

رہ گزر ہو یا مسافر نقش جس کو اے ہے (غزل)

○

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸

۱۱_ حسن سوز :-

میرے گھر کی آگ بجھانے جتنے لوگ بھی آئے ھین

(غزل)

مہر بان تو وقت ان پر تھا جو دم دیدہ رھے

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۷۰)

۱۲_ رحمٰن ایس اے جسٹس :-

دل کی دنیا مین غم اسا سی ھے

زندگی درد خود شناسی ھے (غزل)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۶

۱۳_ رئیس امروھوی :-

من دگر جس کی جوت سے روشن

اے سکھی ! چاند نا سکھی چندن (غزل)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۰۷

۱۴_ سحر انصاری :-

حقیقتون کی تمنا مین خود سراب ھوئے

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۵)

۱۵_ سرور بارہ بنکوی :-

نہ کسی کو فکر منزل نہ کہیں سراغ جادہ

یہ عجیب کاروان ہے جو روان ہے بے ارادہ

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۰۹)

۱۶_ سلیم شاہد :-

نئی اڑان نئے بال و پر دکھائے گا

(غزل)

اکیلا کیسے سہوں یہ عذاب ہمسفرو

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۷)

۱۷_ شاعر لکھنوی :-

جو گھر میں کھینچ لائے کبھی تھکن مجھ کو

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۳)

وہ میری ذات میں خوشبو کی طرح اترا تھا

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۳)

۱۸_شاہدہ حسن :-

غـزل

نہ خود سے دور ہوسکوں نہ اس نظر کو خواب دوں
بٹی ہوئی دودوں میں ہوں میں کس طرح جواب دوں

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۷

۱۹_ظفر اقبال :-

شور تھا جس کا بہت وہ انقلاب نہیں آیا
پختگی دیکھو انہیں پھر بھی حجاب نہیں آیا

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۳)

شکوۂ سختی بے جا نہیں کر دیتے

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۹)

۲۰_عالمتاب تشنہ :-

میری ایک بات سنو گیان دھان سے
اترے گی اب نہ کوئی کتاب آسمان سے

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۳

۲۱_عرفانہ عزیز :-

بہار جس کی ثنا خوان ہے اس فضا کو سلام

(غزل)

(جولائی ستمبر ۱۹۲۵ء ، ص ۱۱۲)

خلقت شہر بر یقین آیا

اک زمانے سے وہ نہیں آیا

(غزل)

(جولائی ستمبر ۱۹۲۵ء ، ص ۱۱۳)

۲۲۔ علیگ جمال دسقوی :-

غـزل

پوچھو نہ کیوں بہار میں دامن دریدہ ہوں

کچھ بات ہے جو آج بھی آبـدیدہ ہوں

(جولائی ستمبر ۱۹۲۵ء ، ص ۱۰۹)

۲۳۔ فیض احمد فیض :-

لب بنـد ہیں ساقی مری آنکھوں کو پلا دے

وہ جام جو منت کش صہبا نہیـں ہوتـا

(اپریل جون ۱۹۲۶ء ، ص ۳۵۸)

سب دعائیں ہیں نا قبول ہنوز

عہد غم کچھ دراز ہو جائے

گورنمنٹ کالج کے مجلہ راوی میں چھپنے والی غزل کا شعر

(اپریل جون ۱۹۲۶ء ، ص ۳۵۸)

اگر واعظ کو وہ کافر دکھا اک بھی جھلک جائے

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ،

فریب دوستی غیرت کو میری کب گوارا ہے

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۶۵)

ہمیں سے اپنی دوا ہم کلام ہوتی رہی

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۸۵)

یہ موسم گل گرچہ طرب خیز بہت ہے

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۸۵)

مجھے پکارا ہے بے ارادہ

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۸۲)

ہم نے سب شعر میں سنوارے تھے

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۸۲

خوشی سے دل نے سہمیں ہے وفائیاں کیا کیا

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۷)

دہر پہ دھوپ برستی ہے دشت غربت کی

وہیں کہیں پہ غریب الدیار رہتا ہے !

(جنوری ۱۹۹۰ ء جون ۱۹۹۲ ء ،

اب کے برس دستور ستم میں کیا کیا باب ایجاد ہوئے

جو قاتل تھے مقتول ہوئے جو صید تھے اب صیاد ہوئے

(۱۹۹۲ ء ، ص ۷۸)

۲۴۔ قمر سہو ہاروی :-

فضا خاموش تھی کچھ دھند کا سا غلبہ تھا

پلک جھپکتے ہی شاعر کا قلب جاگ اٹھا

(غزل)

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۶

۲۵۔ محسن احسان :-

تھوڑی سی روشنی کے وہ آثار کیا ہوئے

رکھے تھے جو دیے سر دیوار کیا ہوئے

(غزل)

صبح کہتی ہے کہ میں اس کا قصیدہ لکھوں

شب کا اصرار کہ جان درد دل دیدہ لکھوں

(غزل)

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۴)

نشاط قرب بھی ہے لذت و داغ بھی ہے

دیار عاشقی میں درد کی متاع بھی ہے

(غزل)

کچھ یوں کنار چشم پہ آنسو دکھائی دے

جیسے کوئی چراغ لب جو دکھائی دے

(غزل)

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۲۱)

۲۶ محشر بدایونی :-

دینے کاندھو ں کو پیرھن ھم نے

(غزل)

جادہ جادہ منظر بھی رہے

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۳)

۲۷_ شفق خواجہ :-

ابیات

ساتھ کچھ دور چلا دولت دنیا کی طرح

پھر مجھے چھوڑ گیا نقش کف پا کی طرح

(غزل)

یہی نہیں کہ وہ بے تاب و قرار گیا

مری رگوں میں بھی اک زہر سا اتار گیا

(غزل)

اس دشت بلا میں کہ جہاں ہے گزر اپنا

جز سایۂ غم کوئی نہیں ہم سفر اپنا

(جنوری مارچ ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۲۰

۲۸_ مہتاب ظفر :-

اشک غم پلکوں پہ اس کی حشر پرور سا لگا

(غزل)

جس شب تلاش صبح میں ہم اٹھ کھڑے ہوئے

(غزل)

(۱۹۷۵ ء ، ص ۱۶۸)

۲۹_ وجد ، سکندر علی :-

دلکش رنگ پیرہن کی ہے

گل میں خوشبو ترے بدن کی ہے

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۵)

(غزل)

(اکتوبر ۱۹۷۶ ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ،ص۲۳

خط

فیض کی نذر ایک غزل

(۱۹۷۶ ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ء ص ۱۱

۳۰_ وزیر آغا ، ڈاکٹر :-

کیا خبر تھی سو یہ سو جائے گا

اک صدا بن کے بکھر جائے گا

(غزل)

تو جو آئے تو فضا شاخ حنا ہو جائے

شاخ ٹوٹے تو مرے دل کی صدا ہوجائے

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۹)

۳۱۔ ولی اللہ ، میر :-

در بازار حسن میں عاشق

لیے کیے سرمایہ نیاز آیا

(غزل)

زندگی میری خواب کی سی ہے

نقش بر روئے آب کی سی ہے

(اکتوبر ۱۹۷۶ء مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۸۸

۰۔۰

(۸)

نظمیں ، گیت ، قطعات ، رباعیات

آٹھواں باب :

رسالہ "غالب" میں غزلوں کے ساتھ ساتھ دیگر

اصناف شعری سے متعلق تخلیقات بھی چھپتی رہی

ہیں ۔ اس باب میں بیس سے زیادہ شعرا کی

نگارشات کے حوالے آگئے ہیں ۔ صرف فیض ہی

کی ساٹھ کے قریب منظومات کے حوالے ، اس

باب کی اہمیت پر ، شاہد عادل ہیں ۔

...

۱۔ احسن علی خان :-

مرگ تضاد

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۵)

۲۔ ادا جعفری :-

اقبال (نذر عقیدت)

اقبال کے لیے ادا جعفری کی نظم

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۶ - ۳۷)

تم بھلا کیوں خفا ہو

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۶)

۳۔ اقبال شوقی :-

چراغ

(۱) جلتے جلتے بھی بجھ سے جاتے ہیں چراغ

(۲) خوابوں کی فسوں گری بڑھاتے ہیں چراغ

(۳) کہتے ہیں سبھی کا من لبھاتے ہیں چراغ

(۴) تابانئی حسن شب بڑھاتے ہیں چراغ

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۲)

رُباعیات

۱ - یہ زیست بجز توشۂ فطرت کیا ہے -

۲ - پیمائش مدوجزر کیا تم سے کہیں -

۳ - تشویش دلی کو آئینہ گر کہیں -

۴ - خلوت کدہ صرف ہے اک راز شہود

۵ - ہر سایہ بہ فیض مہر بے رنگ بھی ہے -

۶ - بے شوخئی رقص ورم ہے مینا ساقی

۷ - الماس و گہر میں جلوۂ گر دجلۂ رنگ

۸ - جاں تن کے بغیر ایک موج موہوم

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۲)

۴_ امجد اسلام امجد :-

گواہی (نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵۹)

۵_ امن ، گوپی ناتھ :-

نذر خسرو

کوئی پہنتا صبر یا جامۂ احرام میں آتے

محمد کی گلی یا کوچۂ گھنشام میں آتے

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۲۰۶)

۶۔ تشنہ عالتاب :-

مسافت (نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۰)

روح کا زخم

(نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۰)

۶-(و) جاں نثار اختر :-

فلمی گیت

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۰)

۷۔ حبیب جالب :-

فیض

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۳)

۸۔ حرمت الاکرام :-

آخری مہرہ

(نظم)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۸)

۹۔ حسن علی خان :-

قاتل

۱ ۔ وہ جسم تھا

نہ جانے کس کا جسم تھا

۲ ۔ پھر اس نے دفتروں میں جا کے

زر کے خنجروں سے ان گنت ضمیر قتل کر دیے

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۱)

د ہوتا یا کپڑے

(نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۶۱)

۱۰۔ حمایت علی شاعر :۔

بے زمین نسل کا نوحہ

(یاسر عرفات کے نام نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۷)

مریم سے ایک سوال

(یاسر عرفات کے نام نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۸)

ہارون کی آواز

(نظم یاسر عرفات کے نام)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۹ - ۱۲۰)

۱۱۔ رحمان ایس اے جسٹس :۔

خیابان دوا

(نظم)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۰۵ - ۱۰۶

۱۲۔ سحر انصاری :۔

ایک طوفانی رات

(نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۱۵۹)

۱۳۔ سرور اقبال :۔

نوحہ

(چغتائی کے لیے)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۶)

۱۴۔ شکور بیگ مرزا :۔

اردو (نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۲۸)

۱۵۔ شمیم کرمانی :۔

(نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء، ص ۲۲۴)

۱۶۔ ظفر قریشی :-

اجنبی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۱۱۲)

۱۷۔ فیض احمد فیض :-

اقبال

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۳۸)

حسین شہید سہروردی

(نظم)

یہ نظم فیض احمد فیض نے اس وقت لکھی جب ان کے وکیل حسین شہید سہروردی ، ان پر سنٹرل جیل حیدر آباد میں چلائے جانے والے مقدمہ کی اختتامی بحث کر رہے تھے -

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳ - ۱۲)

قسم اس وقت کی

(نظم)

شوق دیدار کی منزلیں

(نظم)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۷)

شام ڈھلی

(نظم)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۸)

اے وطن تیری للکار پر

(گیت)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۸۸)

دور ہے سکھ کا گاؤں

(گیت)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۸۹)

چھوڑو غم کی بات

(نظم)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۰)

شیشوں کا مسیحا

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۸)

برکھا برسے چھت پر

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۵۹)

قطعہ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۰)

سیاست چارہ گران

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۰)

جوانی گزر جاتی ہے

(قطعہ)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۰)

اقبال

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۲)

راز زندگی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۳

نا داری

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۶۳)

تعبیر

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۶۳)

امید

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۶۳)

نذر

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۶۶)

تو اور میں

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۶۶)

شام غم

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۶۷)

دل بیتاب

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۶۷)

اعتراف

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۶۸)

حسین شہید سہروردی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۷۰- ۳۷۲

مرثیہ

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۷۳ - ۳۷۲

انقلاب روس

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۷۷)

سر آغاز

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۲ء ، ص ۳۷۸)

شادی کی خوشی میں

(نظم)

(پروفیسر کامل ممتاز کی شادی پر)

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۷۹)

شادی کی خوشی میں

(نظم)

امتیاز علی تاج کی بیٹی یاسمین کی شادی پر

(اپریل جون ۱۹۷۲ ء ، ص ۳۷۹)

اے شام مہر بان ہو

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۱)

بہار آئی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۲)

قحط وفا

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۳)

موری ارج سنو

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۴)

ہم تو مجبور تھے اس دل سے

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۴)

دا لان ہے خون خلق

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۸۸)

جام الوداعی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۰)

شام ڈھلی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۳)

اے وطن تیری للکار پر

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۳)

بہت چلی ہے رات

(نظم)

اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۳)

دھرم کا کوئی دوش نہیں

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۴)

ایک ہی پنچھی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۴)

سچا سندر ساتھی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۵)

پریم سوا شانتی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۶)

کوئی سکھ کا بھید بتاؤ

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۷)

سکھی رے تیری رات

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۸)

مدوا کوئی دیپ جلاؤ

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۸)

میٹھا بول

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۳۹۹)

ھن کسے تھین کجھہ حساب مگو

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۱)

رات دی رات

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۱)

مین ترکے اوتر حال

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۲)

گیت

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۳)

رہا سچیا تون تے آکھیا سی

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۳)

امید سحر کی بات سنو

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۵)

لستی رات سی درد فراق والی

(نظم)

(اپریل جون ١٩٧٦ ء ، ص ٣٠٥)

ہم کہ ٹھہرے اجنبی اتنی مداراتوں کے بعد

(اپریل جون ١٩٧٦ ء ، ص ٣٨٧)

حسرت دید میں گزران

(نظم)

(اپریل جون ١٩٧٦ ء ، ص ٣٨٨)

جس روز قضا آئے گی

(نظم)

(اپریل جون ١٩٧٦ ء ، ص ٣٨٩)

١٨ ـ محسن بھوپالی :-

عروس

(نظم)

(اپریل جون ١٩٧٥ ء ، ص ١٢)

نوشتہ دیوار

(اپریل جون ١٩٧٥ ء ، ص ١٢١ - ٢٢

نظمانہ

۱۹_ محمد حسن :-

گلوب

(نثری نظم)

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۱۳)

۲۰_ مخدوم محی الدین :-

چارہ گر

(نظم)

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۵۷)

آسودگی

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۵۸)

۲۱_ واحد علی بانکے :-

باز گشت

(نظم)

(اپریل جون ۱۹۷۵ ء ، ص ۱۲۶)

۲۲ _ یوسف ناظم :-

گریز

(نظم)

(۱۹۷۶ ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ ء ، ص ۲۹۲ - ۱۳

تصور

(نظم)

(۱۹۷۶ ء ، دوسرا سالنامہ ۱۹۷۸ ء ، ص ۲۹۳ – ۲۹۲

٭–٭ ٭–٭

" متفرقات " کے تحت جمع کیے گئے متفرق تحریرون اور
اقتباسات وغیرہ کے یہ حوالے اگرچہ امکان ہے کہ کسی دوسری
موضوعی مناسبت سے کسی پچھلے باب مین بھی جگہ پا چکے
هون ، پھر بھی ....

ادارہ :-

ادارۂ یادگار غالب کی مطبوعات

ادارۂ یادگار غالب کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کی فہرست مصنف کے نام اور قیمت کے ساتھ -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۳۲)

القاب و آداب

اردو زبان کے خطوط میں استعمال ہونے والے القابات کی فہرست

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷۲)

بخاری صاحب کا ذوق شعری

بخاری صاحب نے اپنی سرگزشت میں جو اردو اور فارسی شعر استعمال کیے ، یہاں وہ درج کیے گئے ہیں -

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۹۳ - ۱۹۵)

جریدۂ غالب کا پہلا سال

رسالہ " غالب " کے پہلے سال کے شماروں کے موضوعات کی فہرست

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲)

ہماری مطبوعات

ادارۂ یادگار غالب کی مطبوعات کی فہرست

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۸۰)

جشنِ فیض لاهور مین

==============

فیض کی پینسٹھوین سالگرہ کے سلسلے مین لاهور مین منعقدہ تقریب کا حال

(اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٣٧ - ٣٨)

جشن فیض لائل پور مین (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٣٩ - ٥٠)

جشن فیض کراچی مین (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٥٠ - ٥١)

فیض جوش کی نظر مین (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٢٦٠)

جوش فیض کی نظر مین (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٢٦٠)

بیس هزار شمارے (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٢٧٩)

سیکس اپیل (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٣٣٧)

راجہ غضنفر علی خان کی بیباکی

(اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ٤٦)

کتابوں کے بدلے کتابیں (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١٠٧)

زلف لہرانے کا نام (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١١٦)

انسان اور هوائی جہاز (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١٣٨)

راولپنڈی سازش کیس کے لیے (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١٣٣)

پندرہ سو خاص نمبر (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١٥٠)

کیلنڈر کی تجویز (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١٧٦)

ڈاکٹر رشید جہان کی موت پر (اپریل جون ١٩٧٦ء ، ص ١٨٦)

هماری قسمت مین کیسے کیسے وزیر لکھے هین -

فیض نے کہان ، کتنا قیام کیا (اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۵۵)

آپ کا مشورہ چاہتے ہین

۳۰ اگست ۱۹۷۰ء کو کوک ہال کراچی مین منعقدہ استقبالی جلسے مین
ادیبون ، فنکارون اور اہل قلم حضرات کی فیض سے گفتگو -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۹۳ - ۱۹۸)

فیض اور بی بی سی

لندن مین مقیم پاکستانیون کی طرف سے منعقد کئے گئے پروگرام مین فیض
کی شرکت اور لندن پریس سے فیض کی گفتگو -

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۲۰۳)

فیض ایک لڑکی کے انتظار مین

فیض احمد فیض سے متعلق ایک مزاحیہ واقعہ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۹)

شادی کی شرائط اور نکاح نامہ

ایلس اور فیض کی شادی کے نکاح نامہ کا عکس

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۲۰ - ۲۲۳)

اِس شمارے کے مصنفین

اس میں ادارے کے مصنفین کے نام اور پتے دیے گئے ہیں -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۹ - ۱۰)

مصنفین کے نام اور پتے

(۱۹۸۹ ء ، ص ۷ - ۸)

انتظار حسین سے گفتگو

محبوب الرحمٰن فاروقی ، پروفیسر شمیم حنفی اور قمر احسن نے دہلی میں انتظار حسین سے تفصیلی گفتگو کی - اس گفتگو میں نثر ، فکشن اور اردو زبان کے مستقبل کے بارے میں انتظار صاحب کے تاثرات معلوم کئے گئے - انتظار حسین کی گفتگو سے نئے دور میں فکشن لکھنے کی رفتار اور انداز کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں -

(۱۹۹۵ ء - ، ص ۷۹ - ۸۹)

ایوب قادری :-

۱۹۷۴ء میں بچھڑنے والے مشاہیر

۱۹۷۴ء میں وفات پانے والے فنکاروں ، ادیبوں ، شاعروں اور صحافیوں کے ناموں کی فہرست -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۲ - ۲۵۵)

۱۹۷۵ ء میں بچھڑ نے والے مشاہیر

۱۹۷۵ ء میں وفات پانے والے نامور فنکاروں ، صحافیوں ، ادباء اور شعراء کے ناموں کی فہرست ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۳۱۲ - ۳۱۳)

آصف فرخی :-

زندگی منزل میں ہے

اوپندر ناتھ اشک سے آصف فرخی کا انٹر ویو

(۱۹۹۵ ء ، ص ۱۴۰ - ۱۵۹)

بخاری زبیدہ ایے :-

غزل خلائی اور فضائی دور میں

پاکستان ٹیلی ویژن کی طرف سے بین الاقوامی صنعتی میلے پر ایک مذاکرہ پیش کیا گیا ۔

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳۰)

بخاری ، شاہد حسین :-

اردو کے جریدہ " غالب " کے پہلے شمارہ پر تبصرہ روز نامہ مشرق کراچی ۷ اپریل ۱۹۷۵ ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۷ - ۲۵۸)

برکاتی ، مسعود احمد :-

ادارہ یادگار غالب کے ترجمان مجلہ " غالب " کے شمارہ اول پر تبصرہ

ریڈیو پاکستان کراچی ۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۹ - ۲۶۰)

جعفری نورالحسن :-

رقعہ صادقین

صادقین نے ۱۹۷۹ء میں نیشنل بنک آف پاکستان کی عمارت کے لیے خطاطی کا کام کیا - بنک والوں نے معاوضہ کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیا - صادقین نے بنک کے نام دو خط لکھے لیکن شنوائی نہ ہونے پر انہوں نے نورالحسن جعفری کے نام اس معاملے کی پیروی کے لیے خط لکھا اور ساتھ ان خطوط کی نقلیں بھیجیں - ادارہ یادگار غالب نے نورالحسن جعفری صاحب کے توسط سے یہ خطوط جریدہ غالب میں شائع کیے -

(جنوری ۱۹۹۰ء ، جون ۱۹۹۲ء ، ص ۲۱۸ - ۲۱

حمید کاشمیری :-

سہ ماہی جریدہ " غالب " کے پہلے شمارہ پر حمید کاشمیری کا تبصرہ

روزنامہ مساوات کراچی ۲ اپریل ۱۹۷۵ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۶ - ۲۵۷)

رعنا فاروقی :-

حرف سادہ

" حرف سادہ " رسالہ غالب کا اداریہ

(۱۹۹۲ء ، ص ۵ - ٦)

" حرف سادہ " مجلہ غالب کے ششماهی شمارہ کا اداریہ

(۱۹۹۵ء ، ص ۵ - ٦)

رفیق احمد شیخ :-

فیض سے مجھے پیار ھے

یہ مضمون فیض کی سالگرہ کی تقریب مین شیخ رفیق احمد نے پڑھا جسے بعد مین رسالہ " غالب " مین فیض کے نام شیخ صاحب کے ایک خط کے ساتھ شائع کیا گیا ۔ اس مضمون مین انھون نے فیض کو عظیم شاعر ، ادیب ، فنکار ، استاد ، محبّ وطن اور عظیم انسان قرار دیا ھے ۔

(اپریل جون ۱۹۷٦ء ، ص ٦۳ - ٦٦)

رئیس امروھوی :-

" غالب " کے شمارہ اول پر تبصرہ روز نامہ جنگ کراچی ۱۹۷۵ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۵ - ۲۵٦)

سجاد ظہیر سید :-

فیض کی نظم ملاقات

غالب لائبریری مین محفوظ میجر اسحاق کے نام سجاد ظہیر کے خط کی

کاپی سے تیار کردہ مسودہ جس مین فیض کی نظم ملاقات پر گفتگو

کی گئی ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۳۰۹ - ۳۲۰)

سرور ، آل احمد پروفیسر :-

اقبال ، فیض اور ہم

اردو مرکز لندن کے فیض میموریل خطبات کے سلسلے مین فیض کی پہلی

برسی کے موقع پر پروفیسر آل احمد سرور نے " اقبال ، فیض اور ہم "

کے عنوان سے مقالہ پڑھا - اس مقالے مین انہون نے فیض اور اقبال کی

شاعری کو موضوع اور اسلوب کے حوالے سے بیان کیا -

(جولائی ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء ، ص ۶۳ - ۸۹

شانتی بھشا چاریہ :-

میرے کتب خانے مین کیا ہے ؟

شانتی بھشا چاریہ کے اس مقالہ مین روز نامون ، رسائل کے خاص نمبر ،

ہفت روزہ جریدہ کے خاص نمبر ، ماہناموں کے نمبر ، اردو ادبی کانفرنس

ہوڑہ اور کلکتہ کی بزم احباب کے جشن کا ذکر کیا گیا ہے -

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۱۳ -

شہاب قدرت اللہ :-

دو کر شاھی --- سیکر ٹری

غالب لائبریری کی سالگرہ پر سیکرٹری کے عہدہ کے متعلق قدرت اللہ شہاب کا اظہار خیال -

(جنوری مارچ ۱۹۷۲ء ، ص ۱۲۹)

صادقین :-

صاحبان ضمیر و انصاف کے نام ایک رقعہ صادقینی عکس تحریر صادقین مورخہ ۲۲ - اگست ۱۹۸۱ ء

(جنوری ۱۹۹۰ ء جون ۱۹۹۲ ء ، ص ۳۱۷)

ظفرالحسن مرزا :-

ادارہ ، لائبریری ، جریدہ

ادارہ یادگار غالب ، غالب لائبریری اور رسالہ غالب کے متعلق مرزا ظفرالحسن کے خیالات -

(جنوری مارچ ۱۹۷۵ء ، ص ۵ - ٦)

سفر عشق میں

" سفر عشق میں " کے عنوان سے مدیر ظفرالحسن کا اداریہ

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۷ - ۸)

لڈو سے الائچی کے پان تک

حمایت علی شاعر کی کتاب " مٹی کا قرض " کی تقریب رونمائی میں پڑھے جانے والے اس مضمون میں مرزا ظفرالحسن نے مزاح کے انداز میں حمایت علی شاعر کی شخصیت کا نقشہ کھینچا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۹۵ - ۱۰۲)

مہرو وفا کا باب

اداریہ رسالہ " غالب "

(جولائی ستمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۷ - ۸)

ہاں ! لوح و قلم اوّل ، طاؤس و رباب آخر

(ادارتی نوٹ)

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۱)

زبان سپاس

(اداریہ)

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۸ - ۱۱)

امیر خسرو کی تصنیفات

امیر خسرو کی ۲۰ تصنیفات کی فہرست

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۶)

غالب

رسالہ " غالب " کے شمارہ اول پر تبصرہ روز نامہ مساوات ۔

کراچی ۲۲ فروری ۱۹۷۵ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۱ - ۲۵۲)

غالب

رسالہ " غالب " کے شمارہ اول پر تبصرہ روز نامہ " حریت "

کراچی ۱۷ مارچ ۱۹۷۵ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۳)

شمارہ " غالب " پر تبصرہ " اخبار خواتین " کراچی

۲۲ تا ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۳ - ۲۵۵)

شمع منظر ، خیال کے انجم ، جگر کے داغ

فیض احمد فیض کی پینسٹھویں سالگرہ پر مرزا ظفرالحسن کا فیض

سے انٹرویو ۔

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳ - ۲۱)

نغماتِ فیض

ای ایم آئی کمپنی نے فیض کی پینسٹھویں سالگرہ پر گلوکاروں کی آواز میں ان کی نظموں اور غزلوں کے ریکارڈ تیار کیے - " نغمات فیض میں " حروف تہجی کے اعتبار سے نغموں کے مصرعے ، مجموعۂ کلام کا نام اور گلوکار کا نام دیا گیا ہے -

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۵۲ - ۵۳)

دو سمندری موجیں

ایلس فیض کی والدہ سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۸۷)

فیض کے پاسپورٹ

فیض احمد فیض کے پاسپورٹ سے متعلق ایک تحریر

(اپریل جون ۱۹۷۶ ء ، ص ۱۹۱)

پتلون موجود کوٹ غائب

فیض سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۲)

فیض کی پہلی بیوی دو بیٹیاں

ایلس فیض کو پیش آنے والا واقعہ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۲۱۷)

کہتا ہوں سچ کہ

رسالہ غالب کا اداریہ

(جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء ، ص ۵)

معروضہ

اداریہ رسالہ غالب

(اکتوبر دسمبر ۱۹۷۶ ء جنوری مارچ ۱۹۷۷ء

حکومت اور حقّی

شان الحق حقّی کے ترقی اردو بورڈ سے مستعفی ہونے پر اظہار افسوس کیا گیا ہے ۔ مرزا صاحب کے خیال میں حقّی صاحب نے خلوص دل سے بورڈ کے لیے کام کیا ۔ اردو کے لیے ان کی خدمات بے مثال ہیں ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۸)

سموسہ میرے آگے

غالب لائبریری میں شاہد احمد دہلوی کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ اس جلسے میں یہ مضمون پڑھا گیا ۔

(اکتوبر ۱۹۷۶ء ، مارچ ۱۹۷۷ء ، ص ۳۰۵-۳۱۰

عالی ، جمیل الدین :-

" غالب " کے شمارہ اول پر جمیل الدین عالی کا تبصرہ روز نامہ جنگ

کراچی ۳ مارچ ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا ۔

(اپریل جون ۱۹۷۵ء ، ص ۲۵۲ - ۲۵۳)

فیض احمد فیض :-

اشارات

۱۹۳۲ ء میں رسالہ " ادب لطیف " کے لیے فیض کا لکھا ہوا اداریہ

(اپریل جون ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۶ - ۱۳۸)

مختار زمن :

اداریہ

(جولائی ۱۹۸۷ء ، جون ۱۹۸۸ء ، ص ۵ - ۸)

سخن در سخن

اداریہ " جریدہ غالب "

(۱۹۸۹ ء ، ص ۵ - ۶)

ہاشم رضا :-

نوکر شاہی ۔ سیکرٹری

قدرت اللہ شہاب کے قول کے بارے میں ہاشم رضا کی رائے ۔

(جنوری مارچ ۱۹۷۶ء ، ص ۱۳۰ - ۱۳۱)

۰-۰

ضمیمہ :

ایک نادر انٹرویو

مرزا ظفرالحسن

از:

مرزا ظفرالحسن

حریت، ادبی گزٹ، کراچی ۱۰/۱۱ جنوری ۱۹۶۹ء

مرزا ظفرالحسن از مرزا ظفرالحسن

"حریت" ادبی گزٹ (۲) ۱۰/جنوری ۱۹۶۹ء

مرزا صاحب کا گھر پورے خاندان کے لئے نرسری ، کمرشل ایریا اور بچّہ بیٹک ھ

ایک دن جی چاھا ، مرزا صاحب سے ملاقات کرون ، مرزا ظفرالحسن صاحب سے
ان کے گھر ٹیلیفون کیا تو پتہ چلا فیض صاحب کے گھر گئے ھین - فیض صاحب کے گھر
فون کیا تو کوئی جواب نہ ملا - ٹیلیفون والون سے پوچھا تو انھون نے بتایا فیض صاحب
کا ٹیلیفون بالکل ٹھیک ھے صرف گھنٹی نہین بجتی - فیض صاحب کے پڑوسی سبط حسن
صاحب ھین - انھین ٹیلیفون کیا تو معلوم ھوا مرزا صاحب نے اپنے کسی مضمون مین
سچ ھی لکھا تھا کہ سید صاحب مکانات تبدیل کرتے رھتے ھین - سبط حسن صاحب
فیض صاحب کا پڑوس چھوڑ کر آج کل اپنے چوتھے مکان ۳۴۰ بہادر آباد مین براجمان
ھین -

مرزا صاحب دوسرے دن ٹیلیفون پر مل گئے ، اپنے گھر کا پتہ بتا دیا اور
مَین اُن کے بتائے ھوئے پتے کو ذھن مین محفوظ کرکے ان کے گھر روانہ ھوا - موصوف نے
اپنے مکان کی ایک نشانی مسجد بتائی تھی یعنی وہ بندۂ کمینہ ھمسایۂ خدا ھے -
چنانچہ مسجد ڈھونڈھتا ھوا چلا تو مولانا احتشام الحق کی مسجد پہنچ گیا -
وھان دریافت کیا کہ مرزا صاحب کہان رھتے ھین تو ایک صاحب نے جواب دیا :
" جیکب لائن وہ بستی ھے جہان مرزا غالب کو کوئی نہین جانتا تو مرزا ظفرالحسن

چہ چیز است "! دوسرے صاحب نے کہا ان کے مکان کا نمبر بتائیے اور اگر نمبر نہین معلوم
ہو تو انکوائری آفس جا کر پوچھ لیجیئے - دریافت کیا انکوائری آفس کہان ہے تو ایک
منچلے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا انکوائری آفس کا پتہ بھی انکوائری آفس والے
ہی بتا سکتے ہین - ایمان کی بات یہ ہے کہ جیکب لائن کے کوارٹرون کے متعلق کسی کو کچھ
معلوم ہو یا نہ ہو انکوائری آفس والون کو کچھ نہین معلوم -

انکوائری آفس پہنچا - صحن مین دو ایک بھنگی انتظار مین بیٹھے تھے کہ
کسی کوارٹر سے گٹر بند ہو نے کی اطلاع آئے اور وہ فرض پورا کر نے کی خاطر نہ سہی
چار چھ آنے انعام کی خاطر لپکین اور پلک جھپکنے مین گٹر اس طرح کھول دین کہ دوسرے
دن اگر بند ہو جائے تو آپ بھنگی کا نام بدل کر چمار رکھ دین - پتہ چلا کہ مرزا صاحب
کا مکان اسکول کے سامنے ہے - اسکول کے سامنے پہنچا تو معلوم ہوا یہ لڑکیون کا مدرسہ
ہے - مدرسے کے عقب مین کے ایم سی کا کچرے خانہ اور سامنے کیپری سینما - لڑکون
کا اسکول دریافت کرکے ایک اور جگہ گیا تو پتہ چلا یہ بنگلہ اسکول ہے - خدا بھلا کرے
بنگلہ والون کا ، انہون نے اردو اسکول کی نشان دہی کی ، تب جاکر مرزا صاحب کا
بنگلہ ملا جسے کوارٹر کہتے ہین - ۲۳ بٹے ۱۱ - اس مین ۲۳ کیا ہے اور ۱۱ کیا ہے ،
کوئی نہین جانتا -

گیٹ پر نظر پڑی تو حیران کہ یہ کس چیز سے بنایا گیا ہے - بڑے غور کے
بعد سمجھ مین آیا کہ ولایت سے چینی اور کانچ کے برتن جس جالی نما کیس مین
بند کرکے بھیجے جاتے ہین انہین سیدھا کرکے اور ان پر ہارڈ بورڈ منڈھ کر ایک

چیز بنائی گئی ہے جسے مرزا صاحب گیٹ کہتے ہیں ۔ خستہ حال اور بد رنگ گیٹ دیکھ کر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے پوچھا اگر اسے ٹھیک ٹھاک کرا کے اس پر رنگ کر دیا جائے تو کیسا رہے گا ۔ مرزا صاحب نے جواب دیا بہت اچھا لگے البتہ سو پچاس روپے آپ کی نہیں میری جیب سے نکل جائیں گے ۔

ع ہمارا گیٹ ہے اب صرف دل لگی کا اسدؔ
کُھلا کہ فائدہ تعمیرِ در میں خاک نہیں

اس وقت موصوف بندر سے کھیل رہے تھے ۔ گھر میں بیوی بچے نہ ہوں تو جی بہلانے کے لئے بندر سے بہتر کوئی جانور نہیں اور اگر بیوی بچے ہوں تو پورا گھر گاندھی گارڈن ہو جاتا ہے ۔ قرض خواہوں ، بن بلائے مہمانوں اور بور دوستوں سے بچنے کے لئے مرزا صاحب کے گھر سے بہتر گھر پورے شہر میں نہ ملے گا ۔ در پیٹیئے ، اپنا سر پیٹیئے ، مرزا صاحب کو پتہ ہی نہیں کہ کون آیا کون گیا ۔ وہ اپنے بندر سے کھیلتے ہوں گے ۔

ادھر ادھر دیکھا ، کہیں کوئی گھنٹی دکھائی نہ دی ۔ اسکول کے لڑکوں کی وجہ سے گھنٹی نہیں لگائی ۔ اسکول کا گھنٹہ بجنے سے پہلے اور چھٹی کے بعد اسکول کے لڑکے مرزا صاحب کی گھنٹی بجا بجا کر خود خوش ہوتے اور ان کے نوکر کو دق کرتے تھے ۔ نوکر نے مرزا صاحب کو نوٹس دے دیا کہ گھنٹی رکھیے یا مجھے ۔ مرزا صاحب نے نوکر کو ترجیح دی ۔ گھنٹی نکال دینے کے بعد نوکر بھی نکل گیا ۔ اب نہ گھنٹی ہے نہ نوکر ۔

گیٹ کو پیٹا ، دستک دی ، آواز لگائی مگر کوئی جواب نہ ملا ۔ کوٹھی دس پندرہ گز کے فاصلے پر ایک دروازہ تھا ، اس دروازے کی کنڈی کھٹکھٹائی ، دستک دی تو وہاں بھی سناٹا ۔ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پچھواڑے پہنچا تو اس طرف ایک اور دروازہ ملا ۔ اسے کھٹکھٹایا تو اندر سے بندر کی آواز سنائی دی ۔ مَیں باہر سے پکاروں " مرزا صاحب" اور اندر سے بندر جواب دے "خوخو" ۔ مرزا ظفرالحسن صاحب کے چھوٹے صاحبزادے نے ایک بندر پال رکھا ہے

رسمی سلام علیک کے بعد میں نے مرزا صاحب سے کہا میں آپ کا انٹرویو لینے آیا ہوں ، کسی اخبار یا رسالہ میں شائع کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا ؟ مرزا صاحب فرمانے لگے انٹرویو کے جن حصّوں پر لوگ اعتراض کریں گے ، مَیں فوراً اُن کی تردید کردوں گا ۔ پوچھا کس قسم کے اعتراض ؟ فرمانے لگے ، فرض کیجئے دفعہ ۱۴۴ نافذ ہو اور انتظار حُسین صاحب کی طرح آپ لکھ دیں ، مرزا ظفرالحسن جلسہ کر رہے ہیں اور جلوس نکال رہے ہیں تو میں اس کی تردید کردوں گا کہ بھائیو یہ سیاسی جلسہ نہیں منظوم جلسہ " یہ تیرا بیان غالب " ہے جس میں کراچی کے شاعر مرزا غالب کے متعلّق سے منظوم تقریر سنائیں گے ۔ یا یہ کہ صاحبو یہ سیاسی جلوس نہیں ادبی جلوس ہے ۔ ادبی جلوس پطرس بخاری کی وجہ سے تاریخ ادب اردو کا ایک زرّیں حصّہ بن گیا ہے ۔ وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ تمکین کاظمی نے ایک کتاب شائع کی جس میں تمہید بھی ، تعارف بھی ، دیباچہ بھی ، مقدمہ بھی ، عرض حال بھی اور تقریظ بھی ۔ شامت جو آئی کتاب پطرس بخاری کے

پاس تبصرے کے لئے بھیج دی - چنانچہ موصوف نے اس کتاب پر رائے دی کہ تمکین کاظمی نے کتاب کیا لکھی ہے ، جلوس نکالا ہے -

میں نے مرزا صاحب سے عرض کیا ، انٹر ویو بیس سوالات پر مشتمل ہوگا - فرمانے لگے حضرت یہ انٹر ویو نہ ہوا کسوٹی پروگرام ہوگیا - اور ہم آپ ہم آپ نہ ہوئے گویا عبیداللہ اور افتخار عارف ہوگئے - بھائی ان کسوٹی والوں کی تقلید نہ کریں وہ علم کے جن اور ادب کے بھوت ہیں - ہمارا اُن کا کیا مقابلہ - خواہ مخواہ ہماری بدنامی اور ان کی مزید مشہوری ہوگی -

مرزا صاحب سانس لینے کے لئے رکے تو میں نے پوچھا دو سال پہلے آپ نے اَدبی مُقدّمہ " اُمراؤ جان ادا بنام مرزا رسوا " کیا تھا - جس میں مرزا رسوا کا تو کچھ نہ بگڑا مگر آپ ایک حلقے میں رسوا ہوگئے - فرمانے لگے اگر رسوائی سے مراد یہ ہے کہ اسٹیج ریڈیو اور ٹی - وی نے اَدبی مُقدّمات کو پروگرام کی ایک صنف کے طور پر قبول کر لیا تو یہ رسوائی مجھے دل و جان سے قبول ہے - ایک دفعہ سیّد محمد تقی نے کہا تھا میں نے مرزا غالب کو دریافت کیا ہے جس پر کسی نے جواب دیا گویا سید محمد تقی مرزا غالب کے کولمبس ہیں - اگر تقی، مرزا غالب کے کولمبس ہوسکتے ہیں تو آپ مجھے ادبی مقدمے کا کولمبس کیوں نہیں تسلیم کرتے -؟

ان کے پاس نہ بتوں کی تصویریں ھیں نہ حسینوں کے خطوط
ہاں اخباری تراشوں کا البم ضرور موجود ھے -

ادبی مذاکرے " غالب کے اُڑیں گے پرزے " کا ذکر چھڑا تو مرزا صاحب پر وجد طاری ہوگیا - انہیں پر تولتا ہوا دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا کہ اب یہ کوئی طول طویل تقریر فرمائیں گے - غالب جس طرح آدھے انگریز اور آدھے مسلمان تھے کہ شراب پیتے تھے اور سور نہیں کھاتے تھے اُسی طرح مَیں تقریر سے آدھا گھبراتا ہوں اور آدھا خوش ہوتا ہوں - گھبراتا اُس وقت ہوں جب تقریر کرتا ہوں ، خوش اُس وقت ہوتا ہوں جب دوسرے میری تقریر سنتے ہیں - مگر شکر کہ مرزا صاحب نے تقریر کرنے کی بجائے اخباری تراشوں کا ایک البم مجھے دیا اور کہا گھر لے جا کر پڑھیں ، آپ کو پتہ چلے گا کہ ادبی مذاکرے کے مُتعلّق کس نے کیا اور کیوں لکھا - تراشوں کو مجلّد کرا کے رکھنے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا نہ میرے پاس تصویرِ بُتاں ہیں اور نہ حسینوں کے خُطوط اس لئے ع

" بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ البم نکلے "

پوچھا کیا کبھی آپ کے پاس تصویریں اور خُطوط تھے ؟ کیا شان الحق حقّی کی طرح آپ کو بھی کسی نے ایک ہزار خطوط لکھے تھے ؟ جواب دیا ، میں نے یہ بات بیگم سلمٰی حقّی سے پوچھی کہ کیا واقعی شادی سے پہلے آپ نے ایک ہزار خط لکھے تھے تو موصوفہ نے نمکدانی میری طرف سرکاتے ہوئے انگریزی محاورے کے مطابق فرمایا :

" یہ بات نمک کی ایک چٹکی کے ساتھ ھضم کر لیجئے "

مَیں نے کہا اچھا مرزا صاحب اب کچھ اور فرمائیے ۔ کہنے لگے میں اپنے

لڑکوں شاہین اور جاوید سے کہتا ہوں کہ اولاد ایک قسم کا گھپلا ہے ۔ گھپلا در

گھپلا کرکے تم لوگوں کو امتحانات میں درجہ اول نہیں دلوا سکتا اس لئے میری طرح

غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لے کر نام پیدا کرو ۔ دیکھتے نہیں سبطِ حسن جیسے

نامور ادیب نے اپنی کتاب "شہرِ نگاران" میں میرے متعلق لکھا ہے کہ میں نے ایک

ڈرامے میں ہیروئن کا پارٹ کیا تھا۔ اُنہیں میری ادا کاری بہت پسند آئی تھی اور

انہوں نے میری ادا کاری پر قاضی عبدالغفار جیسے ممتاز صحافی کے اخبار "پیام" میں

تبصرہ شائع کیا تھا ۔ میرے ایک صاحبزادے نے یہ سن کر جواب دیا آج کل تو لڑکیاں

لڑکوں کا بھی پارٹ کرتی ہیں اور دوسرے صاحب فرمانے لگے ہم لوگ تو غیر نصابی

سرگرمیوں میں ایسا حصہ لے رہے ہیں کہ کیا آپ لوگوں نے لیا ہوگا ۔ دیکھتے نہیں

ٹریفک سگنل اور عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ۔ پتھر سے' وہ جواب دیا کہ ساری

اینٹیں غائب ہوگئیں ۔ حتیٰ کہ اینٹیں نہ ملنے کی وجہ سے "اُردو کالج" کی تعمیر کا کام

بند ہو گیا ۔ مرزا صاحب مجھ سے کہنے لگے واقعی سوچنے کا مقام ہے ، بابائے

اُردو کی برسی تھی ۔ اختر حسین صاحب نے "اُردو کالج" کے لئے اینٹوں کی اپیل کی

تو پورے مجمع میں سے صرف تین اینٹوں کی بارش ہوئی ۔ ایک قدرت اللہ شہاب کی

طرف سے آئی ، دوسری اُن کی بیگم کی جانب سے اور تیسری ان دونوں کے

صاحبزادے کی طرف سے ۔ دیکھ لیا عاشلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کا

نقصان - پیر حسّام الدین راشدی تین اینٹ والے اس قصّے کو اردو مین المیہ کہین یا نہ

کہین انگریزی مین " مس فائر " قرار دیتے ھین - اوپر امتحانات مین درجہ اول حاصل

کر نے کا ذکر ھوا تھا اس سلسلہ مین مرزا صاحب کے ایک دوست کے صاحبزادے کو بڑا

اعتماد ھے کہ جس جذبۂ برادری نے درجہ دوم کے لئے پینتالیس فیصد منظور کرایا ھے

وھی جذبہ درجۂ اول کے لئے تینتیس فیصد بھی منظور کراسکتا ھے کیونکہ جمہور کی

اکثریت ایسا مطالبہ کرسکتی ھے -

مرزا صاحب سے اُن کی پسند کا رنگ پوچھا تو کہنے لگے آپ کمرشل سروس

کے اناؤنسر کی طرح مجھ سے نہ پوچھین کہ کون سی غذا مرغوب ھے ، کون سا ریکارڈ

پسند ھے - مجھے آپ نے کوئی فلمی ستارہ سمجھ رکھا ھے کہ ھان نہین کہہ کر پندرہ

مدت گزار دیئے اور اسی دن سے اناؤنسر کی تعریف مین سینکڑون خط آنے لگے -

عام ڈگر سے ھٹ کر سوال کرنا پڑا تو پوچھا ریڈیو اور ٹی وی کے ڈرامے

مین کیا بنیادی فرق ھے ؟ فرمانے لگے اول تو ریڈیو اور ٹی وی والون نے ڈرامے کی

بنیاد ھی ھلا کر رکھ دی - دوسری بات یہ کہ فرق پیدا کرنے کے لئے ریڈیو ڈرامے

کا لازمی عنصر رونا دھونا قرار دیا گیا - رونے کے بغیر ریڈیو کا ڈرامہ مکمل ھی

نہین سمجھا جاتا - کسی ڈرامے مین رونا نہ ھو تو اس کا پروڈیوسر مصنّف پر ھنستا

ھے کہ تم نے یہ کیسا ڈرامہ لکھا ھے - ادھر ٹی وی والون کے پاس ظرافت کا نشان

جوتا ھے - ٹی وی کے اولین ڈرامے مین مسلسل دس دس جوتے لگا کر ایسی

روایت ڈالی گئی کہ مقبول ترین پروگرام الف اور نون مین بھی ننھے کو کئی بار جوتا دکھایا جاچکا ہے -

گھر کے متعلق مرزا صاحب فرمانے لگے ، میرا گھر پورے خاندان کے لئے ایک قسم کی نرسری ، کمرشل ایریا اور بچّہ بینک ہے کہ والدین اپنے اپنے کامون پر جانے سے پہلے بچے میرے پاس ڈیپازٹ کر جاتے ھین - شکر ہے کہ کسی نے فکسڈ ڈیپازٹ کی پیشکش نہین کی - مین نے پوچھا اگر کوئی ایسی صورت پیدا ھوگئی تو آپ کیا کرین گے ؟ فرمانے لگے بیگم اختر سلیمان سے مدد مانگون گا - مرزا صاحب سے اُن کے بچّون کی تعداد دریافت کی تو بولے " بچے کم بدحال گھرانہ " -

سبط حسن کا ذکر چھڑا تو کہنے لگے بڑا پیارا دوست ہے - پوچھا گیا کیا خاص بات ہے ؟ کہنے لگے ھمیشہ کہتے ھین تمہارے گھر آؤن گا جس پر میرے بچّے کہتے ھین اور سچ ھی کہتے ھین - چچا نہین آئین گے - ایسی ھی شرافت، عمر مہاجر دکھاتے ھین - بس دو چار سال مین ایک آدھ مرتبہ بے تکلفی مین کہتے ھین کہ آج تمہارے پاس کھانا کھاؤن گا - مرزا صاحب کو حقّی بھی بہت پسند ھین - ان سے جو کام کہو ، مدد مانگو ، رھبری چاھو " حاضر سائین " -

ابن انشا کسی زمانے مین مرزا صاحب کو آم فروش سمجھتے ھون گے - ھوا یون کہ مرزا صاحب نے ایک ثقافتی اور ادبی محفل " آم رس " کی، جس مین آم پر تقریرین ھوئین - شاعرون نے آم پر نظمین سنائین آم کے گانے سنوائے گئے اور آخر مین تمام حاضرین کو فصل کے بہترین آم کھلائے گئے - اس کی خبر انشاء کو

ہوگئی ـ وہ دن اور آج کا دن آم کا چھلکا یا گُٹھلی بھی نظر آجاتی ہے تو انشاء

مرزا کو یاد کر لیتے ہیں ـ آموں کا موسم جا چکا ہے اور غالبؔ کی صد سالہ برسی

قریب آگئی ہے تو موصوف نے مرزا کو مرزا سے نتھی کردیا ـ البتہ وجہ کچھ اور بتاتے

ہیں ـ ایک جگہ لکھتے ہیں "ہمارے ملک میں کُنبہ پروری اور خویش نوازی تو عام

ہی ہے ـ چند ماہ پہلے انہوں نے مرزا رسوا کی رسوائی کا داغ دھونے کے لئے ہمیں

دھوبی یعنی وکیل کہا تھا ـ اب کے مرزا غالبؔ کے استغاثے کے پردے میں ان کو

با عزّت بری کرانا مقصود تھا ـ ہم نے احتجاج کیا کہ مرزا صاحب یہ آپ کب تک ہر

پھر کر اپنوں کو ریوڑیاں بانٹتے رہیں گے ـ یہ دو مرزا تو ہوچکے ـ اے خانہ برانداز

چمن کچھ تو ادھر بھی ـ کوئی شاعر ہماری قوم کا بھی تو لیجئے ـ"

جلیس کے متعلق ایک سوال کیا تو پوچھنے لگے آپ کا اشارہ کس جلیس کی

طرف ہے ؟ پدر کہ پسر ؟ اس کے بعد بولے ابراہیم جلیس ہوں کہ شہر یار جلیس ؟ یہ

دونوں باپ بیٹے بہ اعتبار قد ماشاء اللہ اور بہ اعتبار قلم سبحان اللہ ـ بس ایک

بات کا ڈر ہے باپ بیٹے میں اگر گھر میں ٹھن گئی تو ان کے اخباروں کا کیا ہوگا ؟

اور اگر دونوں کے اخبار ایک دوسرے سے لڑ پڑے تو ان کے گھر میں کیا ہوگا ؟

دوسری بات جس کا خوف ہے ، یہ ہے کہ آج کل کے باپ اپنے بیٹے کو خاطر ہی

میں نہیں لاتے ـ اولاد کو بس ایک قطرے سے زیادہ اہمیّت نہیں دیتے دیکھیں

شہر یار جلیس پر گھر ہونے تک کیا گزُرے ہے ـ

ڈر تھا کہ اس طویل گفتگو کے بعد مرزا صاحب تھک جائین گے مگر تھکن
خود ان سے ڈرتی ہے - دوسرے کو گونگا سمجھ کر اس کی طرف سے بھی بولتے رہتے ہین
تا آن کہ وہ بہرہ ہو جائے - کوئی ان کا معتقد نہ ہو تو اسے بے بہرہ سمجھتے ہین -
مرزاؔ نہ ہوئے میرؔ ہوئے -

بارہ تیرہ سال پہلے کا ایک واقعہ سنایا - کے جی اے گراؤنڈ پر پطرس
بخاری کی صدارت مین ایک مشاعرہ ہوا - سید محمد جعفری کو عین مشاعرے
سے کچھ پہلے کسی ضروری کام سے صدر جانا پڑا - انہون نے مرزا صاحب سے کہا
تم بھی چلو - اس زمانے مین جعفری کے پاس چھوٹی سی ایک بے تکّلف موٹر تھی جسے
دیکھ کر خیال ہوتا اس کے مالک کو ہمیشہ اپنے ساتھ ایک فالتو آدمی ضرور رکھنا چاہیے
تا کہ بوقت ضرورت اُس سے کہہ سکین کہ ذرا دھّکا لگاؤ - اگرچہ اس موٹر کے پرزے
ایسے نہ تھے جن کے چرانے سے چور کا بھلا ہوتا مگر کراچی مین شہر شاہ کالونی کی
چہل پہل کا سبب ایسی ہی موٹرین اور اُن کے کلَ پرُزے ہین -

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے مرزا صاحب نے کہا وکٹوریہ روڈ سے گزرتے
ہوئے جعفری اچانک دائین طرف گھوم گئے - گھومتے ہی ان کی موٹر اس گھوڑے
کی طرح مچلنے لگی جسے دور سے اپنا تھان نظر آگیا ہو اور سیدھی دفتر اطلاعات
پہنچ کر خود بخود حرکت قلب کی طرح رک گئی - نیچے اتر کر جعفری نے مجھ
سے کہا چلو دفتر کے اندر ایک فوٹو بنوالین گے - مجھے یون محسوس ہوا جیسے
جعفری فالودے کی دوکان پر رک کر کہہ رہے ہین آؤ ایک فالودہ پی لین گے - جعفری

کے اس حتمی وعدے پر مین نے تصویر کھنچوائی کہ وہ اس کی ایک کاپی مجھے بھی دین

گے - جعفری بھول گئے ہون تو اور بات ہے مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ

تصویر مجھے نہین ملی - جعفری کو بھی نہین ملی تو سمجھ لیجئے فوٹو گرافر نے فقط

جعفری کا شوق پورا کرنے کے لئے ایک دو تین کہہ کر فلیش گن کا بلب روشن کرکے اور

آخر مین شکریہ کہہ کر اپنے افسر کو دلاسہ یا جھانسہ دیا ہوگا -

ناواقف اصحاب واقف ہوجائین کہ جعفری نہ صرف بڑے شاعر بلکہ بڑے

کام کے آدمی ہین - اس کے بعد مرزا صاحب کہنے لگے ایک دن میرے گھر پر کوئی

جلسہ تھا جس مین سرجن دلاور عبّاس بھی شریک ہوئے - دلاور کی دو خوبیون کی

مثال یورپ مین بھی نہین ملتی - ایک تو بگلا سگریٹ پیتے ہین اور اسے چرچل کے

چرٹ سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہین - دوسری خوبی یہ کہ موٹر ایسی رکھی ہے جس

مین نہ کوئی بیٹھنے کی ہمّت کرسکتا ہے اور نہ مستعار مانگنے کی جراءت - دلاور عبّاس

کو میرے مکان کا محلِ وقوع اپنی موٹر کی وجہ سے بہت پسند ہے - مکان کے سامنے

مدرسہ ہے اس لئے دلاور کہتے ہین موٹر رک جائے تو لڑکون سے دھکا لگوا سکتے ہین -

جلسے والے دن اسکول بند تھا - واپسی کے وقت موٹر نے اسٹارٹ

ہونے سے انکار کردیا - بڑا غصّہ آیا کہنے لگے یار تمہین دن تاریخ مقرر کرنے

کا بھی سلیقہ نہین - تم اسکول کی چھُٹّی مین اپنے گھر جلسہ نہ کیا کرو - موٹر کی

مکمل ہڑتال کا یقین ہوگیا تو مجھے خدا حافظ کہے بغیر کہین غائب ہو گئے مگر

ایک گھنٹے کے اندر پھر نازل ہو گئے - اکیلے نہین سید محمد جعفری کے ساتھ -

جعفری کو دیکھ کر خیال ہوا ایران مین جدید ایرانی سیکھنے کی بجائے موٹر مکینک بن کر آئے ھین ۔ آتے ھی جعفری نے کہا بڑے جگ مین برف کا پانی منگواؤ ۔ جگ آ گیا تو دلاور سے کہا چابی لگاؤ اور بانیٹ کھولو ۔ دلاور نے جواب دیا دکھائی نہین دے رہا ھے کہ اس کا بانیٹ چابی سے بے نیاز ھے ۔ جعفری نے کُل پُرزے دیکھے جڑے ھوئے تار نکال دیئے اور پہلے سے نکلے ھوئے تارون کو مکمل آزادی دے دی کہ جن اور جہان ان کا جی چاھے مشین کی قید سے آزاد ھوجائین ۔ مجھ سے کہنے لگے مرزا تم بڑے نکمّے ھو ذرا ھاتھ ہٹاؤ دھکّا لگاؤ اپنی آل اولاد کو بلاؤ کہ یہ ان کے چچا کی موٹر ھے کسی غیر کی نہین ۔

سوال یہ تھا کہ اسٹیرنگ کے پاس کون بیٹھے گا ؟ دلاور کا وزن زیادہ مگر وہ اپنی دلاوری کے ناز نخرون سے واقف تھے جعفری وزن مین ھلکے مگر مسکہ لگانے مین بڑے تیز ۔ دلاور اچک کر موٹر مین بیٹھ گئے ۔ مین ، میرے بچے ، جعفری اور نوکر دھکّا لگا رہے تھے اور دلاور موٹر مین بیٹھے بگلے کا دھوان چھوڑ رہے تھے بد ذات موٹر اور حرّافہ عورت سے خدا سب کو بچائے ۔ جعفری اور دلاور عباس کو بھی ۔ اس موٹر کی آشنائی جس مکینک سے تھی وہی آکر کچھ کرسکتا ورنہ اندیشہ تھا کہ جعفری کے ھاتھون موٹر کی عصمت اور مالک کی عزت لُٹتی ۔

مرزا ظفرالحسن صاحب سے باتین جاری تھین کہ دیکھا کہ کوئی ٹیکسی مین آیا کوئی ذاتی موٹر مین کوئی اسکوٹر پر آیا تو کوئی بس کے ذریعے ۔ اچانک اضافہ

آبادی کا سبب دریافت کیا تو مرزا صاحب نے بتایا معاشیات کی اصلاح میں مغرے

گھر کی آبادی کو FLOATING POPULATION کہتے ہیں - کھانے کے وقت

آبادی ہمیشہ بڑھ جاتی ہے - غریب خانہ کھلا ہے ہر ایک بلا کے لئے-میں نے پوچھا

ذاتی دولت خانہ کہاں ہے ؟ کہیں کوئی مکان بنایا ہے بولے نہیں میں نے اپنے زیر

غور مکان کا نام اہل خاندان اور بور احباب کی خصوصیات کو پیش نظر رکھ کر

بھوت بھون تجویز کیا جو میری بیوی کو ناپسند ہے اس لئے میں نے مزید اختلاف کو

روکنے کی خاطر مکان ہی نہیں بنوایا - میں نے مرزا صاحب سے کہا کوئی انگریزی

نام رکھ لیجئے - کہنے لگے بیگم کو انگریزی بھی آتی ہے - اس لئے انہوں نے ----

DEVILS' DEN بھی مسترد کردیا - ایسے نام رکھنے میں مجھے یہ مصلحت

نظر آرہی تھی کہ شاید یہ فلوٹنگ پاپولیشن کہیں اور منتقل ہو جائے اور کہیں

نہیں تو غالب نگر عرف دیو کراچی -

میں نے اجازت طلب کی تو مرزا صاحب نے پوچھا آپ انٹرویو لینا چاہتے

تھے وہ تو ہُوا ہی نہیں پھر خود ہی کہنے لگے اچھا میں لکھدوں گا آپ

اس طرح چھپوا دیں " مرزا ظفرالحسن از مرزا ظفرالحسن " اس پر مجھے یاد

آیا امریکہ میں بھی ایک ونسٹن چرچل تھے ، ادیب بھی اور سیاست دان بھی -

انہوں نے انگریز ونسٹن چرچل کو خط لکھا اے بھائی تو ونسٹن چرچل ، میں بھی

ونسٹن چرچل - تو ادیب، میں سیاستدان - میں سیاست دان، تو ادیب ---- ایک

امریکہ کا دوسرا انگلستان کا ۔ میں تو اپنا نام نہیں بدلوں گا اپنا نام خدا کے لئے بدل دے مدتوں مراسلت ہوئی مگر دونوں چرچلوں نے اپنے نام نہیں بدلے مگر مشہور ایک ہی چرچل ہوا ۔ وہی لمبے چرٹ والا چرچل ۔ مختصر یہ کہ صاحبو کس ظفرالحسن نے کس ظفرالحسن پر کیا لکھا خدا ہی بہتر جانتا ہے نام کس کا بد نام کون ؟

o—o

کراچی : حُرّیت ادبی گزٹ (۷) ۱۰/۱۱ جنوری ۱۹۶۹ ء

ذاتی ذخیرۂ غالبیات : ڈاکٹر سیّد معین الرحمٰن

پروفیسر و صدر شُعبۂ اُردو گورنمنٹ کالج ،لاہور
ڈین فیکلٹی آف آرٹس

گھر : " الوقار " ۵۰۔ لوئر مال ، لاہور ۔
فون نمبر : ۷۳۱۱۲۷۱

***

کتابیات :

BIBLIOGRAPHY :
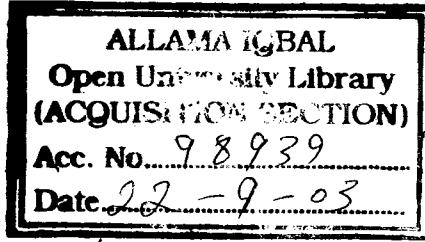
بنیادی ماخذ :

۱ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جنوری مارچ ۱۹۷۵ ء
۲ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - اپریل جون ۱۹۷۵ ء
۳ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جولائی ستمبر ۱۹۷۵ ء
۴ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - اکتوبر دسمبر ۱۹۷۵ ء
۵ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جنوری مارچ ۱۹۷۶ ء
۶ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - اپریل جون ۱۹۷۶ ء
۷ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جولائی ستمبر ۱۹۷۶ ء
۸ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - اکتوبر دسمبر ۱۹۷۶ ء ، جنوری مارچ ۹۷۷
۹ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - اقبال نمبر ۱۹۷۷ ء - ۱۹۷۸ ء
۱۰ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جولائی دسمبر ۱۹۸۷ء ، جنوری جون ۱۹۸۸
۱۱ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جولائی دسمبر ۱۹۸۸ء جنوری دسمبر ۱۹۸۹
۱۲ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جنوری دسمبر ۱۹۹۰ء ، جنوری دسمبر ۱۹۱
۱۳ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - جنوری جون ۱۹۹۲ ء
۱۴ - سہ ماہی رسالہ غالب ، کراچی - سال ۱۹۹۵ ء

ثانوی ماخذ :

۱۵ - غالب نامہ - تجزیاتی مطالعہ ، عاصمہ وقار ، طبع دوم : الوقار پبلی کیشنز ، لاہور ، ۲۰۰۰ ء
۱۶ - مرزا ظفرالحسن کی خدمات (غالب کے خصوصی حوالے سے) : مقالہ نگار : کسیصہ رحمن -
غیر مطبوعہ تھیسس ایم - اے (اردو) ، شعبۂ اردو گورنمنٹ کالج ، لاہور ۱۹۹۸ء - ۱۹۹۹ ء
۱۷ - مرزا ظفرالحسن کا ایک نادر انٹرویو ، روز نامہ حریت ، ادبی گزٹ ،